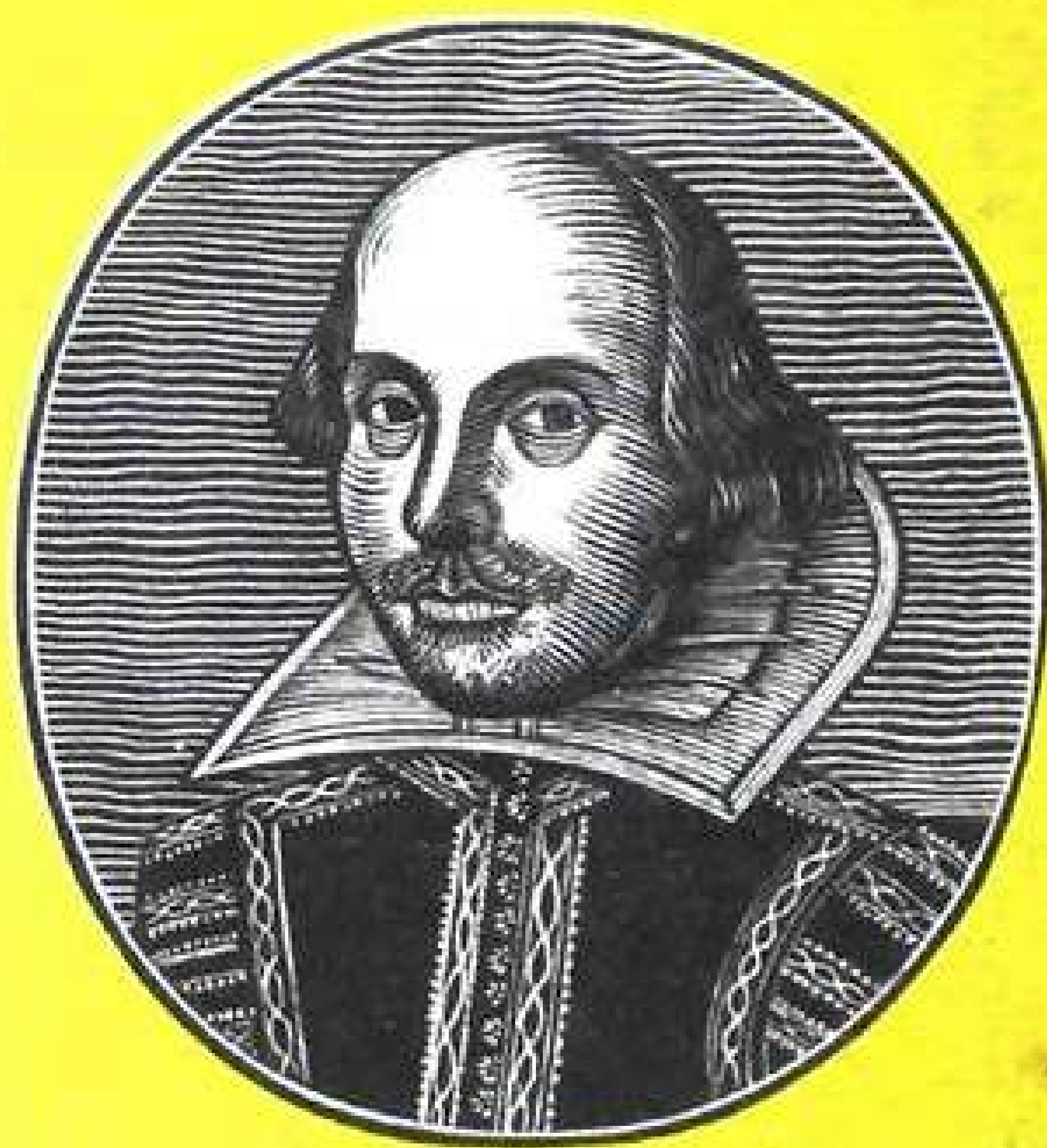


کنگ لیر

KING LEAR



شیکسپیر

ترجمہ: عنایت اللہ دہلوی
ترتیب: شیمامجید

کنک لیر

شیکسپیر

ترجمہ: عنایت اللہ دہلوی
ترتیب: شیمامجید

اظہار سنز

۱۹۔ اردو بازار لاہور فون: 7230150

جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	:	کنگ لیٹر
ناشر	:	سید محمد علی انجم رضوی
طابع	:	اظہار سنز ۱۹، اردو بازار، لاہور
قیمت	:	سید اظہار الحسن رضوی
	:	اظہار سنز پرنٹرز، لاہور
	:	۱۶۰ روپے

کنگ لیئر

تعارف

برطانیہ کے بادشاہ لیئر کی تین بیٹیاں تھیں جن میں سے دو بڑی یعنی گونزل اور ریگن کی شادی بالترتیب ڈیوک آف البانی اور ڈیوک آف کارنوال سے ہو چکی تھی۔ لیئر کی تیسری اور سب سے چھوٹی بیٹی کارڈیلیا بھی تک کنواری تھی۔ شاہ فرانس اور ڈیوک آف برگنڈی اس سے شادی کے طلبگار تھے اور ان دنوں اسی سلسلے میں لیئر کے دربار میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اسی سال شادی ضعیف لیئر اپنی موت قریب دیکھ کر تخت سے دستبرداری کا فیصلہ کر چکا تھا۔ اس کا منصوبہ تھا کہ اپنی سلطنت تین دامادوں اور ان کی اولادوں میں تقسیم کر دے۔ وہ اپنی بیٹیوں کو بلا بھیجتا ہے تاکہ معلوم کر سکے کہ وہ اس سے کس درجہ محبت کرتی ہیں۔ لیئر ان کو سلطنت کا حصہ ان کی محبت کے تناسب سے دینا چاہتا ہے۔

سب سے بڑی بیٹی گونزل نے لیئر کی محبت میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیے اور کہا کہ ”آپ مجھے آنکھوں کے نور، دل کے سرور، جان عزیز اور آزادی سے بڑھ کر پیارے ہیں“ بادشاہ کو اس کی چرب زبانی میں سچائی نظر آئی۔ بے حد خوش ہوا اور شفقت پداری کے جوش میں اپنی سلطنت کا تیسرا حصہ اسے، اس کے خاوند اور اولاد کو بخش دیا۔

لیئر نے منجھلی بیٹی ریگن سے بھی وہی سوال کیا۔ مبالغہ آرائی میں ریگن اپنی بڑی بہن گونزل سے بھی آگے نکل گئی۔ اس نے کہا ”میری محبت کے آگے گونزل کی محبت ہیچ ہے: رائی اور پہاڑ کا مقابلہ ہے۔ تمام جہاں کی سر زمینیں ایک طرف اور جناب کی محبت ایک طرف“ بادشاہ کو جواب پسند آیا۔ شکر جالایا کہ ایسی محبت کرنے والی بیٹیاں اسے عطا ہوئی ہیں۔ اس نے سلطنت کا ایک تہائی حصہ ریگن اور اس کے خاوند کو بخش دیا۔ اب اس کے پاس سلطنت کا محض ایک تہائی حصہ بچا تھا۔

اب سب سے چھوٹی یعنی کارڈیلیا کی باری تھی۔ بادشاہ اس سے بہت زیادہ محبت کرتا تھا اور اسے اپنی آنکھوں کا نور کہا کرتا تھا۔ لیئر کو توقع تھی کہ کارڈیلیا اظہار محبت میں اپنی بہنوں سے بڑھ جائے گی لیکن اس کہا کہ ”لبا! حضور والا سے مجھے اتنی ہی محبت ہے جتنی ازروئے فرض ہونی چاہئے نہ کم ہے اور نہ زیادہ۔“ لیئر حقیقت پسندی کی شناخت نہ کر سکا اس کے پدرانہ جذبات کو ٹھیس لگی اس نے کارڈیلیا سے کہا کہ وہ دوبارہ سوچ کر جواب دے ایسا نہ ہو کہ اپنے حصے سے محروم ہو جائے۔ اس پر کارڈیلیا نے کہا کہ اس کی دونوں بڑی بہنوں نے مبالغہ آرائی سے کام لیا ہے اور اگر انہیں آپ کے سوا کسی اور سے محبت نہیں تو انہوں نے شادیاں کیوں کی ہیں۔ اگر میں نے شادی کی تو بے شک نصف محبت، نصف اطاعت اور نصف خدمت کا حقدار میرا خاوند ہو گا۔ اگر میں اپنی تمام محبت اپنے باپ کو دے دوں اور خاوند کو نہ چاہوں تو اپنی بہنوں کے برعکس، میں کبھی شادی نہ کروں گی۔

کارڈیلیا کو فی الواقع اپنے باپ سے بے حد محبت تھی لیکن اس وقت وہ بہنوں کی مبالغہ آرائی پر غصے میں بھری بیٹھی تھی بصورت دیگر وہ بھی محبت کرنے والی بیٹی کی طرح اخلاص سے اپنی محبت کا اظہار کر دیتی اور کھری کھری، لیکن باپ کیلئے تکلیف دہ، سچائی بیان نہ کرتی۔ لیئر فطرتاً طبع تھا اور بڑھاپے نے اسے مزید چڑچڑا کر دیا تھا وہ سچائی برداشت نہ کر سکا اور آگ بجولا ہو گیا۔ کہنے لگا کہ اپنی سلطنت کا بقیہ اور تیسرا حصہ بھی مساوی طور پر گانرل اور ریگن میں تقسیم کرتا ہوں اور اس ناشکری لڑکی کو میری وراثت سے کچھ نہ ملے گا۔ لیئر نے اعلان کیا کہ اب وہ صرف نام کا بادشاہ ہو گا اصل حکومت اس کی بیٹیوں اور ان کے خاوندوں کے پاس ہو گی اس کے جلو میں صرف ایک سو سوار ہوں گے اور وہ دونوں بیٹیوں کے پاس باری باری ایک ایک ماہ کیلئے مہمان رہا کرے گا۔

اس کے درباری بادشاہ کے غصے سے خائف تھے لیکن انہیں کارڈیلیا کے انجام پر افسوس تھا۔ ارل آف کنٹ نے اس کے حق میں کچھ کہنا چاہا لیکن اسے بھی ڈانٹ سننا پڑی، ”بس خاموش ہو جاؤ ورنہ جان کی خیر نہیں۔“ لیکن لیئر کا یہ سچا خیر خواہ، جو بادشاہ کو اپنا باپ سمجھتا تھا اور اس پر جان فدا کرنے کو عین سعادت خیال کرتا تھا، چپ نہ رہ سکا وہ جانتا تھا کہ بادشاہ اپنے

حق میں کانٹے پورہا ہے۔ اس نے صاف کہہ دیا، ”حضور عالی! آپ غلطی کر رہے ہیں آپ کو دھوکہ دیا جا رہا ہے آپ کی چھوٹی صاحبزادی کو آپ سے دلی محبت ہے جبکہ دوسری دو محض زمانہ ساز ہیں“ اس پر لیئر اور بھی بھڑک اٹھا۔ اس کا حال اس دیوانے کا سا تھا جو اپنے ڈاکٹر کو قتل کرنے پر قتل جاتا ہے۔ اس نے حکم دیا کہ لیئر پانچ دن کے اندر برطانیہ چھوڑ دے ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ اس پریسٹ نے کہا، ”ان حالات میں اس ملک میں رکنا جلا وطنی سے بدتر ہے جانے سے پہلے چھوٹی شہزادی کو دیوتاؤں کے سپرد کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ بڑی بیٹیاں اپنے والد سے اسی درجہ محبت کریں جس کا انہوں نے اظہار کیا ہے۔“

سینٹ کو جلا وطن کرنے کے بعد لیئر نے کارڈیلیا کے دونوں طلبگاروں یعنی شاہ فرانس اور ڈیوک آف برگنڈی کو بتادیا کہ وہ اس کی معسوب ہے اور اسے وراثت سے محروم کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ اسے قبول کرنے والے کو کسی طرح کی مالی منفعت کی توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ ڈیوک آف برگنڈی جو غرض کا بندہ تھا کارڈیلیا کا خاوند بننے سے باز آیا لیکن شاہ فرانس نے اصلیت سے آگاہ ہونے پر کہا، ”مجھے جہیز کی ضرورت نہیں ہے۔ کارڈیلیا کی ہستی خود ایک جہیز ہے۔ وہ میرے ساتھ جائے گی اور میری ملکہ ہوگی۔ اس کا مرتبہ دونوں بہنوں سے ارفع ہو گا اور اس کی ریاست اپنی دونوں بہنوں کے مقبوضات سے بڑی ہوگی۔“ کارڈیلیا رخصتی کے وقت دل گرفتہ تھی۔ اس نے رورو کر بہنوں سے استدعا کی کہ ”پیارے با کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ ان سے ویسی ہی محبت کرنا جیسی تم نے کہا ہے۔“ دونوں بہنوں نے تنک مزاجی سے کہا کہ وہ اپنا فرض پہچانتی ہیں اور انہیں اس کی نصیحت کی ضرورت نہیں چنانچہ وہ جائے اور اپنے خاوند کو خوش کرے جس نے خیرات کے ٹکڑے کی طرح اسے قبول کیا ہے۔ کارڈیلیا کی دلی تمنا تھی کہ باپ ان مکار بہنوں کی جائے کسی بہتر اور وفادار تعلق دار کے ہاں رہے۔

جیسا کہ طے ہوا تھا، بادشاہ کو پہلا مہینہ گانرل کے ہاں گزارنا تھا۔ ابھی مہینہ پورا ہونے میں کچھ دن تھے کہ لیئر پر اصلیت کھلنے لگی۔ گانرل باپ کے سامنے آنے سے کترانے لگی۔ باپ کے جلو میں سو سوار اسے کھلنے لگے۔ گھر والی کی بے رخی دیکھ کر نوکر چاکر بھی نافرمان ہوئے بلکہ گستاخی پر اتر آئے۔ لیئر سب کو دیکھتا لیکن تجاہل عارفانہ سے کام لیکر خاموش رہتا۔ اس کے

پاس اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

اگرچہ ارل آف کنٹ کو پانچ دن کے اندر برطانیہ چھوڑ دینے کا حکم ملا تھا لیکن وفانے اسے اجازت نہ دی کہ اپنے آقا کو سرد مہر اور غرض پرست بیٹیوں کے رحم و کرم پر چھوڑ کر چلا جائے۔ جوش وفامیں کنٹ نے اپنی شان و شوکت ترک کی اور بھیس بدل کر لیئر کے معمولی خد متکاروں میں شامل ہو گیا۔ اس نے اپنا نام بھی بدل کر کیئس رکھ لیا تھا۔ اسے جلد ہی اپنی وفاداری دکھانے کا موقع مل گیا۔ گانزل کے داروغہ نے اپنی مالکن کی شہ پر لیئر کے ساتھ گستاخی کی اور کیئس نے اسے اٹھا کر بد رو میں پھینک دیا۔ اپنی بے کسی اور بد نصیبی کے اس دور میں کیئس کی ذات لیئر کو غنیمت محسوس ہوئی اور وہ اس کے کافی قریب ہو گیا۔

پرانی رولیات کے مطابق لیئر کے دربار سے بھی ایک مسخرا ولسہ تھا۔ راج پاٹ کی تقسیم کے بعد بھی مسخرا لیئر کے ساتھ رہا۔ وہ اپنی بذلہ سخی، لطیفہ گوئی اور دل لگی سے اب بھی بادشاہ کا غم غلط کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک دن مسخرے نے گانزل کی موجودگی میں کہا ”ہمارے بادشاہ سلامت پہاڑی چڑیا کی مانند ہیں جو کوئل کے انڈے سیہہ کر پے نکالتی ہے اور وہ بڑے ہو کر محبت کا بدلہ یوں دیتے ہیں کہ اسی چڑیا کو مار ڈالتے ہیں۔“ ایک دوسرے موقع پر وہ کہتا ہے، ”پہلے گھوڑا چھکڑے کو کھینچتا تھا لیکن اب چھکڑا گھوڑے کو کھینچ رہا ہے۔“ یوں اس نے بادشاہ کو گھوڑے اور گانزل کو چھکڑے سے تشبیہ دی۔ ایک اور موقع پر وہ کہتا ہے کہ ”شاہ لیئر کا کیا پوچھتے ہو۔ پہلے وہ شاہ تھے اب لیئر کا سایہ ہیں۔“ مسخرا گانزل کے بجوانے کی بھی زیادہ پروا نہ کرتا تھا۔

گانزل کی بے پروائی اور سرد مہری بڑھتی چلی گئی اور بالآخر وہ اپنے باپ کو ذلیل کرنے پر اتر آئی۔ ایک روز لیئر سے کہنے لگی اس کے سو سوار مفت کا اسراف اور بلا ضرورت ہیں۔ اس نے مزید کہا کہ ”آپ بوڑھے ہیں۔ آپ کی صحبت بوڑھوں میں ہونی چاہئے نہ کہ ان مستندوں میں۔ مہربانی فرما کر ان کی تعداد کم کریں۔“ لیئر کو اپنی بیٹی سے اتنی صاف بد تمیزی کی توقع نہ تھی۔ کہنے لگا کہ ”یہ میرے سو سوار مفت خورے، شریر اور بلوائی نہیں بلکہ سب کے سب شریف، نیک چلن اور جان نثار ہیں۔“ لیئر اپنی بیٹی کو احسان فراموش، سنگدل اور دریائی عفریت سے

زیادہ مہیب قرار دیتے ہوئے بددعا دیتا ہے کہ وہ تمام عمر بے اولاد رہے اور اگر کوئی اولاد ہو بھی تو ایسا سلوک کرے کہ اس پر نافرمان اولاد کا سانپ کے زہر سے بدتر ہونا ثابت ہو جائے۔

موقع پر موجود گونزل کے خاوند ڈیوک آف البانی نے معذرت کی لیکن غصے میں آپ سے باہر لیئر نے اپنے سواروں کو کوچ کا حکم دیا کہ وہ اب اپنی بیٹی ریگن کے ہاں قیام کرے گا۔ لیئر نے اپنی آمد کی پیشگی اطلاع کیلئے کیئس کو قاصد بنا کر بھیجا۔ گونزل نے بھی بہن کی طرف قاصد بھیج دیا کہ والد صاحب بد مزاج ہو گئے ہیں اور جو نہی تمہارے پاس پہنچیں صاف کہہ دینا کہ اپنے سوار کم کریں۔ اتفاق سے کیئس اور گونزل کا داروغہ ایک ہی وقت میں وہاں پہنچے۔ کیئس سازش بھانپ گیا۔ اس نے داروغہ کو پیٹ ڈالا۔ ریگن نے اپنے والد کی بھی پروا نہ کی اور اس کے قاصد کو بیڑیاں لگوا دیں۔ لیئر وہاں پہنچا تو اس کی پہلی نظر اپنے قاصد کی حالت زار پر پڑی اور اس پر مستزاد یہ کہ ریگن اور اس کا شوہر استقبال کو بھی نہیں آئے۔ لیئر کے اصرار پر وہ آئے تو گونزل بھی ہمراہ تھی جو ریگن کو ہم خیال بنانے پہلے سے وہاں پہنچ چکی تھی۔ ریگن نے، بجائے باپ کو خوش آمدید کہنے کے، اسے مشورہ دیا کہ ”اب آپ بہت بوڑھے ہو گئے ہیں، اور آپ کی عقل کمزور۔ آپ کو چاہئے کہ ان کی رائے پر چلیں جو آپ سے زیادہ دانا ہیں“ گونزل نے اسے پچاس سوار کم کرنے کو کہا۔ ریگن نے کہا کہ ان کی بھی کیا ضرورت ہے۔ پچیس کافی ہیں۔ غرضیکہ دونوں بہنیں اسے قائل کر رہی تھیں کہ اسے سواروں کی ضرورت نہیں۔ اس کی ضروریات کا خیال ان کے ملازم رکھ سکتے ہیں۔

ہیٹیوں کی احسان فراموشی نے لیئر کا کلیجہ چھلنی کر دیا۔ اوپر سے پچھتاوا کہ اپنی زندگی میں سلطنت کیوں چھوڑی۔ رفتہ رفتہ اس کی دماغی حالت میں فرق آنے لگا۔ حالت جنوں میں کہنے لگا، ”ان انوکھی چیزیلوں سے ایسا انتقام لوں گا کہ دنیا دیکھے گی۔“ لیکن یہ دھمکیاں ایک بے کس کی بڑ تھیں۔ لیئر کو وہاں ایک پل رکتا گوارہ نہ تھا۔ شدید طوفان باد و باران میں وہ اپنے سواروں کو کوچ کا حکم دیتا ہے۔ ایک لقمہ درد میدان میں بادشاہ کے سوار اس سے بچھڑ گئے، صرف مسخرا ساتھ رہ گیا۔ وہ اس وقت بھی اپنے مخصوص انداز میں لیئر کو آمادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ رات ہیٹیوں کے پاس گزار لینے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن لیئر اس پر کسی طرح تیار نہیں۔ اس

اشاء میں کینس کے روپ میں کنٹ اور میٹھڑے سواروں میں سے کچھ دوبارہ لیئر سے آلتے ہیں۔ اچانک انہیں ایک جھونپڑی نظر آتی ہے۔ کینٹ کو شش کرتا ہے کہ بادشاہ اس جھونپڑی میں پناہ لینے پر آمادہ ہو جائے کیونکہ انسان میں شدید موسم کے مصائب کی تاب کماں۔ لیکن لیئر اسے بتاتا ہے کہ جسمانی تکلیف کا احساس اس وقت ہوتا ہے کہ جب ذہنی سکون میسر ہو۔ اولاد کی احسان فراموشی کے معنی ہیں کہ منہ، اس ہاتھ کو کالنے لگے جو اس میں لقمے ڈالتا ہے۔ بہر حال لیئر جھونپڑی میں جانے پر آمادہ ہو جاتا ہے جہاں پہلے سے ایک فقیر برے حالوں میں نیم ملبوس موجود تھا۔ لیئر نے اس فقیر کو بھی کوئی باپ خیال کیا جسے بیٹیوں نے گھر سے نکال دیا ہے اس کے ذہن میں بیٹھ گیا تھا کہ اولاد کا ستایا ہوا شخص ہی ان حالوں کو پہنچ سکتا ہے۔

کنٹ کو یقین ہو گیا کہ بادشاہ کا دماغ چل گیا ہے۔ صبح ہونے پر وہ لیئر اور بچے کچے وفادار سواروں کو لئے ڈاور کے قلعہ میں پہنچتا ہے جہاں عیثیت کنٹ اس کا کچھ اثرورسوخ باقی تھا۔ کنٹ لیئر کو وہاں چھوڑ کر فرانس چلا جاتا ہے اور کارڈیلیا کو سب حال کہہ سناتا ہے۔ کارڈیلیا کی درخواست پر شاہ فرانس آمادہ ہو جاتا ہے کہ وہ لیئر کی مدد کرے گا اور نافرمان بیٹیوں سے سلطنت چھین کر اسے واپس کرے گا۔ کارڈیلیا لشکر کشی کرتی فوج کے ہمراہ ڈاور پہنچی تو لیئر جنگلی پتوں اور کانٹوں کا تاج پہنے کھیتوں میں سرگرداں تھا۔ اس کا علاج کروایا گیا۔ کارڈیلیا سے ملاقات کے وقت بھی اس کی ذہنی حالت پوری طرح صحیح نہ تھی۔ کارڈیلیا اسے اپنی محبت اور اطاعت کا یقین دلاتی ہے اور وہ معافی مانگتے ہوئے کہتا ہے ”اگر تم مجھ سے محبت نہ بھی کرو تو حق بجانب ہو لیکن تمہاری بہوں کو کیا ہو گیا۔ ان کا خون بلاوجہ سفید ہو گیا“ ڈاکٹروں کے علاج سے لیئر صحت یاب ہونے لگا۔

گورنرل اور ریگن دونوں نے اپنے خاوندوں سے وفانہ کی۔ دونوں کا آشنا ایک ہی شخص ایڈمنڈ متونی ارل آف گلو سسٹر کا حرامی بیٹا تھا۔ اس نے عیاری سے گلو سسٹر کے جائز وارث کو محروم کر کے ارل شپ غصب کر لی تھی۔ انہی دنوں ریگن کا خاوند فوت ہوا اور اس نے فوراً ایڈمنڈ سے شادی کا اعلان کر دیا۔ گورنرل نے جوش رقابت میں بہن کو زہر دیدیا۔ اس کے شوہر

ڈیوک آف البانی کو حقیقت حال کا علم ہوا تو گانزل کو قید کر دیا گیا جہاں اس نے سٹکھیا پھانک کر خوشی کر لی۔ کارڈیلیا کی فوج کا مقابلہ گانزل اور ریگن کے لشکر سے ہوا جس کا سپہ سالار ایڈمنڈ تھا۔ کارڈیلیا کو شکست ہوئی اور اسے قیدی بنا لیا گیا۔ کارڈیلیا حالت قید میں جان پر کھیل گئی۔ اس کی وفات کے بعد لیئر کی پیماری پھر عود کر آئی۔ ہر چند کنٹ اسے یقین دلاتا ہے کہ وہ کیئس اس کا پرانا وفادار کنٹ ہے لیکن خلل دماغ کے باعث وہ یہی کہتا رہا کہ کنٹ اور کیئس کا ایک ہونا کس طرح ممکن ہے۔ لیئر اسی حالت میں عالم بالا کو سدھارا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد کنٹ بھی چل بسا۔

ایڈمنڈ کے بھائی پر اس کی عیاری کاراز کھلا اور وہ اس کے ہاتھوں قتل ہو گیا۔ گانزل کا شوہر جو ہمیشہ اپنی بیوی کی نافرمانی کو بری نظر سے دیکھتا اور اسے ٹوکتا تھا، لیئر کی جگہ صاحب تخت و تاج ہوا۔

لیئر ہمیں ایک ایسے شدید تجربے کا احساس دیتا ہے جو اپنی وسعت، گہرائی اور رفعت میں دوسرے بیشتر ڈراموں سے بڑھ کر ہے۔ کائنات کی سی وسعت رکھنے والا ایک ہنگامہ ہے جس میں مختلف کردار اپنے اپنے جذبات اور خیالات لئے سرگرداں ہے۔ کائناتی کینوس کے اس ڈرامے میں اسی کی سی پراگندگی، بے راہ روی، سرد مہری اور تاریکی ہے جسے محبت کی آگ بھی کم نہیں کر سکتی لیکن بالآخر فطرت خود اس کے خلاف بغاوت کر دیتی ہے اور دلوں میں دب کر رہ جانے والی محبت کی آگ دوبارہ بھڑک اٹھتی ہے لیکن یہ محبت مرے ہوئے راج ہنس کا نغمہ ہے جو اپنی السنا کی میں دوسرے تمام نغموں سے زیادہ زود اثر ہے۔

انسانوں کی قسمت ان کی کوششوں سے اتنی دور اور بے بہری کیوں ہے؟ ڈرامے میں یہ سوال بار بار اٹھایا گیا ہے۔ یہ زندگی کیا ہے؟ اور اس کا یہ سب ہنگامہ کیوں ہے؟ موت کیا ہے اور اس کی اہمیت کتنی ہے؟ جواب میں کچھ اشارات ڈرامے ہی میں مل جاتے ہیں۔ یہ جو بات کبھی باہم، ہم آہنگ اور موافق اور کبھی متضاد و متصادم ہیں لیکن ڈرامہ جیادی طور پر ان فلسفیانہ سوالوں کے مبحث پر مبنی نہیں ہے۔ جیادی طور پر یہ ایک ٹریجڈی ہے اور اس میں کسی مربوط فلسفہ کے پیش کئے جانے کی ضرورت تھی اور نہ ہی ایسی کوئی کوشش کی گئی ہے۔

اس کھیل کا تو ہم پرست کردار ارل آف گلو سٹر کھیل کے آغاز میں تقریر کرتا ہے ”یہ موجودہ سورج اور چاند گرہن کچھ اچھی خبر نہیں دیتے۔ اگرچہ عقل مختلف دلائل سے اس کی تردید کر سکتی ہے لیکن اس کا استدلال واقعات کے سامنے بے وزن ہوا جاتا ہے۔ محبت کی آگ سرد ہو رہی ہے۔ بھائی بھائی سے جدا ہو رہا ہے۔ شہروں میں عذر، ملکوں میں فساد، محلات میں بغاوتیں، بیٹے اور باپ میں اختلاف۔ میرا یہ ولین بیٹا بھی اسی رو میں بہہ رہا ہے۔ باپ کے خلاف بیٹا! بادشاہ بھی اسی تعصب اور بے راہ روی کا شکار ہے۔ باپ اپنی بیٹی کے خلاف ہے۔ ہم اپنا بہترین زمانہ دیکھ چکے ہیں۔ ہماری آخری عمر کیا ہنگامہ برپا کر رہی ہے: سازشیں، کھوکھلا پن، دغا اور تباہ کن ابتری۔ اس ولن کا پتہ چلاؤ۔ ایڈمنڈ جو چاہتے ہو کرتے جاؤ، تمہارا کچھ نہیں بچنے کا۔ وہ ارفع اور مخلص کنٹ جلاوطن۔ اس جرم اس کی دیانتداری۔ واہ!“

اس کے فوراً بعد ایڈمنڈ کی خود کلامی سامنے آتی ہے۔ ”دنیا کا عجیب چلن ہے کہ جب ہم، اکثر اپنی غلطیوں کی وجہ سے، مصیبت میں گرفتار ہوتے ہیں تو اس کا ذمہ دار سورج، چاند اور ستاروں کو ٹھہراتے ہیں جیسے جرم ہم سے جبراً کروایا گیا ہو۔ جاہل، چور اور دغا باز ہم سب سیاروں کی گردش کے باعث ہیں، جھوٹے اور زانی ستاروں کے اثر سے اور بد باطن خدا کی مرضی سے ہیں“

انسان کے مختار یا مجبور ہونے یعنی جبر و قدر کا مسئلہ ڈرامے میں لائنل رہتا ہے۔ ہم جانچ نہیں سکتے کہ خود شکسپیئر کا اس سلسلے میں کیا نظریہ ہے۔ وہ مختلف تجربات کو مختلف زاویوں سے اور مختلف سطحوں پر وجدان کی مدد سے دیکھتا ہے۔ نہ صرف دیکھتا ہے بلکہ بڑی چابک دستی سے بیان بھی کر دیتا ہے۔ یہ اندازہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ خود کس نظریے کا مؤید ہے۔ ایڈمنڈ فطرت کا چہ ہے۔ اس کی ماں اور باپ کا تعلق قانونی طور پر تسلیم شدہ نہیں تھا۔ چنانچہ ایڈمنڈ مدد کیلئے فطرت سے اپیل کرتا ہے۔ زندگی کے سفر میں سماج نے اسے مرکزی دھارے سے نکال کر کنارے پر لا پھینکا ہے۔ اسے سماج سے انتقام لینا ہے اور اس کے اصولوں سے اس کا کچھ واسطہ نہیں۔

”اے فطرت تو میری دیوی ہے۔ میرے جذبات تیری مثبت کیلئے وقف ہیں“ ایڈمنڈ

کے نزدیک انسانی زندگی کے وہ مقامات اور لمحات جہاں اس کی قوت جواب دے جاتی ہے تو اسے کسی ہمہ گیر طاقت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جو اسے اپنے دامن میں پناہ دے سکے اور وہ اپنی ناکامیوں کو کامیابیوں میں بدل سکے یا کم از کم انہیں برداشت کرنے کے قابل ہو جائے۔ یہ قوت کبھی دیوتاؤں کا روپ دھارتی ہے اور کبھی سیاروں کا اثر۔ یہ سب ہم اپنے نفس کی تسکین کیلئے اپنے تخیل کے زور پر تخلیق کرتے ہیں۔

لیکن گلو سٹر دیوتاؤں کو انسانی تخیل نہیں بلکہ ایک خارجی وجود کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ کہتا ہے ”ہم دیوتاؤں کیلئے اسی طرح ہیں جیسے کھنڈرے لڑکوں کیلئے کھیاں۔ اور وہ ہمیں اپنے کھنڈرے پن میں ہلاک کرتے چلے جاتے ہیں“ لیکن کھیل میں یہ کیسے واضح نہیں ہوتا کہ دیوتاؤں کو اتنا ظالم ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے برعکس ایڈگر دیوتاؤں کو منصف خیال کرتا ہے۔ دیوتا سچے ہیں چنانچہ وہ نیکی کے طرفدار اور بدی کے خلاف ہیں۔

مختلف کرداروں کے بیان زندگی کے متعلق بحث کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اگرچہ کسی ایک نظریے کو دوسرے پر فوقیت نہیں دی گئی لیکن حیثیت مجموعی انسان اپنی مجبوری کا اعتراف کرتا نظر آتا ہے کہ وہ کتنا ہی ارفع اور بلند کیوں نہ ہو جائے بعض حدود سے آگے نہیں جاسکتا۔ جہاں ہمیں نفس انسانی کی تھید پر مسرت ہوتی ہے وہاں اس کی تحدیدات پر غصہ بھی آتا ہے۔

لیئر کے کردار میں ایک نہایت طاقتور روح ایک کمزور عقل کے ساتھ وابستہ ہے۔ ذہنی طور پر سچ ہے لیکن اپنے جذبات کی شوریڈگی میں شیکسپیر کے کسی اور کردار سے کم نہیں ہے۔ اس کی شخصیت کے مختلف پہلو اپنی تاب و توانائی میں ہم آہنگ نہیں ہیں۔ اسی لئے اس میں وحشت جنم لیتی ہے جو اس کی دیوانگی کا سبب ہے۔

اس کا خیال ہے کہ سردربار اس کی بیٹیاں اس سے اپنی محبت کا اعتراف انتہائی مبالغہ انگیز انداز میں کریں۔ یہی وہ حرکت ہے جسے کارڈیلیا فضول سمجھتی ہے۔ وہ محبت کرتی ہے لیکن اس کے اظہار کو فضول سمجھتی ہے۔ یہ حرکت لیئر کے نزدیک سردربار ہٹک کے مترادف ہے۔ وہ اپنے غرور اور خود سری میں کارڈیلیا اور بئنٹ کے سادہ خلوص کو دھتکار دیتا ہے۔ لیکن اس کی

دونوں بیٹیاں جلد ہی اسے بتا دیتی ہیں کہ وہ ایک بے وقوف بوڑھا ہے جو اپنے حقوق دوسروں کو دے چکا ہے چنانچہ اب اسے من مانی کرنے کی جائے ان کے رحم و کرم پر رہنا ہوگا۔ بلند فطرت مگر جذباتی اور جلد باز لیئر اس سلوک کو برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ جذبات میں تھملا اٹھتا ہے اور اپنی بیٹیوں کو بد دعا دیتا ہے لیکن فوراً ہی صبر اس پر غالب آ جاتا ہے۔

یہ کھیل ایک طرح سے انسانیت کے کائنات سے تعلق اور انسانیت کی تکمیل کی خواہش کا آئینہ دار ہے۔ لیئر ایک سطحی تہذیب میں گمراہ ہوا ہے جس میں خلوص کا عنصر مفقود ہے۔ انسان دوبارہ عنصری زندگی کی طرف بھاگنا چاہتا ہے۔ لیئر انسانیت سے فرار اختیار کرتا ہے اور اس کا تعقل و تفکر کمزور پڑ جاتا ہے۔ وہ جبلت سے رجوع کرتا اور فطرت میں پناہ ڈھونڈتا ہے۔ انسانیت خواہشات اور مدعاؤں کے تضاد کو ناپسند کرتی ہے اور اس کے خلاف بغاوت کرتی ہے۔ لیئر حالانکہ خود بے انصاف تھا، انصاف چاہتا ہے اور نہ ملنے پر خود انصاف پر بھی لعنت بھیجتا ہے۔ وہ فطرت میں پناہ لیتا ہے: اس افراتفری میں جہاں طوفان ہے، سمندر کی گرج ہے۔ ایک ہٹیل انسان بغیر کسی پناہ گاہ کے چٹیل میدان میں اپنے مقدر کی سزا بھگت رہا ہے۔ وہ اپنی نا انصافی کا کفارہ ادا کرتا ہے۔ لیئر کے ذہن میں بھی ایک طوفان برپا ہے۔ اس کا اندرونی طلاطم بیرونی طوفان سے کہیں زیادہ شدید اور لذیت دہ ہے۔ بیرونی طوفان اس کے داخلی غم و غصہ کا عکاس ہے۔ یہ طوفان اس کے اندر جلا کر رکھ کر دینے والی آگ کا آئینہ دار ہے تیز طوفانی ہوا اس کے اندر کے جذباتی مدوجزر کی عکاس ہے۔ لیئر اب ایک غریب، کمزور اور ناتواں انسان ہے جس کی عقل ماؤف ہو جا رہی ہے۔ اس کی خود سری ختم ہو رہی ہے اور اسے لفظ ”ضرورت“ کے مفہوم سمجھ میں آرہے ہیں۔ اب اسے پتہ چلتا ہے کہ ضرورت بئیب چیز ہے جو حقیر کو قیمتی اور انمول بنادیتی ہے۔

اس کھیل میں غیر فطری جذبات، اعمال، ذہنی حالتوں اور خیالات کی طرف تبلیغ اشارے دیئے گئے ہیں۔ حیوانات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انسان کے گھناؤنے پہلوؤں کو کنایہ بیان کیا گیا ہے۔ کبھی کبھار غصہ، وحشت، طاقت، دھوکا، سستی، ننگاپن، کھوکھلا پن اور اندھا پن مختلف جانوروں کی صفاتی ارواح معلوم ہونے لگتی ہیں۔ عفریت صفت انسانوں کا

مطالعہ عام کے کردار میں کیا گیا ہے۔

قول کا کردار بھی قابل ذکر ہے۔ ہم طوفان کے آخر میں خوف اور رحم کے جذبات کے باعث فن کی ان بلند یوں کا ادراک کرتے ہیں جہاں افسردگی موجود نہیں لیکن اس کے کرب کی عظمت محسوس ہوتی ہے۔ ہم خود بھی لیئر کے ساتھ ساتھ بلند اور ارفع ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہ لیئر جواب مصفا ہو چکا ہے کیونکہ اسے مثالی پیکر یعنی کارڈیلیا کے حضور پیش ہونا ہے۔ جب کارڈیلیا کو محسوس ہو جاتا ہے کہ اس نے اپنی نیک نیتی کے باوجود ذک اٹھائی ہے تو وہ اس کا ذمہ دار نصیب کو ٹھہراتی ہے۔ اس کھیل کے بد کردار اپنی دنیاوی ہوس و حرص کی تکمیل میں جسمانی اور روحانی موت خریدتے ہیں۔ جبکہ نیک کردار اپنے دکھ درد کے باعث خامیوں سے پاک ہو جاتے ہیں۔ ایڈگر، کنٹ اور البانی کی موت بے معنی ہے۔ وہ بلند تر مرتبہ پا چکے ہیں۔ ڈرامہ حیوانی اور آفاقی زندگی کی اقدار کے مابین ہونے والی کشاکش سے مامور ہے۔ ایڈمنڈ جیسا شخص بھی مرتے ہوئے دیوتاؤں کو مان لیتا ہے۔

اسی لئے اس کھیل کو قنوطیت پرور، تاریک اور یاس انگیز کہنا درست نہیں۔ اس کے برے کردار بھی مرتے ہوئے ترفع پا جاتے ہیں۔ اس میں موت غیر اہم ہے اور بہت کچھ موت سے ماوراد کھایا گیا ہے۔

ارشدر ازی

اشخاصِ تمثیل

لی ار - بادشاہِ برطانیہ -

بادشاہِ فرانس -

برگندی کا نواب

کورنوال کا نواب

البانی کا نواب

سنت کارئیس

گلوستر کارئیس

اید منڈ :- گلوستر کا غیر صحیح النسب بیٹا

کوران :- ایک درباری -

ایک بڑھا آدمی :- جو رئیس گلوستر کی

ایک اسامی ہے -

ایک ڈاکٹر

ایک مسخرا

اوسوالد :- گونزل کا خانساں پاداروغہ

ایک کپتان :- جسے اید منڈ نے مقرر

کیا ہے -

ایک مناد

نواب کورنوال کے خدام

بادشاہِ لی ار کی بیٹیاں { گونزل
ریگن
کوردیلیا

بادشاہِ لی ار کے جلوس کے

سوار، فوجی سردار قاصد، سپاہی

اور ملازمین

THE ACTORS' NAMES

LEAR, King of Britain

KING OF FRANCE

DUKE OF BURGUNDY

DUKE OF CORNWALL

DUKE OF ALBANY

EARL OF KENT

EARL OF GLOUCESTER

EDGAR, son to Gloucester

EDMUND, bastard son to Gloucester

CURAN, a courtier

Old Man, tenant to Gloucester

Doctor

Fool

OSWALD, Steward to Goneril

A Captain employed by Edmund

Gentleman attendant on Cordelia

A Herald

Servants to Cornwall

GONERIL,	}	daughters to Lear
REGAN,		
CORDELIA,		

*

بادشاہ لی ار

جزو اول

پہلا منظر

(بادشاہ لی ار کا قصر رئیس کنت اور نواب گلوستر اور ایدمند اندر آتے ہیں)

کنت۔ میں سمجھا کرتا تھا کہ بادشاہ سلامت کو نواب البانی سے بمقابلہ نواب کورنوال کے زیادہ تعلق اور محبت ہے

گلوستر۔ ہم سب کا بھی یہی خیال تھا۔ لیکن اب سلطنت کی تقسیم سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کو برابر رکھنے کا اس درجہ خیال کیا گیا ہے کہ اگر ان دونوں نوابوں میں سے کوئی نواب بھی تحقیق کرنے بیٹھے تو نہیں کہہ سکتا کہ اس کا حصہ دوسرے پر قابل ترجیح ہے۔

کنت۔ نواب گلوستر کیا یہ آپ کے صاحبزادے ہیں؟

گلوستر۔ ان کی غورو پر واخت تو میرے ہی ذمہ رہی ہے۔ میں تو اسے اپنی اولاد سمجھنے میں ہمیشہ ہی شرمندہ رہا۔ مگر اب کچھ بے غیرتی سی چھا گئی ہے۔ کیا اس میں آپ نے کوئی خرابی دیکھی؟

کنت۔ خرابی جو ہو گئی اس کا رفع کرنا تو اب ممکن نہیں کیونکہ نتیجہ اس کا ایک خوشرو نوجوان ہے۔

گلوستر۔ نہیں۔ میرا ایک اور لڑکا بھی ہے جو صحیح السبب ہے۔ شاید وہ اس سے دو ایک برس بڑا ہوگا، مگر وہ مجھے اتنا عزیز نہیں ہے جس قدر کہ یہ شہد عزیز جو بلانے سے بھی پہلے بڑی بیباکی سے اس دنیا میں آن کودا۔ مگر کیا عرض کروں اس کی ماں واقعی بڑی حسین تھی۔ اس وجہ سے اور بھی اسے اپنی اولاد ماننا پڑا۔ ایدمند تم آپ سے

Act 1 Scene 1

(Enter the Earl of Kent, the Duke of Gloucester, and Edmond)

Kent I thought the King had more affected the Duke of Albany than Cornwall.

Gloucester It did always seem so to us, but now in the division of the kingdom it appears not which of the Dukes he values most; for qualities are so weighed that curiosity in neither can make choice of either's moiety.

Kent Is not this your son, my lord?

Gloucester His breeding, sir, hath been at my charge. I have so often blushed to acknowledge him that now I am brazed to 't.

Kent I cannot conceive you.

Gloucester Sir, this young fellow's mother could, whereupon she grew round-wombed and had indeed, sir, a son for her cradle ere she had a husband for her bed. Do you smell a fault?

Kent I cannot wish the fault undone, the issue of it being so proper.

Gloucester But I have a son, sir, by order of law, some year older than this, who yet is no dearer in my account. Though this knave came something saucily to the world before he was sent for, yet was his mother fair, there was good sport at his making, and the whoreson must be acknowledged. (To Edmond) Do you know this noble gentleman, Edmond?

واقف ہو؟

اید مندہ۔ نہیں حضور میں واقف نہیں۔

گلو سترتہ۔ یہ نواب صاحب گفت ہیں۔ یاد رکھو یہ میرے بڑے ہی معزز دوست

ہیں۔

اید مندہ۔ میرے لائق جو کار خدمت ہو اس کے لئے حاضر ہوں۔

گفت۔ میں تم سے دلی تعلق پیدا کرنا چاہتا ہوں اور جی چاہتا ہے کہ تم سے زیادہ

واقفیت حاصل ہو۔

اید مندہ۔ کیا خوب ہو کہ میں اپنے کو کسی لائق ثابت کروں۔

گلو سترتہ۔ یہ نو برس سے پردیس میں تھا اور اب پھر اسے وہیں جانا پڑے گا (اندر

سے نفیر بجنے کی آواز آتی ہے) بادشاہ سلامت تشریف لارہے ہیں۔

(ایک آدمی ہاتھ پر تاج شاہی رکھے آتا ہے۔ بادشاہ لی ار۔ نواب کورنوال۔ نواب

البانی۔ گونزل۔ ریگن۔ کورویلیا۔ شاہ فرانس۔ نواب برگندی بھی آتے ہیں)

لی ار۔ گلو ستر تم جاؤ اور بادشاہ فرانس اور نواب برگندی کی خدمت میں حاضر

رہو۔

گلو سترتہ۔ جہاں پناہ۔ ابھی جاتا ہوں (گلو ستر اور اید مند چلے جاتے ہیں)۔

لی ار۔ اس وقت ہم اپنے سر بستہ مقاصد کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ ذرا یہ نقشہ

ادھر اٹھا دو۔ معلوم رہے کہ ہم نے اپنی سلطنت کے تین حصے کئے ہیں۔ اور اب اپنی

ضعیفی کا خیال کر کے ہمارا قطعی ارادہ ہے کہ سلطنت کے کاروبار اور فکروں سے

سبکدوش ہو کر یہی چیزیں زیادہ قوی اور جوان ہاتھوں کے سپرد کریں، اور ہم ہلکے پھلکے

ہو کر موت کی طرف رجوع ہوں۔ تم دونوں ہمارے تخت جگر ہو یعنی نواب کورنوال

اور ہمرے نورالعین نواب البانی جن سے ہمیں کم محبت نہیں۔ سنو کہ ہم اپنی بیٹیوں

کو جو کچھ ہم نے ان کیلئے تجویز کیا ہے انھیں دینا چاہتے ہیں تاکہ آئندہ کوئی نزاع نہ

ہو۔ ہماری سب سے چھوٹی بیٹی کے عشق میں بادشاہ فرانس اور نواب برگندی رقیب

Edmond No, my lord.
 Gloucester (to Edmond) My lord of Kent. Remember him
 hereafter as my honourable friend.

Edmond (to Kent) My services to your lordship.
 Kent I must love you, and sue to know you better.

Edmond Sir, I shall study deserving.
 Gloucester (to Kent) He hath been out nine years, and
 away he shall again.
 (Sennet) The King is coming.
 (Enter King Lear, the Dukes of Cornwall and
 Albany, Goneril, Regan, Cordelia, and
 attendants)

Lear Attend the lords of France and Burgundy,
 Gloucester.

Gloucester I shall, my lord.
 (Exit)

Lear Meantime we shall express our darker purpose.
 Give me the map there. Know that we have
 divided In three our kingdom, and 'tis our fast
 intent
 To shake all cares and business from our age,
 Conferring them on younger strengths while we
 Unburdened crawl toward death. Our son of
 Cornwall,
 And you, our no less loving son of Albany,
 We have this hour a constant will to publish
 Our daughters' several dowers, that future strife
 May be prevented now. The princes France and
 Burgundy—
 Great rivals in our youngest daughter's love—

بنے ہیں۔ اور اسی تعلق کی وجہ سے کچھ عرصہ سے ہمارے دربار میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ ان دونوں کو بھی کوئی جواب دیکر ان کے معاملے کو طے کرنا ہے۔ چونکہ اب ہم حکومت اور اس کے تفکرات سے دست کش ہونیوالے ہیں۔ اس لئے تم میری نہایت پیاری بیٹیو بتاؤ کہ تم میں سے کون ہمیں سب سے زیادہ چاہتی ہے تاکہ اسی اندازہ سے ہم اس کے ساتھ اپنی زیادہ سے زیادہ فیاضی برتیں جس کی وہ ہمیں مستحق نظر آئے۔ گورنر ہماری سب سے بڑی بیٹی پہلے تم اس بارے میں اپنا حال کہو۔

گورنر:- بابا جان! الفاظ جس قدر میری محبت کو بیان کرنیکی طاقت رکھتے ہیں ان سے کہیں زیادہ مجھے آپ سے محبت ہے۔ آنکھوں کے نور سے بڑھکر اور اس شے سے بھی زیادہ جو قیمت میں انمول اور ندرت میں بیمثال ہو، میں آپ کو چاہتی ہوں۔ حضور کے ساتھ میری محبت اپنی جان اپنی زندگی کی قدر و قیمت سے کم نہیں۔ زندگی کی قدر و قیمت سے کم نہیں۔ زندگی بھی وہ جس میں شائستگی، تندرستی، حسن اور عزت سب موجود ہے۔ میری محبت اتنی ہے جتنی کہ ایک بچہ باپ سے کر سکتا ہے اور باپ اس بچہ کی محبت کو محسوس کر سکتا ہے۔ میری محبت بابا جان آپ کے ساتھ اتنی ہے کہ اپنی جان اس کے سامنے بے حقیقت ہے۔ نطق اس کے اظہار سے قاصر ہے اور یہاں تک جو کچھ عرض کیا اس سے بھی زیادہ آپ سے محبت رکھتی ہوں۔

گورنریلیا:- (علیحدہ) اب میرے لئے کیا رہ گیا سوائے اس کے کہ محبت کروں اور خاموش رہوں۔

لی آر:- اچھا یہ تمام ملک اور زمین اس خط سے لیکر اس خط تک جسمیں بڑے بڑے اندھیریا جنگل اور انگور پیدا کرنیوالی وسیع زمینیں جو بہت سے دریاؤں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہیں۔ اور جسمیں بڑے بڑے سبزہ زار پھیلے پڑے ہیں، ان سب کا ہم تجھے مالک بناتے ہیں اور تیری اور نواب البانی کی اولاد کو دواماً اس پر قابض و متصرف کرتے ہیں۔ اچھا اب ہماری دوسری بیٹی یعنی ریگن نواب گورنوال کی بیگم کو کیا کہنا ہے۔ جو کچھ کہنا ہے تم بھی کہو۔

Long in our court have made their amorous
sojourn,

And here are to be answered. Tell me, my
daughters—

Since now we will divest us both of rule,
Interest of territory, cares of state—

Which of you shall we say doth love us most,
That we our largest bounty may extend
Where nature doth with merit challenge?

Goneril,

Our eldest born, speak first.

Goneril

Sir, I love you more than words can wield the
matter;

Dearer than eyesight, space, and liberty;
Beyond what can be valued, rich or rare,
No less than life; with grace, health, beauty,
honour;

As much as child e'er loved or father found;
A love that makes breath poor and speech
unable.

Beyond all manner of so much I love you.

Cordelia

(aside) What shall Cordelia speak? Love and be
silent.

Lear

(to Goneril) Of all these bounds even from this
line to this,

With shadowy forests and with champaigns
riched,

With plenteous rivers and wide-skirted meads,
We make thee lady. To thine and Albany's
issues

Be this perpetual.—What says our second
daughter?

Our dearest Regan, wife of Cornwall?

ریگن :- حضور کی محبت مجھے بھی اتنی ہی ہے جتنی کہ بہن گورنل نے اپنی بتائی ہے۔ انہی کی طرح بابا جان آپ مجھے بھی سمجھیں۔ انہوں نے جو کچھ عرض کیا وہ فی الواقع میرے ہی دل کا حال عرض کیا ہے۔ لیکن ایک بات کی اس میں کمی رہ گئی اور وہ یہ ہے کہ ماسوا اس خوشی کے جو حضور کو دیکھ کر ہوتی ہے اور جس قدر مسرتیں میرے حواس پیدا کر سکتے ہیں۔ ان سب کی میں دشمن ہوں۔ صرف حضور کی محبت میرے لئے وہ چیز ہے جو میری خوشی اور شادمانی کا باعث ہو سکتی ہے۔

کورویلیا :- (علحدہ) ارے پھر اس غریب کورویلیا کیلئے تو کچھ کہنے کو نہ رہا مگر نہیں بہت کچھ ہے۔ کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میری محبت زبان سے کہیں برہ کر ہے۔

لی آرٹ :- اچھا ریگن اور تیری اولاد کیلئے ہماری سلطنت کا یہ دوسرا حصہ جو وسعت آمدنی اور خوشنمائی میں گورنل کے حصہ سے کم نہیں ہے ہم تجھے دیتے ہیں۔ اچھا اب وہ بولے جو ہمارے دل کا آرام ہے، گو آخر میں آتی ہے مگر ہماری محبت میں سب سے اول ہے جس کی جوانی اور حسن پر تاجدار فرانس جس کی قلمرو میں انگور پھلتا ہے اور نواب برگندی جس کی ریاست میں دودھ کی نہریں بہتی ہیں، دونوں فریفتہ ہو کر اس سے عقد کرنا چاہتے ہیں۔ یعنی کورویلیا تمہیں کیا کہنا ہے؟

کورویلیا :- بابا جان مجھے کچھ کہنا نہیں ہے۔

لی آرٹ :- کچھ کہنا نہیں ہے؟

کورویلیا :- حضور کچھ نہیں۔

لی آرٹ :- تو پھر ”کچھ نہیں“ سے ”کچھ نہیں“ ہی نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔

کورویلیا :- بد نصیب جیسی کچھ کہ میں ہوں میرے دل کا حال میری زبان آپ کو سمجھا نہیں سکتی۔ جہاں پناہ سے مجھے اتنی ہی محبت ہے جتنی محبت کرنی میرا فرض ہے۔ نہ اس سے زیادہ نہ اس سے کم۔

لی آرٹ :- کورویلیا اپنی تقریر میں ترمیم کر۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تیری قسمت بالکل ہی

پھوٹ جائے۔

- Regan I am made of that self mettle as my sister,
And prize me at her worth. In my true heart
I find she names my very deed of love—
Only she comes too short, that I profess
Myself an enemy to all other joys
Which the most precious square of sense
possesses,
And find I am alone felicitate
In your dear highness' love.
- Cordelia (aside) Then poor Cordelia—
And yet not so, since I am sure my love's
More ponderous than my tongue.
- Lear (to Regan) To thee and thine hereditary ever
Remain this ample third of our fair kingdom,
No less in space, validity, and pleasure
Than that conferred on Goneril.
(To Cordelia) Now our joy,
Although our last and least, to whose young
love
The vines of France and milk of Burgundy
Strive to be interested: what can you say to
draw
A third more opulent than your sisters? Speak.
- Cordelia Nothing, my lord.
- Lear Nothing?
- Cordelia Nothing.
- Lear Nothing will come of nothing. Speak again.
- Cordelia Unhappy that I am, I cannot heave
My heart into my mouth. I love your majesty
According to my bond, no more nor less.
- Lear How, how, Cordelia? Mend your speech a little
Lest you may mar your fortunes.

کور دیلیا۔ اچھے باباجان! ذرا غور فرمائیں حضور ہی کی وجہ سے میں نے دنیا میں قدم رکھا۔ حضور ہی نے مجھے پالا پرورش کیا۔ مجھے ہمیشہ چاہا۔ بس ان تمام احسانات کا بدل میں اسی طرح کر سکتی ہوں جسکے آپ شایاں ہیں۔ حضور کی فرمانبرداری ہٹی ہوں، حضور سے محبت رکھتی ہوں۔ دل جان سے حضور کی عزت کرتی ہوں۔ میری ان دونوں بہنوں کے شوہر موجود ہیں۔ اگر ان کا قول یہ ہے کہ جتنی محبت ان کے دل میں ہے وہ سب آپ ہی کیلئے ہے تو میں ان بہنوں کی طرح تو اپنی شادی بھی کروں گی نہیں کہ جتنی محبت دل میں ہو وہ سب باپ کیلئے ہو۔

لی ارت۔ بیٹی کیا تو یہ باتیں دل سے کہہ رہی ہے۔

کور دیلیا۔ حضور دل سے کہتی ہوں

لی ارت۔ ارے اتنی جوان اور محبت سے اتنی بے بہرہ!

کور دیلیا۔ یوں فرمائیں کہ اتنی جوان اور اتنی صاف اور سچی۔

لی ارت۔ اچھا پھر یہ ہے تو یونہی سہی۔ اب یہ سچائی اور صاف گوئی ہی تیرا جینر ہوگی۔ قسم ہے چمکتے آفتاب کے نور مقدس کی اور سوگند ہے دوزخ کی دہی ہیکیشی کی پوشیدہ رسموں اور اندھیری رات کی۔ قسم ہے ان نورانی کروں کے اوضاع و اعمال کی جن کی وجہ سے ہم جیتے اور مرتے ہیں۔ تیرے حق میں باپ کی ذمہ داریوں سے، قربت اور خون کے تعلق سے میں دست بردار ہوتا ہوں۔ اور اپنی خودی اور اپنے دل سے غیر اور اجنبی ہو کر تجھے تیرے حصہ سے محروم کرتا ہوں ستھیا کا وحشی آدمی یا وہ جو اپنا پیٹ بھرنیکو اپنے بچوں کو کھا جاتا ہے، اب وہ میرے دل سے زیادہ نزدیک ہوگا۔ اس کی ہمسائیگی کا حق ادا کروں گا۔ اس پر مجھے رحم آئیگا۔ اس کی مدد کروں گا مگر تجھ سے جو کبھی میری بیٹی تھی۔ اب ہرگز کوئی واسطہ نہ رکھوں گا۔

گنت۔ جہاں پناہ یہ آپ کیا فرما رہے ہیں؟

لی ارت۔ گنت۔ خاموش رہ۔ جب اژدھے کے منہ سے شعلے نکلنے لگے ہوں تو

اس میں اور اس کے شکار کے بیچ میں نہ آ۔ یہ بیٹی وہ تھی جو مجھے سب سے زیادہ

- Cordelia Good my lord,
 You have begot me, bred me, loved me.
 I return those duties back as are right fit—
 Obey you, love you, and most honour you.
 Why have my sisters husbands if they say
 They love you all? Haply when I shall wed
 That lord whose hand must take my plight shall
 carry
 Half my love with him, half my care and duty.
 Sure, I shall never marry like my sisters.
- Lear But goes thy heart with this?
- Cordelia Ay, my good lord.
- Lear So young and so untender?
- Cordelia So young, my lord, and true.
- Lear Let it be so. Thy truth then be thy dower;
 For by the sacred radiance of the sun,
 The mysteries of Hecate and the night,
 By all the operation of the orbs
 From whom we do exist and cease to be,
 Here I disclaim all my paternal care,
 Propinquity, and property of blood,
 And as a stranger to my heart and me
 Hold thee from this for ever. The barbarous
 Scythian,
 Or he that makes his generation messes
 To gorge his appetite, shall to my bosom
 Be as well neighboured, pitied, and relieved
 As thou, my sometime daughter.
- Kent Good my liege—
- Lear Peace, Kent.
 Come not between the dragon and his wrath.
 I loved her most, and thought to set my rest
 On her kind nursery.

پیاری تھی اور میں سمجھتا تھا کہ آخری وقت میں یہی میرا دکھ درد کرے گی۔ بیٹی جا۔ دفع ہو۔ میری نظر سے دور ہو۔ بس اب مجھے قبر میں آرام نصیب ہوگا۔ میں اب باپ کا دل سینے سے نکال کر پھینکے دیتا ہوں۔ ارے یہاں کوئی ہے؟ ذرا جائے بادشاہ فرانس اور نواب برگندی کو یہاں بلا لائے۔ کورنوال اور البانی تم میری دونوں بیٹیوں کے حصوں میں اس تیسرے حصے کو بھی شامل کرلو اور جس غرور نخوت کو وہ صاف گوئی سمجھ رہی ہے اسی سے وہ اپنا بیاہ کرے۔ کورنوال اور البانی میں اپنے جملہ اختیارات حکومت۔ شاہانہ جاہ و حشم اور تمام وہ نعمتیں جو بادشاہ کو حاصل ہوتی ہیں تمہیں عطا کرتا ہوں۔ اور اپنے لئے سو سوار مخصوص کرتا ہوں۔ جن کے مصارف تمہیں برداشت کرنے ہوں گے۔ باری باری سے ایک ایک مہینے تم دونوں کے پاس رہا کروں گا۔ ہمارا نام کہ ہم برطانیہ کے بادشاہ ہیں۔ اور شاہی مراتب ہم سے وابستہ رہیں گے۔ باقی جملہ اختیارات حکومت۔ ملک کی آمدنی، اس کا انتظام، اے میرے فرزندو، کل تمہارے ہاتھ میں رہیگا۔ اور اس امر کی توثیق میں یہ تاج شاہی پیش کرتا ہوں۔ اسے باہم تقسیم کرلو۔ (تاج دیتا ہے)

گنفت۔ بادشاہ لی ار جن کی عزت میں نے ہمیشہ انھیں اپنا بادشاہ، اپنا آقا بلکہ اپنا باپ سمجھ کر کی ہے۔ جنھیں اپنا مالک اور سردار سمجھ کر ہمیشہ انکا اطاعت گزار رہا ہوں۔ جنھیں خدا سے دعا مانگتے وقت بھی اپنا مربی اور سرپرست سمجھا ہے۔ یہ آپ کیا کرتے ہیں۔

لی ار۔ کمان ختم ہو چکی ہے۔ زہ سے تیر نکل چکا ہے۔ تیر کی زد سے ہٹ جا۔ گنفت۔ نہیں۔ تیر کواڑ کر میرے ہی دل کو چھیدنے دیجئے۔ گنفت بادشاہ کا پاس ادب اسی وقت تک رہ سکتا ہے تھا جب تک کہ بادشاہ کی عقل میں فتور نہ آئے۔ ارے بڑھے عقل کے دشمن، یہ آپ کیا کرتے ہیں؟ کیا آپ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ جو بات کہنا فرض ہے آپ مجھے اس سے روک دیں گے۔ جب حکومت و اقتدار خوشامد اور چالپوسی کے سامنے سر جھکا دے۔ جب بادشاہ غلطی کرتا ہو تو پھر عزت اسی میں ہے

(To Cordelia) Hence, and avoid my sight!—
 So be my grave my peace as here I give
 Her father's heart from her. Call France. Who
 stirs? Call Burgundy.

(Exit one or more)

Cornwall and Albany,
 With my two daughters' dowers digest the third.
 Let pride, which she calls plainness, marry her.
 I do invest you jointly with my power,
 Pre-eminence, and all the large effects
 That troop with majesty. Ourself by monthly
 course,
 With reservation of an hundred knights
 By you to be sustained, shall our abode
 Make with you by due turn. Only we shall retain
 The name and all th' addition to a king. The
 sway,
 Revenue, execution of the rest,
 Belovèd sons, be yours; which to confirm,
 This crownet part between you.

Kent

Royal Lear,
 Whom I have ever honoured as my king,
 Loved as my father, as my master followed,
 As my great patron thought on in my prayers—
 The bow is bent and drawn; make from the
 shaft.

Lear

Kent

Let it fall rather, though the fork invade
 The region of my heart. Be Kent unmannerly
 When Lear is mad. What wouldst thou do, old
 man?
 Think'st thou that duty shall have dread to speak
 When power to flattery bows? To plainness
 honour's bound
 When majesty falls to folly. Reserve thy state,

کہ بات صاف کہہ دی جائے۔ بادشاہ سلامت جو حکم اس وقت آپ نے دیا ہے اسے مسترد کر دیں۔ اور پھر غور کر کے اس بد نما قصد سے پرہیز کریں۔ جو کچھ میں کہتا ہوں اگر وہ سچ نہ ہو تو یہ جان تک حاضر ہے۔ یہ آپ کی چھوٹی بیٹی آپ کے ساتھ محبت کرنے میں کسی سے کم نہیں ہے۔ یہ بہنیں تو وہ ہیں جن کے دل اندر سے خالی ہیں مگر ان میں سے آواز اتنی ہلکی نکلتی ہے کہ ان کا کھوکھلا پن معلوم نہیں ہوتا۔

لی ارے۔ کنت اگر تجھے اپنی جان عزیز ہے تو آگے کچھ نہ کہہ۔

کنت۔ میری جان تو ایسی چیز ہے جسے میں آپ کے دشمنوں کے مقابلے میں ہمیشہ بازی میں لگاتا ہوں اور اس کے جانیکا مجھے مطلق خوف نہیں میرا اصلی مقصد حضور کی جان کی سلامتی ہے۔

لی ارے۔ کنت۔ بس میرے سامنے سے ہٹ جا۔ نظر سے دور ہو۔

کنت۔ کاش یہ نظر حقیقت کو دیکھتی۔ پھر چاہے وہ تیر کی طرح میرا نشانہ ہی کیوں نہ بناتی۔

لی ارے۔ دیکھ میں اپولو کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی یہ سب قسمیں بیکار و فضول ہیں۔

لی ارے۔ تو میرا زیر دست اور ماتحت ہو کر ایسا گستاخ اور نالائق بنتا ہے۔ (تلوار کے قبضے پر ہاتھ ڈالتا ہے)

البانی اور کورنوال۔ جہاں پناہ تقصیر ہوئی معاف فرمائیں۔

کنت۔ نہیں ضرور مجھے قتل کر دیجئے۔ اپنے طبیب کو مار ڈالیئے اور طبیب کا حق الحمست اس مرض کو دیجئے جو لاحق ہے۔ اپنی چھوٹی بیٹی کی نسبت جو حکم دیا ہے اسے واپس لیجئے ورنہ جس وقت تک اس حلق سے آواز نکلتی ہے یہی شور مچاتا رہوں گا کہ آپ برا کرتے ہیں۔

لی ارے۔ ارے نالائق۔ بیکار ہمارا حکم سن۔ اگر تو نے ہماری اطاعت کا حلف لیا ہے تو جو کچھ ہم کہیں اسے سن۔ تو اس بات کے درپے ہے کہ ہماری قسم تڑواوے۔

And in thy best consideration check
 This hideous rashness. Answer my life my
 judgement,
 Thy youngest daughter does not love thee least,
 Nor are those empty-hearted whose low sounds
 Reverb no hollowness.

Lear

Kent, on thy life, no more!

Kent

My life I never held but as a pawn
 To wage against thine enemies, ne'er feared to
 lose it,
 Thy safety being motive.

Lear

Out of my sight!

Kent

See better, Lear, and let me still remain
 The true blank of thine eye.

Lear

Now, by Apollo—

Kent

Now, by Apollo, King, thou swear'st thy gods in
 vain.

Lear

(making to strike him) O vassal! Miscreant!
 Albany [Cordelia] Dear sir, forbear.

Kent

(to Lear) Kill thy physician, and thy fee bestow
 Upon the foul disease. Revoke thy gift,
 Or whilst I can vent clamour from my throat
 I'll tell thee thou dost evil.

Lear

Hear me, recreant; on thine allegiance hear me!
 That thou hast sought to make us break our
 vows,
 Which we durst never yet, and with strained
 pride

ہم نے کبھی اپنی قسم نہیں توڑی۔ تو نہایت نخوت و تحقیر سے ہمارے اختیارات میں دخل اندازی کرتا ہے۔ جو حکم ہم دے چکے ہیں اس کے اور ہمارے قوت و اختیار کی بیچ میں ہے۔ اس کی برداشت نہ ہماری طبیعت کر سکتی ہے اور نہ وہ ہمارے دبدبہ شاہی سے مناسبت رکھتا ہے۔ بس ہمارا اقتدار اپنی پوری قوت سے حکم دیتا ہے کہ تو اپنے اس کردار کی سزا کو پہونچے۔ پانچ دن کی مہلت تجھے دیتے ہیں کہ اس میں تو اپنا سامان تکلیف سے بچنے کیلئے کر لے اور چھٹے دن تو ہماری سلطنت کی حدود سے باہر ہو جائے۔ اگر دسویں دن تیرا یہ ناشاد نامراد جسم ہماری قلمر میں نظر آیا تو فوراً قتل کر دیا جائیگا۔ بس دور ہو۔ نکل جا۔ قسم ہے کہ ہمارے اس حکم میں ہرگز کسی طرح کا فرق نہ آئیگا۔

گفت۔ بادشاہ تجھے خدا کو سونپا تیری یہی مرضی ہے کہ یہاں سے جلاوطنی اور پردیس میں آزادی حاصل ہو تو تیرا حکم سر آنکھوں پر (کور دیلیا سے) پیار لڑکی ارباب فلک تجھے اپنے سایہ رحمت میں رکھیں تیرے خیال میں انصاف اور تیری بات میں سچائی ہے۔ (ریگل اور گونزل سے کہتا ہے) خدا کرے کہ تمہارے اعمال تمہاری مبالغہ آمیز تقریروں کو سچ ثابت کریں تاکہ اچھی محبت کا نتیجہ بھی نیک ہو۔ اور اب اے شہزادیو گفت تم سب کو خیر باد کہتا ہے اور اب اس کا بسر اوقات کسی غیر ملک میں ہوگا۔ (چلا جاتا ہے)

نقارے بجتے ہیں گلو ستر مع فرانس کے بادشاہ اور نواب برگندی کے اور ملازمین کے آتا ہے۔

گلو ستر۔ جہاں پناہ شاہ فرانس اور نواب برگندی تشریف لارہے ہیں۔
لی ار۔ نواب برگندی مجھے پہلے آپ سے کچھ کہنا ہے آپ نے اور بادشاہ فرانس نے ہماری بیٹی سے عقد کرنے کیلئے عشق و ایما ظاہر کیا ہے آپ فرمائیں کہ عقد کی صورت میں ہماری بیٹی کے ساتھ آپ کم سے کم کیا رقم لینی پسند کریں گے۔ یا پھر اپنی اس محبت و نیت سے دستبردار ہونگے۔؟

To come betwixt our sentence and our power,
Which nor our nature nor our place can bear,
Our potency made good take thy reward:
Five days we do allot thee for provision
To shield thee from disasters of the world,
And on the sixth to turn thy hated back
Upon our kingdom. If on the seventh day
following

Thy banished trunk be found in our dominions,
The moment is thy death. Away! By Jupiter,
This shall not be revoked.

Kent

Fare thee well, King; sith thus thou wilt appear,
Freedom lives hence, and banishment is here.

(To Cordelia)

The gods to their dear shelter take thee, maid,
That justly think'st, and hast most rightly said.

(To Goneril and Regan)

And your large speeches may your deeds
approve,

That good effects may spring from words of
love.

Thus Kent, O princes, bids you all adieu;
He'll shape his old course in a country new.

(Exit)

(Flourish. Enter the Duke of Gloucester with the
King France, the Duke of Burgundy, and
attendants)

Gloucester
Lear

Here's France and Burgundy, my noble lord.
My lord of Burgundy,

We first address toward you, who with this King
Hath rivalled for our daughter: what in the least
Will you require in present dower with her
Or cease your quest of love?

برگندی:- شاہ عالی جاہ جو کچھ حضور نے تجویز فرمایا اس سے زیادہ کامیں طالب نہیں۔ اور نہ میرے خیال میں ان سے کم حضور انہیں عطا کریں گے۔

لی ارٹ:- برگندی تم میں شاہانہ شرافت ہے اس وقت کو رو لیا ہمیں بہت پیاری تھی۔ اور حقیقت میں بہت پیاری تھی۔ لیکن اب ہماری نظر سے وہ اپنی قدر و قیمت میں گر چکی ہے۔ دیکھو وہ سامنے کھڑی ہے اگر اس ظاہر حسین صورت میں یا بحیثیت مجموعی وہ کل جس سے مراد کو رو لیا ہے ہماری ناراضی کو شامل کرنے پر بھی وہ آپ کو پسند ہے تو پھر وہ موجود ہے اور آپ کی ہے۔

برگندی:- شاہا میں کچھ عرض نہیں کر سکتا۔

لی ارٹ:- اگر آپ ان تمام نقصوں کے ساتھ جو اس وقت اس میں ہیں اور ایسی حالت میں جبکہ ہمارا سایہ عاطفت اس کے سر سے اٹھ چکا ہے اور ہمیں اس سے نفرت ہو چکی ہے اور ہم نے اسے اپنے دل سے دور رکھنے اور اسے غیر سمجھنے کی قسم کھائی ہے تو پھر یا تو آپ اسے اپنے ہمراہ لیجائیے یا یہیں چھوڑ جائیے یہ آپ کی مرضی پر موقوف ہے۔

برگندی:- علی جلا اس صورت میں مجھے معاف رکھا جائے ایسی حالت میں میرا انتخاب ادھر نہیں جاتا۔

لی ارٹ:- تو پھر اسے جہاں ہے وہیں چھوڑیے اور اس اختیار سے جس نے مجھے بادشاہ بنایا ہے کتنا ہوں کہ اس کی کل دولت اور اب میرا خطاب بادشاہ فرانس سے ہے۔ اے شاہ عالی وقار۔ جو محبت مجھے آپ سے ہے وہ اس امر میں مانع ہے کہ میں آپ کی شادی اس سے تجویز کروں جس سے مجھے اب نفرت ہے پس آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنا عشق و اخلاص کسی اور طرف منتقل کریں۔ جو اس نالائق بیٹی سے جسے فطرت بھی اپنا کہنے میں شرمندہ ہوتی ہے، زیادہ لائق اور آپ کے شایان شان ہو۔

بادشاہ فرانس:- حضور یہ عجیب بات فرما رہے ہیں۔ یہ لڑکی جو بھی آپ کا ماہی

- Burgundy Most royal majesty,
I crave no more than hath your highness offered;
Nor will you tender less.
- Lear Right noble Burgundy,
When she was dear to us we did hold her so;
But now her price is fallen. Sir, there she stands.
If aught within that little seeming substance,
Or all of it, with our displeasure pieced,
And nothing more, may fitly like your grace,
She's there, and she is yours.
- Burgundy I know no answer.
- Lear Will you with those infirmities she owes,
Unfriended, new adopted to our hate,
Dowered with our curse and strangered with our
oath, Take her or leave her?
- Burgundy Pardon me, royal sir.
Election makes not up in such conditions.
- Lear Then leave her, sir; for by the power that made
me, I tell you all her wealth. (To France) For
you, great King,
I would not from your love make such a stray
To match you where I hate, therefore beseech
you t' avert your liking a more worthier way
Than on a wretch whom nature is ashamed
Almost t' acknowledge hers.
- France This is most strange,

ناز تھی، جو آپ کی تعریفوں کا محل اور آپ کے دل کا چین اور آرام تصور کی جاتی تھی چشم زدن میں ایسا کونسا قصور اس سے ہوا کہ حضرت کا لطف و کرم اس پر سے یک لخت زائل ہو گیا۔ اگر قصور اس سے ہوا ہے تو یقیناً وہ ایسا ہی خلاف فطرت و طبیعت انسان ہو گا کہ وہ اس برے حال کو پہنچی۔ یا پھر آپ کی محبت پر جس کا اظہار حد سے متجاوز تھا کوئی برا اثر پہنچا ہے۔ بہر کیف اسکے قصور کو تسلیم کرنا ایسی بات ہے جسے میری عقل تا وقتیکہ کوئی عجیب کرشمہ یا کرامت نہ دکھائی جائے قبول نہیں کر سکتی۔

کورویلیا:۔ شاہ گزاریش ہے کہ اگر حضور کے لطف و کرم سے محروم ہو جانا اس وجہ سے ہے کہ میں طلاق و چرب زبانی نہیں رکھتی تو دوسری بات ہے کیونکہ اگر میں کسی بات کا ارادہ کرتی ہوں تو جب تک اسے کر نہیں لیتی زبان سے نہیں کہتی۔ ماسوا اس کے حضور ہی فرمائیں کہ مجھ پر دوسرا کونسا الزام عائد ہوتا ہے کیا میں نے کسی کا خون کیا ہے یا کوئی اور ناروا حرکت مجھ سے ہوئی یا میں نے اپنے دامن عفت پر کوئی داغ لگایا ہے کہ میں حضور کی نظروں سے اس طرح گر گئی۔ پھر اگر مجھ سے کوئی نازیبا حرکت نہیں ہوئی اور نہ میں خوشامد کرنے میں مشاق ہوں۔ اور نہ میری نظر ایسی ہے جو دوسروں کو ہر وقت اپنی طرف متوجہ رکھنے کی مشاق رہے تو ان کل حالتوں میں میں اپنے کو دوسروں سے بہتر سمجھتی ہوں۔ میری زبان تو جیسی کچھ بھی میں رکھتی ہوں اس پر خوش ہوں گو اس نے مجھے حضور کی توجہ اور التفات سے محروم کر دیا۔

لی اری:۔ کاش تو دنیا میں نہ آتی کہ مجھے رنج نہ پہنچتا۔ یا جو خوشی نصیب رہی اس سے بہتر خوشی نصیب ہوتی۔

بادشاہ فرانس:۔ شاہ عالی جاہ۔ بس قصور اتنا ہی نکلا کہ طبیعت میں ایک قسم کی سستی ہے کہ جو کلام کرنا ہوتا ہے اس کے کہنے کو جی نہیں اٹھتا۔ نواب برگندی اب آپ کا خیال ان شہزادی صاحبہ کی نسبت کیا ہے۔ عشق عشق نہیں رہتا اگر اس میں نفع نقصان کا خیال آجائے۔ یا کوئی اور خیال ایسا آجائے جسے عشق و الفت سے کوئی تعلق نہ ہو۔ کیا آپ ان سے عقد کرنا چاہتے ہیں؟ یہ خود ہی وہ دھن دولت ہیں جو

That she whom even but now was your best
object,

The argument of your praise, balm of your age,
The best, the dear'st, should in this trice of time
Commit a thing so monstrous to dismantle
So many folds of favour. Sure, her offence
Must be of such unnatural degree
That monsters it, or your fore-vouched affection
Fall into taint; which to believe of her
Must be a faith that reason without miracle
Should never plant in me.

Cordelia

(to Lear) I yet beseech your majesty,
If for I want that glib and oily art
To speak and purpose not—since what I well
intend,
I'll do 't before I speak—that you make known
It is no vicious blot, murder, or foulness,
No unchaste action or dishonoured step
That hath deprived me of your grace and favour,
But even the want of that for which I am
richer—

A still-soliciting eye, and such a tongue
That I am glad I have not, though not to have it
Hath lost me in your liking.

Lear

Better thou
Hadst not been born than not t' have pleased me
better.

France

Is it but this—a tardiness in nature,
Which often leaves the history unspoke
That it intends to do?—My lord of Burgundy,
What say you to the lady? Love's not love
When it is mingled with regards that stands
Aloof from th' entire point. Will you have her?

دلہن اپنے ساتھ لاتی ہے۔

برگندی:- شاہا اگر حضور وہی حصہ جو پہلے تجویز کیا تھا شہزادی کو عطا کریں تو پھر نہیں بیگم برگندی بنانے میں مطلق عذر نہ ہوگا۔

لی ار:- میں قسم کھا چکا ہوں۔ اب ایسا نہیں کر سکتا۔ میں اپنے قول سے پھر نہیں سکتا۔ اس پر ثابت قدم ہوں۔

برگندی:- (کوردیلیا) افسوس آپ نے باپ کو ایسا ہاتھ سے کھویا کہ اب آپ سے کوئی عقد کرنیوالا بھی نہ رہا۔

کوردیلیا:- نواب برگندی آپ خاموش رہیں۔ اگر طمع زر آپ کا عشق ہے تو میں آپکی بیوی بننا منظور نہیں کر سکتی۔

شاہ فرانس:- اے سب سے حسین و جمیل کوردیلیا تو مفلسی میں بھی سب سے زیادہ دولت رکھتی ہے۔ دوسروں کی کنارہ کشی سے تو میرے دل کو اور عزیز ہو گئی۔ اور ان کی بے التفاتی نے تیرا عشق میرے سینہ میں دو چند کر دیا۔ میں تجھے مع تیری خوبیوں اور نیکیوں کے قبول کرتا ہوں، اوروں کا تجھے قبول نہ کرنا ہی میرے قبول کرنیکا باعث ہو گیا۔ خدا یا یہ عجیب بات ہے کہ دوسروں کی بے التفاتی اور سرد مہری نے میرے سینے میں عشق کے شعلے بھڑکا دیئے۔ بادشاہ سلامت۔ اب اتفاق سے حضور کی یہ بے زرد دولت بٹی ہماری اور ہمارے پر فضا ملک فرانس کی ملکہ بنتی ہے۔ نواب برگندی آپ کا ملک جس میں پانی ہی پانی ہے اس کا کوئی امیر اس گوہر بے بہا کو مجھ سے نہیں خرید سکتا۔ کوردیلیا اب ان سے رخصت ہولو۔ گویہ سب بے مروت اور نا مہربان ہیں مگر یہاں کے نقصان کی تلافی دوسری جگہ فائدے سے ہو جائیگی۔

لی ار:- بادشاہ فرانس آپ اسے اپنے ساتھ لیجائیے اور اسے اپنی بیگم بنائیے اس نام کی کوئی بٹی ہماری نہ تھی۔ اور نہ ہم پھر اس کی صورت کبھی دیکھیں گے۔ اچھا بس اب چلی جا۔ بغیر اس کے کہ کوئی جملہ عزت یا محبت کا ہم تیری نسبت کہیں یہ تیرے حق میں دعائے خیر کریں۔ بس دور ہو۔ شریف برگندی اب آپ ہمارے ساتھ چلئے۔

- Burgundy She is herself a dowry.
 (to Lear) Royal King,
 Give but that portion which yourself proposed,
 And here I take Cordelia by the hand,
 Duchess of Burgundy.
- Lear Nothing. I have sworn. I am firm.
- Burgundy (to Cordelia) I am sorry, then, you have so lost a
 father That you must lose a husband.
- Cordelia Peace be with Burgundy;
 Since that respect and fortunes are his love,
 I shall not be his wife.
- France Fairest Cordelia, that art most rich, being poor;
 Most choice, forsaken; and most loved,
 despised:
 Thee and thy virtues here I seize upon.
 Be it lawful, I take up what's cast away.
 Gods, gods! 'Tis strange that from their cold'st
 neglect
 My love should kindle to inflamed respect.—
 Thy dowerless daughter, King, thrown to my
 chance,
 Is queen of us, of ours, and our fair France.
 Not all the dukes of wat'rish Burgundy
 Can buy this unprized precious maid of me.—
 Bid them farewell, Cordelia, though unkind.
 Thou lovest here, a better where to find.
- Lear Thou hast her, France. Let her be thine, for ~~we~~
 Have no such daughter, nor shall ever see
 That face of hers again. Therefore be gone,
 Without our grace, our love, our benison.—
 Come, noble Burgundy.

(نقارے بجاتے ہیں۔ بادشاہ لی ار۔ نواب برگندی۔ کورنوال۔ گلوستر اور خدام سب چلے جاتے ہیں۔)

شاہ فرانس:- (کورویلیا سے) اپنی بہنوں سے خدا حافظ کہہ لو۔
کورویلیا:- اے باباجان کے لعل و گوہر۔ میں اس وقت بدیدہ نم تم سے رخصت ہوتی ہوں۔ جیسی کچھ تم ہو میں تمہیں خوب جانتی ہوں۔ پھر میں بہن ہوں، تمہارے عیبوں کو نام لیکر گوانا نہیں چاہتی۔ دیکھو بابا سے تم محبت و مہربانی سے پیش آنا۔ جو کچھ تمہاری زبان سے سنا ہے اس پر بھروسہ کر کے میں انہیں تمہارے سپرد کرتی ہوں۔ گو چاہتی تھی کہ تم سے بہتر کوئی دوسرا ہوتا جس کے پاس انہیں چھوڑتی۔ اچھا اب تم دونوں کو خدا حافظ کہتی ہوں۔

ریگن:- جو کچھ خدمت ہمیں کرنی ہے اس کے بتانے کی تمہیں کیا پڑ گئی۔
گونزل:- تمہیں ہماری کیا پڑی۔ تم تو اپنے شوہر کی خدمت کرو جس نے تمہیں تقدیر کے ہاتھوں خیرات کے ٹکڑے کی طرح پایا ہے۔ تم نے باپ کی نافرمانی کی، اس کے کئے کو بہت کم سنا۔ تم تو اسی لائق ہو کہ اس محبت کو ترسا کرو جو خود تم میں نہیں رہی۔

کورویلیا:- وقت اور زمانہ بتائیگا کہ مکرو فریب ان بہنوں میں کیسا چھپا ہے، جو لوگ عیبوں کو چھپاتے ہیں وہی دنیا میں تودہ ملامت بنتے ہیں۔ خدا کرے کہ تم شاد و آباد رہو۔

شاہ فرانس:- پیاری کورویلیا آؤ اب یہاں سے چلو۔ (شاہ فرانس اور کورویلیا چلے جاتے ہیں۔)

گونزل:- بہن ریگن، ہم دونوں کی نسبت جو باتیں مجھے اس وقت کہنی ہیں وہ کم نہیں ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ باباجان آج رات ہی کو یہاں سے چلے جائیں گے۔
ریگن:- ہاں آپا یہ سچ ہے۔ اس مہینے میں وہ میرے ساتھ رہیں گے۔ دوسرے مہینے میں آپ کے ساتھ۔

- (Flourish. Exeunt all but France and the sisters)
- France
Cordelia
- Bid farewell to your sisters.
Ye jewels of our father, with washed eyes
Cordelia leaves you. I know you what you are,
And like a sister am most loath to call
Your faults as they are named. Love well our
father.
To your professèd bosoms I commit him.
But yet, alas, stood I within his grace
I would prefer him to a better place.
So farewell to you both.
- Regan
Goneril
- Prescribe not us our duty.
Let your study
Be to content your lord, who hath received you
At fortune's alms. You have obedience scanted,
And well are worth the want that you have
wanted.
- Cordelia
- Time shall unfold what pleated cunning hides,
Who covert faults at last with shame derides.
Well may you prosper.
- France
- Come, my fair Cordelia.
(Exeunt France and Cordelia)
- Goneril
- Sister, it is not little I have to say of what most
nearly appertains to us both. I think our father
will hence tonight.
- Regan
- That's most certain, and with you. Next month
with us.

گو نزل:- بہن تم نے یہ خیال بھی کیا کہ برہاپے میں یہ کیسے بات بات پر بدلنے لگے ہیں۔ جو کچھ لب تک ہم نے دیکھا وہ کچھ کم نہیں ہے۔ چھوٹی بوا سے انھیں ہمیشہ سے بہت محبت تھی۔ اور دیکھو تو کیسی ذرا سی بات پر اسے انھوں نے دل سے دور کر دیا۔ یہ تو سب ہی نے دیکھ لیا۔

ریگن:- یہ سب برہاپے کی وجہ سے ہے۔ اپنی کچھ خبر ہی نہیں رہتی کہ کیا حال ہے۔

گو نزل:- جب اچھے حال میں تھے تو کیا خاک اڑتی تھی۔ جب بھی کام کرتے تھے بے سوچے سمجھے کرتے تھے۔ اور اب برہاپے کا تو کیا پوچھنا ہے۔ پرانی عادتیں طبیعت میں جڑ پکڑ گئی ہیں۔ اب جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے مزاج بے قابو ہوتا جاتا ہے۔

ریگن:- بہن اب تو ایسی ہی باتیں ہوا کریں گی جس کا پہلے سان گمان تک نہوا تھا۔ بھلا دیکھو تو یہ گنہت کی جلا وطنی کا حکم بھی کیسا عجیب ہے۔

گو نزل:- اور بادشاہ فرانس سے رخصت ہوتے وقت جو جملے کہے ہیں وہ کیا کم تھے۔ اب سلامتی اسی میں ہے کہ جو کام کریں ہم تم مل کر کریں۔ اگر باباجان کا یہی مزاج رہا اور بات بات پر حکومت چلائی تو انھوں نے جو کچھ اخیر میں کہا ہے اس سے ہمیں نقصان ہی پہونچے گا۔

ریگن:- ان باتوں پر پھر غور کریں گے۔

گو نزل:- نہیں بہن جو کچھ کرنا ہے جلد کرنا چاہئے۔ (دونوں چلی جاتی ہیں)

دوسرا منظر

نواب گلوستر کا قصر

ایدمند ایک خط ہاتھ میں لئے آتا ہے

ایدمند:- جب میں فطرت کا زائیدہ (یعنی حرامی بچہ) ٹھیرا تو پھر یہی فطرت میری

- Goneril You see how full of changes his age is. The observation we have made of it hath been little. He always loved our sister most, and with what poor judgement he hath now cast her off appears too grossly.
- Regan 'Tis the infirmity of his age; yet he hath ever but slenderly known himself.
- Goneril The best and soundest of his time hath been but rash; then must we look from his age to receive not alone the imperfections of long-engrafted condition, but therewithal the unruly waywardness that infirm and choleric years bring with them.
- Regan Such unconstant starts are we like to have from him as this of Kent's banishment.
- Goneril There is further compliment of leave-taking between France and him. Pray you, let us sit together.
If our father carry authority with such disposition as he bears, this last surrender of his will but offend us.
- Regan We shall further think of it.
- Goneril We must do something, and i' th' heat.
(Exeunt)

Scene 2

(Enter Edmond the bastard)

- Edmond Thou, nature, art my goddess. To thy law

خالق ہوئی۔ پس میرے اعمال و افعال بھی اسی فطرت کے قوانین کے پابند رہیں گے، میں رسم و رواج کی بلاؤں میں کیوں پڑوں اور کیوں اپنی ترقی میں روڑا اٹکاؤں۔ محض اس وجہ سے کہ ایک بھائی سے عمر میں بارہ تیرہ مہینے چھوٹا ہوں۔ آخر میری ولادت غیر صحیح کیسے ہو گئی۔ اور میں شریف کس وجہ سے نہیں رہا۔ میرے ہاتھ پاؤں جیسے اوروں کے ہیں ویسے ہی ہیں۔ طبیعت کا بھی ایسا ہی نیک و فیاض ہوں جیسے کہ اور ہیں۔ شکل و صورت کا بھی اوروں سے بہتر ہوں۔ ایک نیک بخت ماں کا بیٹا ہوں تو پھر لوگ کیوں مجھے کمینہ اور بد نسل کہتے ہیں۔ اور مجھے ولد الزنا کہہ کر میرے نام کو داغ لگاتے ہیں۔ اچھا جناب صحیح النسب بھائی صاحب ایدہ گریں آپکی املاک اور جائیداد پر قبضہ کروں گا۔ باواجان کی محبت تو ولد الحرام ایدہ مند کیساتھ ویسی ہی ہے جیسے ولد الحلال ایدہ گر کے ساتھ ہے۔ یہ ولد الحلال بھی کیا خوب لفظ ہے۔ اچھا جناب ولد الحلال بھائی جان، اگر یہ خط کام دے گیا اور میں نے جو کچھ سوچا ہے اس میں کامیابی ہو گئی تو حرامی حلالی سے آگے نکل جائے گا۔ میں آجکل تیزی سے بڑھ رہا ہوں۔ ترقی پر ہوں۔ بس اے آسمان کے خداؤ اب تم حرامیوں ہی کی مدد کرو۔

(گلوستر اندر آتا ہے)

گلوستر:- کھنت جلا وطن کر دیا گیا۔ فرانس کا بادشاہ بہت غصے اور غضب کی حالت میں اس ملک سے رخصت ہوا۔ اور رات کو بادشاہ سلامت بھی کہیں باہر تشریف لے گئے۔ اپنے کل اختیارات دوسروں کو دے گئے ہیں۔ اپنے لئے صرف ایک وظیفہ رکھا ہے اور یہ سب کچھ آنا فانا میں ہو گیا۔ اچھا ایدہ مند تم کیسے ہو۔ کوئی نئی خبر ہے؟

ایدہ مند:- نہیں جناب۔۔ کوئی نئی خبر نہیں۔ (خط کو جلدی سے جیب میں رکھ لیتا ہے)

گلوستر:- یہ خط کیسا ہے جسے جلدی سے تم نے جیب میں چھپا لیا؟

ایدہ مند:- حضور کچھ نہیں ہے۔

My services are bound. Wherefore should I
Stand in the plague of custom and permit
The curiosity of nations to deprive me
For that I am some twelve or fourteen
moonshines

Lag of a brother? Why "bastard"? Wherefore
"base",

When my dimensions are as well compact,
My mind as generous, and my shape as true
As honest madam's issue? Why brand they us
With "base", with "baseness, bastardy—base,
base"—

Who in the lusty stealth of nature take
More composition and fierce quality
Than doth within a dull, stale, tired bed
Go to th' creating a whole tribe of fops
Got 'tween a sleep and wake? Well then,
Legitimate Edgar, I must have your land.
Our father's love is to the bastard Edmond
As to th' legitimate. Fine word, "legitimate".
Well, my legitimate, if this letter speed
And my invention thrive, Edmond the base
Shall to th' legitimate. I grow, I prosper.
Now gods, stand up for bastards!

(Enter the Duke of Gloucester. Edmond reads a
letter)

Gloucester

Kent banished thus, and France in choler parted,
And the King gone tonight, prescribed his
power, Confined to exhibition—all this done
Upon the gad?—Edmond, how now? What
news?

Edmond

So please your lordship, none.

Gloucester

Why so earnestly seek you to put up that
letter?

Edmond

I know no news, my lord.

گلو سترے۔ اگر کچھ نہ تھا تو پھر تم نے کیوں اسے ایسی جلدی جیب میں رکھ لیا؟ اگر کوئی بات نہ تھی تو پھر اس کے چھپانے کی کیا جلدی پڑی تھی۔ خط تو دکھاؤ۔ وہ ہے کہاں۔ اگر اس میں کچھ نہیں ہے تو پھر اس کے پڑھنے کیلئے مجھے چشمہ نکالنے کی ضرورت نہ ہوگی۔

اید مندے۔ حضور معاف کریں یہ خط میرے بھائی کے پاس سے آیا ہے۔ میں نے خط ابھی پورا پڑھا بھی نہیں ہے۔ مگر جتنا پڑھا ہے اس سے عرض کر سکتا ہوں کہ حضور کے پڑھنے کے وہ لائق نہیں۔
گلو سترے۔ اچھا خط مجھے دو۔

اید مندے۔ عجیب مشکل میں ہوں۔ خط دیتا ہوں تو خرابی، نہیں دیتا تو معتبہ ہوتا ہوں۔ خط کا مضمون کسی کو تقصیر وار ٹھہراتا ہے۔
گلو سترے۔ آخر دیکھوں تو اس میں ہے کیا۔

اید مندے۔ مجھے امید ہے کہ اس خط کو لکھنے میں بھائی کا کوئی قصور نہ سمجھا جائے گا۔ یہ خط انھوں نے محض میری طبیعت کا اندازہ کر نیکو لکھا ہے۔

گلو سترے۔ (اید مندے سے خط لیکر پڑھتا ہے) یہ طریقہ کہ بزرگوں کا ادب کیا جائے ہماری زندگی کے بہترین زمانہ کو تلخ و بے لطف کر دیتا ہے۔ اور دولت ہمارے قبضہ میں اس وقت تک نہیں آتی جب تک کہ ہم بڑھے ہو کر اس سے محظوظ ہونے کے قابل نہ رہیں۔ اب تو مجھے ایسا معلوم ہونے لگا ہے کہ بڑھوں کی یہ سختی اور تشدد ہمارے حق میں ایک بیجا اور بیکار غلامی ہے۔ ہم پر حکومت اس وجہ سے نہیں چلاتے کہ ان میں طاقت ہے بلکہ ان کی یہ حکومت اس وجہ سے ہے کہ ہم اسے گوارا کرتے ہیں۔ کبھی مجھ سے ملو تو پھر اچھی طرح سے اس مضمون پر گفتگو ہو۔ اگر آج بابا جان ایکو نیند سو جائیں کہ کسی کے اٹھائے نہ اٹھیں تو پھر ان کی آمدنی میں تم نصف کے مالک ہمیشہ کو ہو سکتے ہو۔ اور پھر تم میرے ہمیشہ عزیز اور چاہیے بھائی رہو گے۔

گلو سترے۔ اف فوہ۔ یہ کونا کہ یہ تو مجھے جان سے کھونکی سازش ہے۔ ایسا سوئے

- Gloucester What paper were you reading?
- Edmond Nothing, my lord.
- Gloucester No? What needed then that terrible dispatch
of it into your pocket? The quality of nothing
hath not
such need to hide itself. Let's see. Come, if it be
nothing I shall not need spectacles.
- Edmond I beseech you, sir, pardon me. It is a letter from
my brother that I have not all o'er-read; and for
so much as I have perused, I find it not fit for
your o'erlooking.
- Gloucester Give me the letter, sir.
- Edmond I shall offend either to detain or give it. The
contents, as in part I understand them, are to
blame.
- Gloucester Let's see, let's see.
- Edmond I hope for my brother's justification he wrote
this but as an assay or taste of my virtue.
(He gives Gloucester a letter)
- Gloucester (reads) "This policy and reverence of age makes
the world bitter to the best of our times, keeps
our fortunes from us till our oldness cannot
relish them. I begin to find an idle and fond
bondage in the oppression of aged tyranny, who
sways not as it hath power but as it is suffered.
Come to me, that of this I may speak more. If
our father would sleep till I waked him, you
should enjoy half his revenue for ever and live
the beloved of your brother,
Edgar."
- Hum, conspiracy! "Sleep till I wake him, you
should

کہ کسی کے اٹھائے نہ اٹھے۔ پھر تم اسکی نصف آمدنی کے مالک ہو جاؤ گے۔ کیا میرے
فرزند کو ایسے ہاتھ ملے کہ اپنے قلم سے میری نسبت ایسا کچھ لکھے اور ایسا دل و دماغ پایا
کہ ایسے ایسے مضمون تصنیف کرے۔ ایدمند بتا کہ یہ خط تیرے پاس کس طرح
پہونچا۔ کون اسے لایا۔

ایدمند: حضور میرے پاس لایا کوئی نہیں۔ میرے کمرے کی کھڑکی سے کسی نے
اسے اندر ڈال دیا۔

گلوستری: تو اپنے بھائی کا خط پہچانتا ہے؟ کیا یہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے؟
ایدمند: اگر مضمون اچھا ہوتا تو میں قسمیہ کہہ سکتا تھا کہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا
ہے۔ لیکن مضمون ایسا ہے کہ اگر اس کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہ نکلا تو میں خوش ہوں گا۔
گلوستری: نہیں یہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔

ایدمند: حضور ہاتھ کا تو اسی کے لکھا ہوا ہے، مگر مضمون ایسا ہے جو اس کے
دل سے نکلا ہوا نہیں معلوم ہوتا۔

گلوستری: کیا کبھی پہلے بھی اس معاملہ میں تجھ سے اس سے گفتگو ہوئی تھی؟
ایدمند: حضور۔ کبھی نہیں۔ اتنا البتہ اسے اکثر کہتے سنا تھا کہ جب بیٹے جوان
ہو جائیں اور باپ بڑھا ہو تو پھر بیٹوں کو باپ کا ولی بنکر اسکی جائیداد اور آمدنی کا انتظام
کرنا بہتر ہوتا ہے۔

گلوستری: ارے نالائق ناہنجار یہی مضمون تو خط کا ہے۔ ارے موزی، بد معاش
جان کے لاگو، وحشی درندوں سے بھی بدتر انسان۔ اچھا بچا جاؤ اور اسے ڈھونڈ کر لاؤ۔
میں مقدمہ چلا کر اسے گرفتار کراؤں گا۔ شیطان، بد معاش، نفرت کے قابل مردود، وہ
ہے کہاں؟

ایدمند: حضور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہیں۔ لیکن اگر جناب ناراض نہ
ہوں تو ایک بات عرض کروں، اور وہ یہ ہے کہ بھائی جان پر حضور اپنی خفگی اس وقت
تک ظاہر نہ ہونے دیں جب تک کہ ان کے مقصد کا پورا ثبوت نہ مل جائے۔ کیونکہ

Edmond

enjoy half his revenue"—my son Edgar! Had he a hand to write this, a heart and brain to breed it in? When came you to this? Who brought it? It was not brought me, my lord, there's the cunning of it. I found it thrown in at the casement of my closet.

Gloucester
Edmond

You know the character to be your brother's? If the matter were good, my lord, I durst swear it were his; but in respect of that, I would fain think it were not.

Gloucester
Edmond

It is his.
It is his hand, my lord, but I hope his heart is not in the contents.

Gloucester

Has he never before sounded you in this business?

Edmond

Never, my lord; but I have heard him oft maintain it to be fit that, sons at perfect age and fathers declined, the father should be as ward to the son, and the son manage his revenue.

Gloucester

O villain, villain—his very opinion in the letter! Abhorred villain, unnatural, detested, brutish villain—worse than brutish! Go, sirrah, seek him. I'll apprehend him. Abominable villain! Where is he?

Edmond

I do not well know, my lord. If it shall please you to suspend your indignation against my brother till you can derive from him better testimony of his intent, you should run a certain course; where if you violently

اگر انکے مقصد کو غلط سمجھ کر حضور نے کوئی سخت کاروائی کی تو پھر آپکی عزت میں فرق آئیگا۔ اور بھائی کا فرمانبردار دل بھی ٹوٹ کر پارہ پارہ ہو جائیگا۔ میں اپنی جان کو ضامن قرار دیکر عرض کرتا ہوں کہ یہ جو کچھ اس نے لکھا ہے اس کی غرض و غایت صرف اتنی ہے کہ جو محبت مجھے حضور کے ساتھ ہے اس کا اندزہ وہ کر لیں۔ حضور کی جان کو خطرے میں ڈالنے کی ان کی نیت نہیں ہے۔

گلو سترتہ۔ کیا تیرا ایسا خیال ہے؟

اید مندہ۔ اگر جناب والا مناسب سمجھیں اور اجازت دیں تو میں حضور کو ایسی جگہ بٹھا دوں جہاں سے آپ پوشیدہ طریقہ ہم دونوں کی گفتگو سن سکیں۔ اور جو بات واقعی ہے اسے اپنے کانوں سے سکر اپنا اطمینان کر لیں۔ اور یہ کلام بلا تاخیر آج ہی ہو سکتا ہے۔

گلو سترتہ۔ اید گراتا شیطان تو نہیں ہے۔

اید مندہ۔ اور نہ میں انھیں ایسا یقین کرتا ہوں۔

گلو سترتہ۔ اپنے باپ کے ساتھ ایسا قصد کرے۔ میں تو اسے دل و جان سے عزیز رکھتا تھا۔ ارے زمین و آسمان تم اتنے کیوں بدل گئے؟ بس اید مند ابھی جا اور اسے تلاش کر کے لا۔ اور حقیقت حال معلوم کرنے کیلئے کسی اونچ نیچ سے اسے اس راہ پر لاکہ وہ تیرا اعتبار کر کے سب کچھ کہدے۔

اید مندہ۔ جناب والا میں ابھی اسے تلاش کرنے جاتا ہوں جس طرح بن پڑیگا کل حالات دریافت کر کے حضور کو اطلاع دوں گا۔

گلو سترتہ۔ آجکل یہ چاند اور سورج میں جو گرہن پڑے ہیں ان سے ہمارے حق میں کوئی بہتری کی صورت نہیں نکلتی۔ گو علوم و فنون ان گرہنوں کا مطلب کچھ ہی بتائیں مگر ان کے برے اور مضر نتیجوں سے دنیا پر مصیبت کے تازیانے ہی پڑتے رہے ہیں۔ یہ وہ بری بلائیں ہیں جن سے عشق کی دہکتی آگ ٹھنڈی پڑ جاتی ہے۔ دوستیاں غارت ہو جاتی ہیں۔ بھائی بھائی میں نفاق پیدا ہوتا ہے۔ شہروں میں غدر و بد امنیاں پڑتی

proceed against him, mistaking his purpose, it would make a great gap in your own honour and shake in pieces the heart of his obedience. I dare pawn down my life for him that he hath writ this to feel my affection to your honour, and to no other pretence of danger.

Gloucester

Think you so?

Edmond

If your honour judge it meet, I will place you where you shall hear us confer of this, and by an auricular assurance have your satisfaction, and that without any further delay than this very evening.

Gloucester

He cannot be such a monster. Edmond, seek him out, wind me into him, I pray you. Frame the business after your own wisdom. I would unstate myself to be in a due resolution.

Edmond

I will seek him, sir, presently, convey the business as I shall find means, and acquaint you withal.

Gloucester

These late eclipses in the sun and moon portend no good to us. Though the wisdom of nature can reason it thus and thus, yet nature finds itself scourged by the sequent effects. Love cools, friendship falls off, brothers divide; in cities, mutinies; in countries, discord; in palaces, treason; and the bond cracked

ہیں۔ ملکوں میں فتنے برپا ہوتے ہیں۔ بادشاہی محلوں میں بغاوتیں اور سازشیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ باپ بیٹوں میں جو رشتہ اتحاد ہوتا ہے وہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس وقت بھی دیکھئے تو بیٹا باپ سے منحرف ہے۔ بادشاہ وقت بھی اس میلان طبیعت سے جو فطرت کا انعام تھا ہٹ گیا ہے۔ یعنی باپ اپنی پیاری بیٹی کا دشمن ہو گیا ہے۔ یہاں باپ اپنی اولاد کا بد خواہ ہو گیا۔ ہم تو وہ لوگ ہیں جنہوں نے بہتر سے بہتر زمانے دیکھے ہیں۔ لیکن اب طرح طرح کے فتنے، مکر و فریب اور قسم قسم کی غارت کن بد نظمیاں ہمارے پیچھے پیچھے ہمیں قبر تک پہنچانے کو چلی آتی ہیں۔ ایدمند اس پاجی ایدگر کو ڈھونڈھ کے لا۔ اس میں تیرا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ یہ کام بڑی احتیاط سے انجام دے۔ ہائے۔ شریف کفنت ملک بدر کیا گیا۔ اس کا قصور محض ایمانداری تھا۔ افسوس۔ کیسے عجیب حالات ہیں وہ جلا وطن ہو گیا۔

(چلا جاتا ہے)

ایدمند۔ یہ تو دنیا کی مستقل حالت چلی آتی ہے کہ جہاں کسی کی تقدیر بگڑی ہو وہ اسی کی بد اعمالیوں اور زیوں کاریوں کا انجام ہو، مگر ہم اپنے کل نقصانات کا باعث چاند سورج اور ستاروں کو قرار دیتے ہیں۔ گویا یہ بات ضروری ہے کہ ہم اپنی بری حرکتوں بد معاشیوں اور حماقتوں کو کسی آسمانی اثر کا نتیجہ سمجھیں۔ گویا کہ یہ ستاروں کا اثر ہے کہ ہم چور بد معاش اور اٹھائی گیرے ہو گئے گویا کو اکب سیارہ کے حکم سے ہم مجبوراً رند خربائی، جھوٹے، مکار، زانی اور حرامکار بن گئے گویا کہ ہماری ان کل خرابیوں کا باعث براہ راست احکام نجوم تھے۔ انسان کیلئے یہ بات بھی امر حق سے گریز کرنے کی عجیب ہے کہ وہ کسی ستارے کو اپنی طبیعت کا واضع اور موجب بتائے یہ کل خیالات واہیات ہیں۔ میں تو بالکل ویسا ہی ہوں جیسا کہ مجھے ہونا تھا خواہ کوئی ستارہ عفت و عصمت کی سی پاکیزگی میں جس وقت میں نے دنیا میں آنکھیں کھولی ہیں آسمانی پر طلوع تھا یا نہ تھا۔

(ایدگر اندر آتا ہے)

'twixt son and father. This villain of mine comes under the prediction: there's son against father. The King falls from bias of nature: there's father against child.

We have seen the best of our time.

Machinations, hollowness, treachery, and all ruinous disorders follow

us disquietly to our graves. Find out this villain, Edmond; it shall lose thee nothing. Do it carefully. And the noble and true-hearted Kent banished; his offence honesty! 'Tis strange.

(Exit)

Edmond

This is the excellent foppery of the world: that when we are sick in fortune—often the surfeits of our own behaviour—we make guilty of our disasters the sun, the moon, and stars, as if we were villains on necessity, fools by heavenly compulsion, knaves, thieves, and treachers by spherical predominance, drunkards, liars, and adulterers by an enforced obedience of planetary influence, and all that we are evil in by a divine thrusting on. An admirable evasion of whoremaster man, to lay his goatish disposition on the charge of a star! My father compounded with my mother under the Dragon's tail and my nativity was under Ursa Major, so that it follows I am rough and lecherous. Fut! I should have been that I am had the maidenliest star in the firmament twinkled on my bastardizing.

واہ واہ بھائی جان آپ تو عین وقت پر اس طرح نمودار ہو گئے جیسے کسی پرانے خوش انجام قصے میں کوئی ایکٹرا سٹیج پر آنا بھول جائے اور اس کام کیلئے مقررہ جملہ سنتے ہی فوراً آن دھمکے اسٹیج پر ظاہر ہونے کیلئے ایک جملہ تو میرے لئے بھی مقرر ہے مگر وہ شرارت و افسردگی ہے اور اس میں دیوانے کی ایک ہو بھی شامل ہے (خوش ہو کر سرگم گانے لگتا ہے)۔

اید گرت۔ کو بھائی اید مند تم کس خیال میں اس وقت محو تھے؟

اید مند۔ بھائی جان میں تو ان چیزوں پر غور کر رہا تھا جو کئی دن ہوئے میں نے کہیں پڑھی تھیں کہ ان گرہنوں سے دنیا میں کیا کچھ پیش آئیگا ہے۔

اید گرت۔ اچھا آپ کو اس فن میں بھی دخل ہے۔

اید مند۔ بھائی یقین مانیئے کہ جو کچھ میں نے پڑھا ہے اس سے بہت ہی خراب نتیجے نکلتے ہیں مثلاً بیان ہوا ہے کہ والدین اور اولاد میں قدرت کے خلاف باتیں پیدا ہو جائیں گی۔ موت کا ہر طرف دور دورہ ہوگا۔ قحط پڑیں گے پرانی دوستیاں غارت ہو جائیں گی۔ ریاست کے سیاسی فریقوں میں نفاق اور اختلاف پیدا ہوگا۔ بادشاہ اور دربار کے شریفوں کو بیجا دھمکیاں دی جائیں گی اور انہیں بدنام کرنیکی تدبیریں کی جائیں گی۔ سلطنت میں بے ضرورت کمزوریاں اور ملک کے خیر خواہوں کا جلا وطن ہونا پیش آئیگا۔ سپاہ و لشکر میں غدر پڑیگا۔ زن و شو کے تعلقات میں طرح طرح کی بے لطفیاں پیدا ہوں گی۔ اور خدا جانے اور کیا کیا ہوگا۔

اید گرت۔ بھائی میرے یہ تو بتاؤ کہ نجوم میں تمہیں کب سے اعتقاد ہوا۔

اید مند۔ یہ تو فرمائیے کہ باوا جان سے کب سے نہیں ملے۔

اید گرت۔ کل ہی رات کو ملا تھا۔

اید مند۔ کچھ باتیں ہوئی تھیں۔

اید گرت۔ ہاں دو گھنٹے تک باتیں ہوتی رہیں۔

اید مند۔ پھر دونوں صاحب ہنسی خوشی رخصت ہوئے کسی قسم کا رنج و ملال تو

(Enter Edgar)

Pat he comes, like the catastrophe of the old comedy.

My cue is villainous melancholy, with a sigh like Tom o' Bedlam.

(He reads a book)

—O, these eclipses do portend these divisions.

Fa, so, la, mi.

Edgar

How now, brother Edmond, what serious contemplation are you in?

Edmond

I am thinking, brother, of a prediction I read this other day, what should follow these eclipses.

Edgar

Do you busy yourself with that?

Edmond

I promise you, the effects he writes of succeed unhappily. When saw you my father last?

Edgar

The night gone by.

Edmond

Spake you with him?

Edgar

Ay, two hours together.

Edmond

Parted you in good terms? Found you no

چہرے یا باتوں سے ظاہر نہیں ہوا۔

اید گرت۔ نہیں مطلق نہیں۔

اید مندہ۔ یاد کیجئے کوئی بات ایسی تو نہیں ہوئی جس میں آپ نے انہیں ناراض کر دیا ہو۔ میرا عرض کرنا یہ ہے کہ کچھ دنوں جب تک ان کا غصہ دھیمانہ پڑ جائے آپ ان کے سامنے نہ جائیں۔ اس وقت تو ان کے غصہ اور عتاب کا یہ عالم ہے کہ اگر آپ کو کوئی جسمانی ضرر بھی پہنچا تو کبھی ان کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوگا۔

اید گرت۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسی حرامی بے ایمان نے میری نسبت ان سے کچھ کہہ دیا ہے اور اس طریقے سے میرے نقصان کے درپے ہوا ہے۔

اید مندہ۔ مجھے بھی یہی خوف ہے اس لئے آپ اس وقت تک صبر کریں جب تک ان کا غصہ ٹھنڈا ہو۔ آپ میرے ساتھ میرے کمرہ میں چل بیٹھیں۔ موقع آتے ہی میں باواجان کی گفتگو آپ کو سنوادوں گا۔ اب آپ میرے کمرے میں چلے جائیے۔ لیجئے یہ اس کی کنجی ہے باہر نہ نکلیئے گا۔ اور اگر نکلنا ہی ہو تو بغیر ہتھیار لگائے باہر نہ آئے گا۔

اید گرت۔ اید مند تم نے کیا کہا کہ بغیر ہتھیار لگائے باہر نہ نکلیئے گا۔

اید مندہ۔ بھائی جان میں آپ کو بہتر سے بہتر صلاح دے رہا ہوں۔ اگر میری نیت میں کوئی خرابی نظر آئے تو آپ مجھے بے ایمان سمجھئے گا۔ یہ میں آپ سے عرض کر چکا ہوں کہ جو کچھ میں نے دیکھا یا سنا ہے وہ بہت ہی خفیف طریقہ پر دیکھا یا سنا تھا، جیسی خوفناک اور خطرناک صورت واقعی وہ تھی وہ میں نے نہیں دیکھی۔ بس اب آپ مہربانی کر کے میرے کمرے میں جا بیٹھیں۔

اید گرت۔ اچھا تم یہاں پھر آکر کچھ بتاؤ گے نا؟

اید مندہ۔ جی ہاں اس معاملہ میں جہاں تک ممکن ہو گا کوشش کروں گا۔ (اید گر چلا جاتا ہے) باپ زود اعتقاد اور بھائی اتنا شریف کہ اس کی طبیعت میں کسی کو نقصان پہنچانے کا مادہ مطلق نہیں۔ کسی سے وہ بدگمان نہیں۔ اس کی اس احمقانہ شرافت اور

displeasure in him by word nor countenance?
 Edgar None at all.

Edmond Bethink yourself wherein you may have
 offended him, and at my entreaty forbear his
 presence until some little time hath qualified the
 heat of his displeasure, which at this instant so
 rageth in him that with the mischief of your
 person it would scarcely allay.

Edgar Some villain hath done me wrong.

Edmond That's my fear. I pray you have a continent
 forbearance till the speed of his rage goes
 slower; and, as I say, retire with me to my
 lodging, from whence I will fitly bring you to
 hear my lord speak. Pray ye, go.

Edgar There's my key. If you do stir abroad, go armed.
 Armed, brother?

Edmond Brother, I advise you to the best. I am no honest
 man if there be any good meaning toward you. I
 have told you what I have seen and heard but
 faintly,
 nothing like the image and horror of it. Pray
 you, away.

Edgar Shall I hear from you anon?

Edmond I do serve you in this business.

(Exit Edgar)

A credulous father, and a brother noble,
 Whose nature is so far from doing harms
 That he suspects none; on whose foolish
 honesty

سادگی کی وجہ سے اگر میں اپنی بری طبیعت اور عادت کا پابند ہو کر اپنی ہوشیاری اور ذہانت سے اس پر وار کروں تو موقع اچھا ہے۔ اور جو کچھ میں نے سوچ رکھا ہے اس پر عمل کرنا بھی یہی وقت مناسب ہے۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

(نواب البانی کا قصر، گونزل اور اوسوالد آتے ہیں)

گونزل:- کیا میرے والد نے تمہیں اس بات پر مارا تھا کہ تم نے ان کے مسخرے کو جھڑک دیا تھا؟

اوسوالد:- جی حضور۔

گونزل:- رات ہو یا دن ہم پر تو یہی آفت ٹوٹتی رہتی ہے۔ کوئی نہ کوئی قصور نکال کر غصے سے آگ کی طرح بھڑک اٹھتے ہیں۔ اس سے گھر کا کل انتظام درہم برہم رہتا ہے۔ یہ حالت آخر کب تک برداشت ہو سکتی ہے اودھم مچائیں تو ان کے سوار اور ذرا ذرا سی بات پر ڈانٹ پڑے ہم پر۔ آج ذرا شکار سے واپس آجائیں تو ان سے بات کرونگی۔ اوسوالد اب اگر تم ان کے کام میں پہلے کی بہ نسبت سستی دکھاؤ گے تو اچھا کرو گے۔ اگر پھر تمہارا کوئی قصور نکالا تو میں دیکھ لوں گی۔

(نر سنگھ کی آواز سنائی دیتی ہے)

اوسوالد:- بیگم صاحب حضور کے والد آرہے ہیں میں آواز سنتا ہوں۔

گونزل:- اوسوالد جس طرح چاہو غفلت اور بے پروائی کا انداز بناؤ تم اور تمہارے ساتھی سب یہی کریں۔ اب میں کوئی صورت ایسی پیدا کرونگی کہ وہ خود ہی مجھ سے پوچھیں گے۔ اگر میرا جواب خوش نہ گزرا تو میں کہوں گی بہتر ہوتا کہ آپ میری بہن کے پاس چلے جاتے۔ اور یہ میں جانتی ہوں کہ بہن ریگن کا دل اور میرا دل

My practices ride easy. I see the business.
 Let me, if not by birth, have lands by wit.
 All with me's meet that I can fashion fit.
 (Exit)

Scene 3

(Enter Goneril and Oswald, her steward)

Goneril Did my father strike my gentleman
 For chiding of his fool?

Oswald Ay, madam.

Goneril By day and night he wrongs me. Every hour
 He flashes into one gross crime or other
 That sets us all at odds. I'll not endure it.
 His knights grow riotous, and himself upbraids
 us
 On every trifle. When he returns from hunting
 I will not speak with him. Say I am sick.
 If you come slack of former services
 You shall do well; the fault of it I'll answer.
 (Horns within)

Oswald He's coming, madam. I hear him.

Goneril Put on what weary negligence you please,
 You and your fellows. I'd have it come to
 question.
 If he distaste it, let him to my sister,

ایک ہے یہ بڑھا بیکار آدمی کی طرح قابو میں آنا جانتی ہی نہیں۔ ابھی تک حکومت اور اختیارات جو دوسروں کو دے چکا ہے انہی کے خواب نظر آتے ہیں یہ احمق بڑھے بڑھاپے میں پھر بچے ہو جاتے ہیں۔ ان کی روک تھام ضروری ہے پہلے تو خوشامد سے کام نکالوں گی اور اگر خوشامد نہ چلی تو پھر سختی کرنی ضروری ہوگی۔ اوسوالد جو کچھ میں نے ابھی تم سے کہا ہے اسے بھول نہ جانا۔

اوسوالد:- بہت خوب حضور بھولوں گا نہیں۔

گو نزل:- اور تم اور سب نو کر بادشاہ کے سواروں کو بالکل بے پروائی سے دیکھا کرو۔ اور میں آج سے ایسی باتیں اٹھاتی رہوں گی کہ مجھے بھی کچھ کہنے کا موقع ملے اور ابھی اپنی بہن ریگن کو لکھتی ہوں کہ جو کچھ میں کہوں وہی وہ بھی کہے۔ جاؤ کھانا جلد تیار کرو۔

چوتھا منظر

(قصر وہی ہے مگر کمرہ دوسرا ہے)

(کنٹ بھیں بدلے ہوئے آتا ہے)

کنٹ:- اگر میں اپنا لب و لہجہ بدل کر دوسری آواز بنالوں تو پھر میں کامیابی کے ساتھ مقصد کو پہنچ جاؤں گا جس کے لئے میں نے اپنی صورت مسخ کی ہے۔ اے جلا وطن کنٹ اگر تجھے وہاں جہاں سے راندہ درگاہ اور مردود ہوا ہے اپنے آقا کی خدمت کرنی ہے جس سے تجھے عشق ہے تو سمجھ لے کہ اس میں بڑی بڑی بلاؤں کا سامنا ہوگا۔

(نر سنگھے اندر بختہ سنائی دیتے ہیں لی ار اور اس کے خادم اور سوار آتے ہیں)

لی ار:- میں کھانے کا ہرگز انتظار نہیں کر سکتا ہوں جاؤ فوراً خاصہ حاضر کرو (ایک نوکر باہر سے آتا ہے) یہ کیا ارے تو کون ہے؟

Whose mind and mine I know in that are one.
 Remember what I have said.
 Oswald Well, madam.
 Goneril And let his knights have colder looks among
 you.
 What grows of it, no matter. Advise your
 fellows so.
 I'll write straight to my sister to hold my course.
 Prepare for dinner.
 (Exeunt severally)

Scene 4

(Enter the Earl of Kent, disguised)

Kent If but as well I other accents borrow
 That can my speech diffuse, my good intent
 May carry through itself to that full issue
 For which I razed my likeness. Now, banished
 Kent,
 If thou canst serve where thou dost stand
 condemned,
 So may it come thy master, whom thou lov'st,
 Shall find thee full of labours.
 (Horns within. Enter King Lear and attendants
 from hunting)
 Lear Let me not stay a jot for dinner. Go get it ready.
 (Exit one)
 (To Kent) How now, what art thou?

کنند۔ حضور میں ایک پردہ کی ہوں۔

لی ارت۔ کام کیا کرتا ہے ہمارے پاس آنے سے تیرا کیا مطلب ہے۔

کنند۔ جو کچھ ہوں اس سے زیادہ اپنے کو بتانا نہیں چاہتا۔ لیکن جو مجھ پر اعتبار کریگا اس کی خدمت سچے دل سے کروں گا۔ ایماندار سے محبت کروں گا عاقل و دانا سے بات کروں گا خود کم بولوں گا سزا سے ڈروں گا۔ اور اپنے آقا کیلئے جہاں لڑنا مناسب ہوگا وہاں لڑوں گا بھی مچھلی نہیں بلکہ گوشت کھاؤں گا (کیونکہ میں رومن کیتھولک نہیں ہوں)

لی ارت۔ پہلے تو یہ بتاؤ کہ تم ہو کون؟

کنند۔ دل کا بڑا سچا آدمی ہوں اور بادشاہ کی طرح مفلس بھی ہوں۔

لی ارت۔ اگر تو غریب رعیت ہو کراتنا مفلس ہے جس قدر کہ بادشاہ، بادشاہ ہو کر مفلس ہے تو پھر تیرا افلاس کافی سفارش ہے۔ کیا کام کریگا؟

کنند۔ خدمت جو کچھ ہو۔

لی ارت۔ کس کی خدمت

کنند۔ حضور کی۔

لی ارت۔ کیا تو مجھے پہلے سے جانتا ہے؟

کنند۔ جانتا تو نہیں ہوں مگر حضور کی صورت ایسی ہے کہ حضور کو آقا کہنے سے بے اختیار دل خوش ہوتا ہے۔

لی ارت۔ میری صورت میں تو نے کیا بات دیکھی؟

کنند۔ حکومت اور کار فرمائی کی شان۔

لی ارت۔ تم کیا کام کر سکتے ہو؟

کنند۔ میں اپنے آقا کو ہر معاملہ میں صلاح اور مشورہ نہایت ایمانداری سے دے سکتا ہوں۔ گھوڑے کی سواری خوب جانتا ہوں دوڑنا، بھاگنا، کسی مضر سازش کو بگاڑ دینا مجھے خوب آتا ہے کسی کے پیغام کو بالکل بیدھڑک صاف صاف کہہ دینا بھی

Kent A man, sir.

Lear What dost thou profess? What wouldst thou with us?

Kent I do profess to be no less than I seem, to serve him truly that will put me in trust, to love him that is honest, to converse with him that is wise and says little, to fear judgement, to fight when I cannot choose, and to eat no fish.

Lear What art thou?

Kent A very honest-hearted fellow, and as poor as the King.

Lear If thou be'st as poor for a subject as he's for a king, thou'rt poor enough. What wouldst thou?

Kent Service.

Lear Who wouldst thou serve?

Kent You.

Lear Dost thou know me, fellow?

Kent No, sir, but you have that in your countenance which I would fain call master.

Lear What's that?

Kent Authority.

Lear What services canst do?

Kent I can keep honest counsel, ride, run, mar a curious tale in telling it, and deliver a plain message bluntly.

خوب آتا ہے۔ معمولی آدمی جو کام کر سکتے ہیں وہی میں بھی کر سکتا ہوں۔ البتہ جو سب سے بڑی بات مجھ میں ہے وہ یہ ہے کہ نہایت جفاکش اور محنتی ہوں۔
لی ارنہ۔ تمہاری عمر کیا ہے۔

کنفٹ۔ حضور، نہ تو میں اتنا جوان ہوں کہ کسی عورت کے گانے کو سن کر اس سے عشق پیدا کروں۔ اور نہ اتنا بوڑھا ہوں کہ ہر وقت عورت پر ریجھا رہوں۔
اڑتالیس سال اپنی عمر کے گزار چکا ہوں۔

لی ارنہ۔ اچھا تم ہمارے ساتھ رہو۔ اور ہماری خدمت کرو۔ اگر کھانے کے بعد بھی ہم نے تمہیں اسی طرح پسند کیا جیسا کہ اس وقت کرتے ہیں تو پھر یہاں سے نہیں جاسکتے۔ ارے کھانا کیوں آتا۔ ہمارا مسخرا کہاں ہے؟ ارے نوکر تو جا اور ہمارے مسخرے کو بلا لا۔

(ایک نوکر باہر جاتا ہے اوسوالد آتا ہے)

ارے او نفرے سنتا ہے ہماری بیٹی کہاں ہے؟

اوسوالد۔ بہت اچھا حضور (چلا جاتا ہے)

لی ارنہ۔ یہ کیا کہہ گیا۔ اس آدمی کو پھر بلاؤ۔ (لی ارنہ کا ایک سوار جاتا ہے) ارے ہمارا مسخرا کہاں ہے۔ کیا ساری دنیا سو گئی۔ (سوار واپس آتا ہے) وہ دوغلا حرامی کیوں ساتھ نہیں آیا؟

سوار۔ حضور وہ کہتا ہے کہ حضور کی صاحبزادی صاحبہ کچھ علیل ہیں۔

لی ارنہ۔ وہیں سے جواب دیا ہمارے سامنے وہ نالائق کیوں حاضر نہیں ہوا ہم نے تو اسے یہاں بلایا تھا۔

سوار۔ حضور اس نے بڑی بے پروائی سے کہا کہ میں وہاں نہیں جاؤں گا۔

لی ارنہ۔ ہائیں کیا وہ یہاں نہیں آئیگا۔ اس کا سبب۔

سوار۔ نہ انیکا سبب تو میں جانتا نہیں مگر اتنا معلوم ہے کہ جس محبت و خلوص سے حضور کی خاطر مدارات پہلے کی جاتی تھی اب وہ بات نہیں رہی جو توجہ اور مدارات

- That which ordinary men are fit for I am
qualified in# and the best of me is diligence.
- Lear How old art thou?
- Kent Not so young, sir, to love a woman for singing,
nor so old to dote on her for anything. I have
years on my back forty-eight.
- Lear Follow me. Thou shalt serve me, if I like thee no
worse after dinner. I will not part from thee yet.
Dinner,
ho, dinner! Where's my knave, my fool? Go you
and call my fool hither.
(Exit one)
(Enter Oswald the steward)
You, you, sirrah, where's my daughter?
- Oswald So please you—
(Exit)
- Lear What says the fellow there? Call the clotpoll
back.
(Exit a knight)
Where's my fool? Ho, I think the world's
asleep.
(Enter a knight)
How now? Where's that mongrel?
- Knight He says, my lord, your daughter is not well.
- Lear Why came not the slave back to me when I
called him?
- Knight Sir, he answered me in the roundest manner he
would not.
- Lear A would not?
- Knight My lord, I know not what the matter is, but to
my judgement your highness is not entertained
with that ceremonious affection as you were
wont. There's

نوکروں کی طرف سے یا خود نواب کی طرف سے یا حضور کی صاحب زادی کی طرف سے ظاہر ہوا کرتی تھی اب اس میں کمی ہے۔

لی ارنہ۔ اچھا کیا تم بھی یہی سمجھتے ہو؟

سوارنہ۔ اگر میں غلطی پر ہوں تو معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ میرا فرض خدمت یہی ہے کہ جب میں کسی کو حضور کے ساتھ بے پروائی اور غفلت کرتے دیکھوں تو خاموش نہ رہوں۔

لی ارنہ۔ تمہیں یاد ہو گا کہ خود مجھے بھی یہ بات محسوس ہوئی تھی کہ اب یہاں لوگ میری طرف سے بے توجہ ہوتے جاتے ہیں میں سمجھتا تھا کہ یہ میری طبیعت کا قصور ہے یہ نہ سمجھتا تھا کہ لوگ دیدہ و دانستہ میری طرف سے بے پروائی کرنے لگے ہیں۔ میں اب اس بات پر زیادہ غور کروں گا۔ مگر ہماری محفل کا وہ مسخرا کہاں ہے میں نے تو دو دن سے اس کی صورت تک نہیں دیکھی۔

سوارنہ۔ جب سے چھوٹی شاہزادی صاحبہ فرانس تشریف لے گئی ہیں۔ اس نے ان کا جانیکا بہت غم کیا ہے اور گھلتا چلا جاتا ہے۔

لی ارنہ۔ بس اب اس کا کچھ ذکر نہ کرو۔ مجھے بھی یہی خیال گزرا تھا۔ اچھا اب ذرا جاؤ اور میری بیٹی سے کہہ دو کہ ہم اس سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

(ایک نوکر جاتا ہے)

(اوسوالد پھر آتا ہے)

بد معاش ذرا اوھر تو آ۔ تجھے خبر ہے کہ ہم کون ہیں؟

اوسوالد۔ ہماری بیگم صاحبہ کے والد ہیں۔

لی ارنہ۔ ارے بیگم صاحبہ کے بچے، بد معاش، کتے غلام، سگ بچے۔

اوسوالد۔ حضور میں یہ کچھ نہیں ہوں حضور مجھے تو بس معاف ہی رکھیں۔

لی ارنہ۔ ارے ناہنجار تو سوال جواب کرتا ہے ہماری طرف آنکھ میں آنکھ ڈال کر

بات کرتا ہے۔

a great abatement of kindness appears as well in the general dependants as in the Duke himself also, and your daughter.

Lear Ha, sayst thou so?

Knight I beseech you pardon me, my lord, if I be mistaken, for my duty cannot be silent when I think

your highness wronged.

Lear Thou but rememberest me of mine own conception.

I have perceived a most faint neglect of late, which I have rather blamed as mine own jealous curiosity than

as a very pretence and purpose of unkindness. I will look further into 't. But where's my fool? I have not seen him these two days.

Knight Since my young lady's going into France, sir, the fool hath much pined away.

Lear No more of that, I have noted it well. Go you and

tell my daughter I would speak with her.

(Exit one)

Go you, call hither my fool.

(Exit one)

(Enter Oswald the steward crossing the stage)

O you, sir, you, come you hither, sir, who am I, sir?

Oswald My lady's father.

Lear My lady's father? My lord's knave, you whoreson

dog, you slave, you cur!

Oswald I am none of these, my lord, I beseech your pardon.

Lear Do you bandy looks with me, you rascal?

(لی ار اوسوالد کو مارتا ہے)

اوسوالد۔ مجھ پر ہاتھ چھوڑنے کا حق حضور نہیں رکھتے۔

گنت۔ کیا لات ٹھوکر لگانا حق بھی نہیں رکھتے۔ ارے کیئے، ذلیل آدمی (گنت

اوسوالد کی پنڈلیوں پر دو چار ٹھوکریں جڑتا ہے)

لی ار۔ آدمی ہم تیرے شکر گزار ہوئے۔ یہ بات تو تو نے بڑے کام کی کی ہم تجھ

سے بہت خوش ہوئے۔

گنت۔ (اوسوالد سے) ذرا اٹھ تو بتاؤں کہ تیری بیگم صاحبہ کے والد اور بادشاہ میں

کیا فرق ہے۔ اچھی طرح تجھے سمجھا دوں۔ اگر پھر چیں پٹخ کی تو ٹھیر جاتا ہوں۔

کچھ عقل بھی تجھ میں ہے جادور ہو۔ (اوسوالد کو دھکا دیکر نکال دیتا ہے)

لی ار۔ ارے وہ تو بڑا خیر خواہ نوکر ثابت ہوا۔ میں تیرا احسان مانتا ہوں۔ (گنت

کو لی ار انعام میں روپیہ دیتا ہے)

(مسخرا آتا ہے)

مسخرا۔ ارے یار سنتا ہے میں بھی تجھے نوکر رکھنا چاہتا ہوں۔ لے انعام میں یہ

میری ٹوپی مرغے کی کلغی حاضر ہے۔ (گنت کو مسخرا اپنی ٹوپی دیتا ہے)

لی ار۔ ارے مسخرے تو آگیا کہو کیا حال ہے؟

مسخرا۔ (گنت سے) بہتر ہو کہ تو یہ ٹوپی مرغے کی کلغی مجھ سے لے لے۔

گنت۔ ارے احمق مجھے تیرے مرغے کی کلغی کیا کرنی ہے میں کیوں لوں۔

مسخرا۔ اس لئے کہ تو نے اس کی حمایت کی جو نظروں سے گر چکا تھا ذرا دیکھ کر

قدم ڈالا کر۔ دیکھتا نہیں کہ ہوا کدھر کی چل رہی ہے۔ جو حاکم وقت ہو اسے خوش

رکھ۔ اگر اسے خوش نہیں رکھا تو پھر پچھتانا پڑیگا۔ اسی لئے تو کہتا ہوں کہ میری یہ ٹوپی

مرغے کی کلغی اپنے سر پر رکھ لے۔ واللہ اس شخص نے اپنی دو بیٹیوں کو جلا وطن کر

دیا۔ اور تیسری کے حق میں گواہی اپنی طبیعت کے خلاف کیا مگر جو کچھ کیا وہ بہت اچھا ہوا۔

اگر تم نے اسی کا ساتھ دیا تو پھر ایک نہ ایک دن سر پر یہ مرغے کی کلغی لگانی پڑیگی۔

- (Lear strikes him)
- Oswald I'll not be stricken, my lord.
- Kent (tripping him) Nor tripped neither, you base football player.
- Lear (to Kent) I thank thee, fellow. Thou serv'st me, and I'll love thee.
- Kent (to Oswald) Come, sir, arise, away. I'll teach you differences. Away, away. If you will measure your lubber's length again, tarry# but away, go to. Have you wisdom? So.
(Exit Oswald)
- Lear Now, my friendly knave, I thank thee.
(Enter Lear's Fool)
There's earnest of thy service.
(He gives Kent money)
- Fool Let me hire him, too. (To Kent) Here's my coxcomb.
- Lear How now, my pretty knave, how dost thou?
- Fool (to Kent) Sirrah, you were best take my coxcomb.
- Lear Why, my boy?
- Fool Why? For taking one's part that's out of favour.
(To Kent) Nay, an thou canst not smile as the wind sits,
thou'lt catch cold shortly. There, take my coxcomb.
Why, this fellow has banished two on's daughters and
did the third a blessing against his will. If thou follow

کیسے چچا جان کیا حال ہے؟ کاش میرے پاس مرغے کی دو کلفیاں ہوتیں۔ اور دو ہی بیٹیاں بھی ہوتیں۔

لی ارنہ۔ تو پھر تو کیا کرتا؟

مسخرات۔ جو کچھ مال و متاع میرے پاس ہوتا سب دے ڈالتا۔ مگر یہ دو کلفیاں اپنے پاس رکھتا۔ کہنے کو تو ہوتا کہ ہاں کچھ مال میرے پاس بھی ہے۔ اور ایک کلفی تمہاری بیٹیوں سے مانگ لیتا۔

لی ارنہ۔ تیز سے بات کر ورنہ کوڑا موجود ہے۔

مسخرات۔ سچ تو یہ ہے کہ جب کتا اپنے گھر میں جا بیٹھتا ہے تو بغیر کوڑے کھائے وہاں سے نہیں نکلتا۔ مگر بیگم کیتا آشدان کے قریب کھڑی بدبو پھیلاتی رہتی ہے۔

لی ارنہ۔ تیری یہ بات تو تیر کی طرح دل میں چھپی۔

مسخرات۔ حضور ایک تقریر مجھ سے سیکھ لیں تو اچھا ہو۔

لی ارنہ۔ بتا دہ کیا ہے؟

مسخرات۔ اچھا چچا جان سیئے۔

”اپنی کل دولت دو سروں پر ظاہر نہ کرو جو کچھ جانتے ہو وہ کل بات کہنے میں نہ کہہ ڈالو۔ دو سروں کو قرضہ جب دو تو اس سے کم ہو جو خود قرض لے چکے ہو۔ پیدل چلنے سے گھوڑے کی سواری بہتر ہوتی ہے۔ جتنی باتیں سنو ان سب کا یقین نہ کرو۔ ایک ہی بازی میں اپنا کل مال و متاع نہ لگا دو۔ تو پھر دو دہائیاں انعام پاؤ گے جو بیس سے زیادہ نہ ہوں گی۔“ گفت۔ یہ تو کچھ بھی نہیں ہوا۔

مسخرات۔ یہ تو اس وکیل کا سا مشورہ ہے جسے مہختانہ کچھ نہیں دیا گیا ہے۔ تم نے بھی تو مجھے کچھ نہیں دیا۔ کیوں چچا جان۔ کیا آپ ”کچھ نہیں“ سے بھی کام چلا سکتے ہیں۔

لی ارنہ۔ نہیں چھو کرے ”کچھ نہیں“ سے سوائے ”کچھ نہیں“ کے اور کیا حاصل ہو سکتا ہے۔

him, thou must needs wear my coxcomb. (To Lear)

How now, nuncle? Would I had two coxcombs and two daughters.

Lear

Why, my boy?

Fool

If I gave them all my living I'd keep my coxcombs

myself. There's mine; beg another off thy daughters.

Lear

Take heed, sirrah—the whip.

Fool

Truth's a dog must to kennel. He must be whipped

out when the Lady Brach may stand by th' fire and stink.

Lear

A pestilent gall to me!

Fool

(to Kent) Sirrah, I'll teach thee a speech.

Lear

Do.

Fool

Mark it, nuncle:

Have more than thou showest,

Speak less than thou knowest,

Lend less than thou owest,

Ride more than thou goest,

Learn more than thou trowest,

Set less than thou throwest,

Leave thy drink and thy whore,

And keep in-a-door,

And thou shalt have more

? Than two tens to a score.

Kent

This is nothing, fool.

Fool

Then 'tis like the breath of an unfee'd lawyer: you gave me nothing for 't. (To Lear) Can you make no use of nothing, nuncle?

Lear

Why no, boy. Nothing can be made out of nothing.

مسخرات۔ (کنفت سے) مہربانی فرما کر آپ ہی ان حضرت سے پوچھیں کہ اب ان زمین کی آمدنی کتنی ہے۔ مجھ مسخرے کی کسی بات کا تو یہ کیوں یقین کرنے لگے۔
 لی ارب۔ مسخرے تیری زبان چل نکلی ہے۔ تو بڑا کڑوا سیلا احمق ہو گیا ہے۔
مسخرات۔ تو کیا آپ کو کڑوے اور میٹھے احمق میں فرق معلوم ہے؟
 لی ارب۔ نہیں چھو کر مجھے فرق نہیں معلوم۔

مسخرات۔ جن حضرت نے آپ کو صلاح دی تھی کہ آپ اپنا کل ملک دو سروں کو دے ڈالیں انھیں بلا کر تو آپ میری جگہ کھڑا کر دیں اور حضور خود انکی جگہ جا کھڑے ہوں تو پھر کڑوا اور میٹھا بیوقوف دونوں حضور کو نظر آنے لگیں گے۔ ایک تو ان رنگ برنگے کپڑوں میں ظاہر ہو گا جیسے کہ میں پنہ ہوں اور دوسرا وہاں ہو گا جہاں حضور ہوں گے۔

لی ارب۔ ارے شیطان کیا تو مجھے بیوقوف کہتا ہے؟

مسخرات۔ پھر اور جتنے اچھے اچھے خطاب آپ کو پیدائش کے وقت حاصل تھے وہ تو آپ نے دو سروں کے حوالے کر دیئے۔ اب حضور کے پاس اور کونسا خطاب بقی رہا؟
 کنفت۔ جناب عالی یہ مسخرانرا بیوقوف نہیں ہے۔

مسخرات۔ واللہ بڑے بڑے امیر اور رئیس مجھے بیوقوف کہاں بننے دیتے ہیں۔ اگر میں ان سے کہوں کہ میری حماقت میں دوسرے شریک نہ ہوں تو وہ کب سنتے ہیں۔ کچھ نہ کچھ وہ مجھ سے حاصل کر ہی لیتے ہیں۔ اور یہی حال بیگمات کا ہے کہ حماقت کی دولت میں بغیر دو سروں کو میرا شریک بنائے مجھے احمق نہیں رہنے دیتے۔ اچھا سنئے میں حضور کو دو تاج دیتا ہوں۔

لی ارب۔ بتا کہاں ہیں؟

مسخرات۔ دیکھئے جب میں ایک انڈے کو بیچ میں سے دو کردوں سپیدی زردی تو خود نوش کر جاؤں تو پھر اوپر نیچے کے دونوں چھلکے آپ کے سر کے دو تاج ہونگے یا نہیں؟ جب حضور نے اپنے تاج کے دو ٹکڑے کر کے دو سروں کو دے ڈالے تو آپ

[FOOL: That Lord that counsell'd thee:
 To give away thy land,
 Come place him here by me,
 Do thou for him stand;
 The sweet and bitter fool
 Will presently appear,
 The one in motley here,
 The other found out there.]

LEAR: Dost thou call me fool boy?

FOOL: All thy other titles thou hast given away, that thou
 wast born with.

KENT: This is not altogether fool my Lord.

FOOL: No faith, Lords and great men will not let me, if I

had a monopoly out, they would have part an't, and
 Ladies too, they will not let me have all the fool to my-
 self, they'll be snatching;] give me an egg nuncle, and
 I'll give thee two crowns.

LEAR: What two crowns shall they be?

FOOL: Why, after I have cut the egg i' th' middle and eat
 up the meat, the two crowns of the egg; when thou
 clovest thy crown i' th' middle, and gav'st away both
 parts, thou bor'st thine ass on thy back o'er the dirt, thou
 hadst little

کو اس گدھے سوار کمھار کی طرح جسے لوگوں نے چھیڑا تھا کہ خود گدھے کو کیوں نہیں اٹھاتا، اپنی میلی کچیلی پیٹھ پر گدھا اٹھانا پڑیگا۔ حضور کے اس گنجنے سر میں عقل اتنی کم تھی کہ حضور نے اپنا تاج زریں دو سروں کو دے ڈالا۔ اگر یہ بات آپکو میری اور باتوں کی طرح معلوم ہوتی تو جو پہلے اس بات کو معلوم کرتا اس کے کوڑے لگواتے۔ (گاتا ہے)

یہ قوفوں کی مانگ سال میں کم نہیں ہوگی کیونکہ عقلمند مغرور ہو کر ایسی حرکتیں کرنے لگے کہ انھیں اپنی عقل کا پتہ نہ چلا کہ وہ کدھر گئی۔ انکی چال تو بندروں کی سی ہو گئی تھی۔

لی ارے۔ ارے مسخرے یہ گیت تو کب سے گانے لگا؟
 مسخراتے۔ چچا جان یہ گیت تو مجھے اسی وقت یاد آنے لگے تھے جبکہ حضور نے اپنی بیٹیوں کو اپنی اماں بنایا تھا۔ اور اپنی پیٹھ ننگی کر کے تھی ان کے ہاتھ میں دیدی تھی۔ (گاتا ہے)

”تو پھر وہ خوشی کے مارے رونے لگیں اور میں روتے روتے گانے لگا۔ کہ واہ واہ کیسا اچھا بادشاہ آنکھ مچولی کھیلتا ہوا احمقوں کی صف میں جا بیٹھا“ چچا جان کوئی استاد رکھ لو تاکہ تمہارے مسخرے کو جھوٹ بولنا سکھا دیا کرے۔ میں تو جھوٹ بولنا سیکھنے سے بہت خوش ہوں گا۔

لی ارے۔ شیطان تو جھوٹ بولتا ہے۔ اب تیرے کوڑے لگائے جائیں گے۔
 مسخراتے۔ حیران آپ میں اور آپ کی بیٹیوں میں کیا رشتہ سمجھوں۔ چاہے جھوٹ بولوں چاہے سچ، چاہے چپکا رہوں مگر یہ سب میری ہی پیٹھ پر کوڑے لگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ انسان سب کچھ ہو مگر یہ قوف نہ ہو۔ مگر چچا جان آپ کی جگہ میں ہرگز نہ ہونا چاہوں گا۔ آپ نے جو کچھ آپ کے پاس تھا اس کے دو ٹکڑے کر کے دو سروں کو دیدیے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔ لیجئے وہ ایک ٹکڑا چلا آتا ہے (گوئل آتی ہے)

Thou hadst little wit in thy bald crown when
thou

gavest thy golden one away. If I speak like
myself in

this, let him be whipped that first finds it so.

(Sings) Fools had ne'er less grace in a year,

For wise men are grown
foppish,

And know not how their wits to
wear,

Their manners are so apish.

Lear When were you wont to be so full of songs,
sirrah?

Fool I have used it, nuncle, e'er since thou madest thy
daughters thy mothers; for when thou gavest
them the rod and puttest down thine own
breeches,

(Sings) Then they for sudden joy did weep,

And I for sorrow sung,

That such a king should play
bo-peep

And go the fools among.

Prithee, nuncle, keep a schoolmaster that can
teach thy fool to lie. I would fain learn to lie.

Lear An you lie, sirrah, we'll have you whipped.

Fool I marvel what kin thou and thy daughters are.

They'll have me whipped for speaking true,

thou'lt have me whipped for lying, and

sometimes I am whipped for holding my peace. I

had rather be any kind o' thing than a fool; and

yet I would not be thee,

nuncle. Thou hast pared thy wit o' both sides
and left nothing i' th' middle.

(Enter Goneril)

Here comes one o' the parings.

لی اری۔ کہو بیٹی تیوری اتنی کیوں چڑھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ خاص اس زمانہ میں پیشانی پر بل زیادہ پڑنے لگے ہیں۔

مسخرات۔ آپ تو جب ہی اچھے تھے کہ پیشانی کے ان بلوں کی آپ کو پروا نہ تھی۔ اب تو آپ صفرہ گئے جس کے پہلے کوئی ہندسہ نہ ہو۔ میں آپ سے اچھا رہا کیونکہ میں کچھ تو ہوں۔ بیوقوف ہی سہی مگر آپ تو وہ بھی نہیں رہے (گونزل کی طرف دیکھ کر) ہاں واللہ میں اب چپ رہتا۔ گو آپ منہ سے کچھ نہیں کہیں مگر آپ کے تیور تو کہہ رہے ہیں کہ میں زبان بند رکھوں۔ اچھا لیجئے میں تو توٹی ہڑپ بولے دیتا ہوں جس کے پاس چھلکا ہو نہ گودا اور بھوک ستائے تو پھر وہ کچھ تو مانگے ہی گا (لی اری کی طرف دیکھ کر) آپ تو سڑکی پھلی ہیں جس میں سے دانے دو سروں کو پہنچ چکے ہیں۔

گونزل۔ کچھ یہی آپ کا منہ چڑھا مسخرا نہیں بلکہ آپ کے سب گستاخ ملازم بات بات پر لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور ایسے ایسے فتنے برپا کرتے رہتے ہیں جن کا متحمل ہونا ممکن نہیں۔ میں سمجھتی تھی کہ محض اس بات کے جتا دینے سے ان خرابیوں کا تدارک ہو جائیگا۔ لیکن جب دیکھا کہ خود آپکی زبان سے اور آپ کے ہاتھ سے جو کچھ ہو چکا ہے وہی ان فتنوں کا باعث ہوا ہے۔ تو پھر یہ حالت خطرناک سمجھنی چاہئے۔ گویا آپ خود ان لڑنے جھگڑنے والوں لڑنے کو شہ دیتے ہیں۔ اگر خود آپکی طرف سے یہ باتیں ہونگی تو پھر کب تک کوئی سے گا۔ ایک نہ ایک دن تو ان کا خمیازہ اٹھانا ہی پڑے گا۔ کب تک یہ حرکتیں بند نہ ہوں گی۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ان کا سدباب نہ کیا جائے۔ جب آپ ہی اس نئی نئی سلطنت کے انتظام میں ایسی خرابیاں ڈالیں گے جو اگر دوسرے کریں تو شرم کے قابل سمجھی جائیں تو پھر لامحالہ ضرورت ہوگی کہ ان کے بند کرنیکا کوئی طریقہ اختیار کیا جائے۔

مسخرات۔ چچا جان آپ وہ قصہ تو بھول گئے جس میں جھاڑی کی چڑیا نے کوئل کے انڈوں پر بیٹھ کوئل کے بچے نکالے تھے۔ مدت تک ان بچوں کو دانا بھراتی رہی۔ جب بچے بڑے ہوئے تو انہی میں سے ایک نے اس غریب چڑیا کا سر کتر لیا۔ پھر شمع گل ہو

- Lear How now, daughter? What makes that frontlet
on? You are too much of late i' th' frown.
- Fool Thou wast a pretty fellow when thou hadst no
need to care for her frowning. Now thou art an 0
without a figure. I am better than thou art, now.
I am a fool; thou art nothing. (To Goneril) Yes,
forsooth, I will hold my tongue; so your face
bids me, though you say nothing.
(Sings) Mum, mum.
 He that keeps nor crust nor
 crumb,
 Weary of all, shall want some.
 That's a shelled peascod.
- Goneril (to Lear) Not only, sir, this your all-licensed
fool,
But other of your insolent retinue
Do hourly carp and quarrel, breaking forth
In rank and not-to-be-endurèd riots. Sir,
I had thought by making this well known unto
you To have found a safe redress, but now grow
fearful, By what yourself too late have spoke
and done, That you protect this course, and put
it on By your allowance; which if you should,
the fault Would not scape censure, nor the
redresses sleep Which in the tender of a
wholesome weal
Might in their working do you that offence,
Which else were shame, that then necessity
Will call discreet proceeding.
- Fool (to Lear) For, you know, nuncle,
(Sings) The hedge-sparrow fed the cuckoo so
long That it's had it head bit off by it young;
so out went the candle, and we were left
darkling.

گئی اور ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔

لی اے۔ ارے کیا تو ہماری بیٹی ہے؟

گوئل:- ان باتوں سے کیا حاصل۔ آپ اس عقل سے کام لیں جو میں جانتی ہوں آپ میں بہت ہے۔ آپ اپنی ترش مزاجیاں دور کریں اور جیسے حقیقت میں آپ ہیں ویسے ہی ہو جائیں۔

مسخرات:- یہ بات تو ایک گدھے کو بھی معلوم ہے کہ چھکڑا کب بیل کو گھسیٹتا ہے۔ اہاہاہ۔ کیا بات ہے مجھے تو آپ سے بڑی محبت ہے۔

لی اے۔ ارے کیا مجھے یہاں کوئی نہیں جانتا؟ کیا میں لی اے نہیں ہوں۔ کیا لی اے کی یہی رفتار تھی۔ یہی گفتار تھی۔ اس کی آنکھیں کہاں گئیں۔ کیا اس کی عقل اتنی کمزور ہو گئی۔ کیا اس کے حواس معطل ہو گئے۔ نہیں وہ بیدار ہے۔ مگر یہ بھی نہیں۔ کوئی ہے جو مجھے بتائے کہ میں کون ہوں؟

مسخرات:- اب آپ لی اے نہیں ہیں، ان کا عکس بے بود ہیں۔

لی اے۔ ہاں مجھے بھی یہی معلوم کرنا ہے، کیونکہ میری بادشاہی، میرا علم، میری عقل مجھے غلط بتا رہی ہے کہ میں کبھی بیٹیاں رکھتا تھا۔
مسخرات:- اور وہ یہ کہ آئندہ بھی باپ کی فرمانبرداری رہیں گی۔

لی اے۔ اے شریف عورت تیرا کیا نام ہے؟

گوئل:- جناب کی یہ خود سری بھی آپ کی کم عقلی کے اور کاموں کی طرح ہے۔ میری عرض ہے کہ آپ میرا مطلب صبح طور پر سمجھ لیں۔ آپ اپنی ضعیفی اور بزرگی کی وجہ سے واجب التعظیم ہیں، اس لئے عقل سے کام لیں۔ یہاں آپ سات سو سو سوار مع دوسرے ملازموں کے رہتے ہیں۔ یہ سب اس درجہ فتنہ پرداز شرابی اور بے باک لوگ ہیں کہ ہمارا یہ قصر انکی بیہودہ حرکتوں کی وجہ سے ایک شور و شغب کی سرائے یا شراب خانہ یا رنڈیوں کا اڈا بن گیا ہے۔ پس اب وہ ایک شاہی قصر نہیں رہا۔ شرم و حیا کا تقاضہ ہے کہ اس کا فوراً کوئی تدارک کیا جائے۔ بس ہماری خواہش ہے کہ

- Lear (to Goneril) Are you our daughter?
 Goneril I would you would make use of your good wisdom,
 Whereof I know you are fraught, and put away
 These dispositions which of late transport you
 From what you rightly are.
- Fool May not an ass know when the cart draws the horse? (Sings) "Whoop, jug, I love thee!"
- Lear Does any here know me? This is not Lear.
 Does Lear walk thus, speak thus? Where are his eyes?
 Either his notion weakens, his discernings
 Are lethargied—ha, waking? 'Tis not so.
 Who is it that can tell me who I am?
- Fool Lear's shadow.
- Lear (to Goneril) Your name, fair gentlewoman?
 Goneril This admiration, sir, is much o' th' savour
 Of other your new pranks. I do beseech you
 To understand my purposes aright,
 As you are old and reverend, should be wise.
 Here do you keep a hundred knights and squires,
 Men so disordered, so debauched and bold
 That this our court, infected with their manners,
 Shows like a riotous inn. Epicurism and lust
 Makes it more like a tavern or a brothel
 Than a graced palace. The shame itself doth
 speak
 For instant remedy. Be then desired,

آپ اپنے ان خدام کی تعداد میں کسی قدر کمی کریں۔ اگر ایسا نہ ہو تو پھر ہم اپنی اس درخواست کو خود عمل میں لائیں گے۔ اور جو متعلقین آپ کے باقی رہیں وہ ایسے لوگ ہوں جو آپ کی عمر کے ہوں۔ اور آپ کی شان اور مرتبے کے لائق ہوں۔

لی اری۔ جنم کی تاریکی اور جنم کے شیطانوں! ہمارے گھوڑے کسے جائیں۔ ہمارے سب آدمی یک جا کر لئے جائیں۔ کمینی، حرام کی جی۔ میں تجھے اب تکلیف نہ دوں گا۔ ایک بیٹی اور بھی ہے۔

گو نزل۔ آپ میرے آدمیوں کو مارتے پیٹتے ہیں۔ اور آپ کے سواروں کا یہ بے قرینہ غول اپنے سے بڑوں کو اپنا نوکر سمجھتا ہے۔

(نواب البانی آتا ہے)

لی اری۔ افسوس، افسوس اس پر جو دیر میں پشیمان ہو۔ (البانی سے) آپ بھی آگئے۔ کیوں جناب کیا آپ کی بھی یہی رائے ہے؟ منہ سے تو کچھ کہئے۔ ہمارے کل گھوڑے تیار کئے جائیں۔ اے ناسیاسی، اے کفران نعمت، تم پتھر کا دل رکھنے والے شیطانوں سے بھی بدتر ہو۔ لیکن جب تم اولاد میں نظر آتے ہو تو سمندر کے خوفناک اثر دہوں سے بھی تم زیادہ کریمہ منظر معلوم ہوتے ہو۔

البانی۔ جناب والا ذرا صبر سے کام لیں۔

لی اری۔ (گو نزل سے) اری مردار حرام خور چیل تو جھوٹی ہے۔ میرے جلوس کے سوار سب چیدہ منتخب لوگ ہیں۔ ان میں وہ خوبیاں ہیں جو دوسروں میں کمیاب ہیں۔ وہ اپنے نام و عزت کو قائم رکھنے میں ہر بات کا پاس و لحاظ رکھتے ہیں۔ ہائے وہ کیسی ذرا سی بات تھی جو مجھے کوردیلیا میں اتنی شاق گذری تھی۔ اس وقت تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے تن بدن کے جوڑوں کے شکنجے میں کس کر کوئی توڑ رہا ہے۔ اور میرے دل کو اس کی محبت سے خالی کر کے اس کی جگہ کسی نے زہر بھر دیا ہے ارے لی اری! ار بد نصیب ار سینہ پیٹ کر کہتا ہے۔ اس در پر دستک دیتا ہوں کہ غلطی اندر جائے اور پیاری عقل وہاں سے خارج ہو۔ ارے میرے نوکرو، ملازمو، بس اب یہاں

- By her that else will take the thing she begs,
 A little to disquantity your train,
 And the remainders that shall still depend
 To be such men as may besort your age,
 Which know themselves and you.
 Darkness and devils!
 Saddle my horses, call my train together!—
 (Exit one or more)
 Degenerate bastard, I'll not trouble thee.
 Yet have I left a daughter.
- Goneril You strike my people, and your disordered
 rabble
 Make servants of their betters.
 (Enter the Duke of Albany)
- Lear Woe that too late repents!
 Is it your will? Speak, sir.—Prepare my horses.
 (Exit one or more)
 Ingratitude, thou marble-hearted fiend,
 More hideous when thou show'st thee in a child
 Than the sea-monster—
- Albany Pray sir, be patient.
 Lear (to Goneril) Detested kite, thou liest.
 My train are men of choice and rarest parts,
 That all particulars of duty know,
 And in the most exact regard support
 The worships of their name. O most small fault,
 How ugly didst thou in Cordelia show,
 Which, like an engine, wrenched my frame of
 nature
 From the fixed place, drew from my heart all
 love,
 And added to the gall! O Lear, Lear, Lear!
 Beat at this gate that let thy folly in
 And thy dear judgement out.—

سے چلو، اٹھو دیر نہ کرو۔

البانی:- جناب عالی، میرا اس میں کچھ قصور نہیں۔ مجھے علم نہیں کہ یہ کیا ہوا اور کیونکر ہوا۔

لی ارے:- ممکن ہے کہ ایسا ہی ہو۔ اے قضا و قدر کے کار پر داز و سنو۔ اور فطرت کی پیاری دیہی تو بھی سن۔ اگر تمہارا قصد تھا کہ اس نالائق اور بد عورت کو تم بار آور کرو تو اس قصد کو کبھی پورا نہ کرنا۔ اس کے بطن میں شور پیدا کر کے اسے غیر مشعر کر دو۔ اس کے اعضاء تخلیق کو خشک کر دو کہ اس کے ذلیل جسم سے کبھی کوئی بچہ پیدا ہو کر اس کی عزت و ناموس کا باعث نہ ہو۔ اور اگر تقدیر نے اس کی قسمت میں اولاد لکھ دی ہے تو پھر اس کی خلقت کو ایسا کریمہ اور بد نظر کر دو کہ باعث آزار و اذیت ہو کر جیئے۔ اور اس عورت کی جوانی ہی میں بڑھاپے کی جھریاں اس کی پیشانی پر ڈال دو۔ اور یہ اتنا روئے کہ آنسوؤں کے بننے سے اس کے رخساروں پر گہری لکیریں پڑ جائیں۔ اور ایک ماں کی جو راحتیں یا ازیتیں پہنچتی ہیں وہ ایسی ہوں کہ سب اس پر نہیں اور اس کی تحقیر و تذلیل کریں۔ تاکہ اسے معلوم ہو کہ اولاد کی نافرمانی اور ناشکر گزاری سانپ کے دانت اور زہر سے بھی زیادہ تیز اور موذی ہوتی ہے۔ چلو، بس اب یہاں سے چلو (چلا جاتا ہے)

البانی:- ارے معبود، بتاؤ تو یہ کیا قصہ ہے؟

گو نزل:- اس کا سبب دریافت کرنیکی زحمت نہ اٹھائیے۔ بڑھاپا اور بے عقلی اور بد مزاحیاں جہاں تک کسی کو کمر ہونچائیں پہنچانے دیجئے۔ (لی ارے پھر آتا ہے)

لی ارے:- ارے کیا ایک ہی تالی میں میرے آدھے سواروں کو اڑا دیا۔ ابھی تو مجھے رہتے ہوئے پندرہ ہی دن ہوئے تھے۔

البانی:- حضور کچھ بیان تو ہو کہ اس غصہ کا کیا باعث ہے؟

لی ارے:- اچھا کبھی یہ بھی بتا دوں گا۔ اپنی جان اور موت دونوں کی قسم کھا کر کہتا

Albany Go, go, my people!
 My lord, I am guiltless, as I am ignorant
 Of what hath moved you.
 Lear It may be so, my lord.
 Hear, nature; hear, dear goddess, hear:
 Suspend thy purpose if thou didst intend
 To make this creature fruitful.
 Into her womb convey sterility.
 Dry up in her the organs of increase,
 And from her derogate body never spring
 A babe to honour her. If she must teem,
 Create her child of spleen, that it may live
 And be a thwart disnatured torment to her.
 Let it stamp wrinkles in her brow of youth,
 With cadent tears fret channels in her cheeks,
 Turn all her mother's pains and benefits
 To laughter and contempt, that she may feel—
 That she may feel
 How sharper than a serpent's tooth it is
 To have a thankless child. Away, away!
 (Exeunt Lear, Kent, and attendants)
 Albany Now, gods that we adore, whereof comes this?
 Goneril Never afflict yourself to know more of it,
 But let his disposition have that scope
 As dotage gives it.
 (Enter King Lear)
 Lear What, fifty of my followers at a clap?
 Within a fortnight?
 Albany What's the matter, sir?
 Lear I'll tell thee. (To Goneril) Life and death! I am
 ashamed
 That thou hast power to shake my manhood
 thus,

ہوں میرا دل اس بات پر اور بھی ذلیل ہوتا ہے کہ تو عورت ہو کر مرد پر اتنی قدرت رکھے کہ میری ان آنکھوں سے مجبور کر کے یہ آنسو جاری کرائے۔ قہر کی بجلیاں تجھ پر گریں۔ رعد و باراں کے طوفان تیرے سر پر ٹوٹیں۔ باپ کی بددعائیں تیرے حق میں وہ گہرے زخم ہو جائیں جو تیرے سر پر ٹوٹیں۔ باپ کی بددعائیں تیرے حق میں وہ گہرے زخم ہو جائیں جو تیرے حواس میں اثر کر کے لاعلاج ہوں۔ بدھاپے کی احمق آنکھو! اگر تم پھر روئیں تو یہ دیدے نوچ کر پھینک دوں گا۔ اور تمہیں مع تمہارے آنسوؤں کے خاک میں ملا کر کیچڑ بنادوں گا۔ افسوس نوبت یہاں تک پہنچ گئی۔ اچھا ہے یہی ہونے دو۔ پھر بھی تو میری ایک بیٹی رہ جاتی ہے۔ یقین ہے کہ وہ مجھے آرام پہنچائیگی اور مجھ پر مہربان ہوگی۔ جب اسے تیری ان حرکتوں کی خبر پہنچے گی تو وہ اپنے ناخنوں سے تیرے اس چہرہ کو جو بھیڑیے کی شکل کا ہو گیا ہے نوچ لیگی۔ مگر دیکھو کہ میں وہی شان اختیار کرتا ہوں جسے تو سمجھ رہی ہے کہ میں اس سے ہمیشہ کو جدا ہو گیا۔ خبردار رہو۔

(لی ار۔ کفّت اور ملازم چلے جاتے ہیں)

گوزل:- (شوہر سے) آپ یہ کل کیفیت دیکھ رہے ہیں؟

البانی:- ہاں دیکھ رہا ہوں۔ مگر میری محبت تمہاری اتنی پاسداری نہیں کر سکتی۔

گوزل:- بس آپ صبر سے بیٹھیں سب کچھ سمجھیں۔ ارے کیا تو اسوالد

ہے؟ (لی ار کے مسخرے سے کہتی ہے) تو بھی اپنے مالک کی طرح بہت دلیر اور گستاخ

ہو چلا ہے۔

مسخرات:- (چینتا ہے) چچا جان، چچا جان، ٹھیرے۔ اپنے مسخرے کو بھی ساتھ لیتے

چلے۔

جب کوئی لومڑی یا اپنی بیٹی کو پکڑتا ہے۔ تو وہ جلدی سے اس کا گلا کٹنے کو دوڑتا ہے۔

کاش میں اپنی اس ٹوپی کے بدلے پھانسی دینے کو ایک رسی کا ٹکڑا خرید لیتا۔ پھر مجھے

اپنے آقا کی دم بن کر پیچھے جانے میں کیا اندیشہ تھا۔

That these hot tears, which break from me
perforce,
Should make thee worth them. Blasts and fogs
upon thee!

Th' untented woundings of a father's curse
Pierce every sense about thee! Old fond eyes,
Beweep this cause again I'll pluck ye out
And cast you, with the waters that you loose,
To temper clay. Ha! Let it be so.
I have another daughter
Who, I am sure, is kind and comfortable.
When she shall hear this of thee, with her nails
She'll flay thy wolvisish visage. Thou shalt find
That I'll resume the shape which thou dost think
I have cast off for ever.

(Exit)

Goneril Do you mark that?

Albany I cannot be so partial, Goneril,
To the great love I bear you—

Goneril Pray you, content. What, Oswald, ho!—
You, sir, more knave than fool, after your
master.

Fool Nuncle Lear, nuncle Lear,
Tarry, take the fool with thee.
A fox when one has caught her,
And such a daughter,
Should sure to the slaughter,
If my cap would buy a halter.
So, the fool follows after.

(چلا جاتا ہے)

گو نزل:- اس بڑھے کو صلاح و مشورہ دینے والے مصاحب سو نفر تھے۔ یعنی پورے سو سوار تھے جو جلو میں چلنے کو ہر وقت حاضر رہتے تھے۔ یہ کسی طرح قرین مصلحت یا ہماری ذاتی حفاظت کیلئے مناسب نہ تھا کہ وہ سو سواروں کو ہر وقت اختیار باندھے اپنے ساتھ رکھے۔ کہ وہ خفیف سے خفیف خیال یا ذرا ذرا سی افواہ و ہم یا شکایت پر اس بڑھے کی بڑھاپے کی حماقتوں کی اپنی قوت سے عمل میں لایا کریں اور ہماری جانیں ہر وقت ان کے ہاتھ میں رہیں۔ اوسوالد بھی یہی کہتا ہے۔ کچھ میں ہی نہیں کہتی۔

البانی:- تمہارا یہ خوف تو حد سے گزر گیا۔

گو نزل:- یہ خوف اس سے بہتر ہے کہ دوسروں پر بھروسہ کیا جائے، اور دوسروں کے ہاتھ جینا پڑے۔ اور جن باتوں کا مجھے خوف ہے ان سے یقینی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ان سواروں کو کسی طرح دور کرنے لینے دو۔ جو کچھ اس کی زبان سے نکلا ہے وہ کل ہی میں نے بہن ریگن کو لکھ بھیجا ہے۔ اگر پھر بھی اس نے اس بڑھے اور اس کے سواروں کو اپنے پاس رکھا جبکہ میں نے اس بات کا قطعی خلاف مصلحت ہونا بہن کو سمجھا دیا ہے تو پھر.....

(اوسوالد اندر سے آتا ہے)

اوسوالد کہو وہ خط جو بہن کو لکھنے کیلئے تمہیں کہا تھا وہ تم نے لکھ لیا ہے؟

اوسوالد:- حضور لکھ لیا ہے۔

گو نزل:- تو پھر کوئی آدمی ساتھ لو اور فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر روانہ ہو جاؤ۔ اور مجھے جن باتوں کا ڈر ہے وہ تم زبانی بھی بہن کو سمجھا دینا۔ اور اپنی طرف سے بھی اس خوف کی وجہ بیان کر دینا تاکہ بات پکی ہو جائے۔ اچھا اب جاؤ اور جلدی واپس آؤ (اوسوالد چلا جاتا ہے) نہیں، ہرگز نہیں شوہر آپ کی یہ نرمی اور شرافت عقل کی کمی کی وجہ سے اتنی شکایتیں پیدا کر دیگی اور وہ ایسی خطرناک ہو گئی کہ آپ کی اس میں

(Exit)

Goneril

This man hath had good counsel—a hundred knights?

'Tis politic and safe to let him keep
At point a hundred knights, yes, that on every dream,

Each buzz, each fancy, each complaint, dislike,
He may enguard his dotage with their powers
And hold our lives in mercy.—Oswald, I say!

Albany

Well, you may fear too far.

Goneril

Safer than trust too far.

Let me still take away the harms I fear,
Not fear still to be taken. I know his heart.

What he hath uttered I have writ my sister.
If she sustain him and his hundred knights
When I have showed th' unfitness—

(Enter Oswald the steward)

How now, Oswald?

Oswald

What, have you writ that letter to my sister?

Goneril

Ay, madam.

Take you some company, and away to horse.

Inform her full of my particular fear,

And thereto add such reasons of your own

As may compact it more. Get you gone,

And hasten your return.

(Exit Oswald)

No, no, my lord,

This milky gentleness and course of yours,

Though I condemn not, yet under pardon

You are much more-attasked for want of
wisdom

Than praised for harmful mildness.

کوئی تعریف نہ نکلے گی۔

الہانی:- تم چاہے کیسی ہی میٹھی میٹھی نظروں سے میری طرف دیکھو مگر میں یہی کہوں گا کہ انسان بعض وقت اچھی حالت کو بہتر کرنیکی کوشش میں اس اچھی حالت کو بھی بگاڑ دیتا ہے۔

گو نزل:- تو پھر اس سے کیا.....

الہانی:- اچھا۔ اچھا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نتیجہ کیا نکلتا ہے۔ (چلا جاتا ہے)

پانچواں منظر

اسی قصر کا صحن۔

لی ارہ کھنت اور مسخرا آتا ہے۔

لی ارہ:- کھنت تم پہلے یہ خط لئے گلوستر کے شہر کو چلے جاؤ۔ میری بیٹی کو یہ خط دیدنا اور کوئی بات جو تمہیں یہاں کی معلوم ہو اس سے نہ کہنا۔ اگر خط پڑھ کر وہ تم سے کچھ پوچھے تو جواب دیدنا۔ اگر تم وہاں جلد نہ پہونچے تو پھر ہم تم سے پہلے وہاں پہونچ جائیں گے۔

کھنت:- میں اس معاملہ میں غفلت نہیں کر سکتا۔ جب تک خط نہ پہونچا دوں گا سوؤں گا نہیں۔ (چلا جاتا ہے)

مسخرا:- اگر انسان کا دماغ اس کی پاؤں کی ایڑیوں میں ہوتا تو کیا پھر اسے آبلہ پائی کا خوف نہ رہتا؟

لی ارہ:- ہاں چھو کرے تو ٹھیک کہتا ہے۔

مسخرا:- تو پھر خدا کیلئے خوش رہی ۵۔ پھر آپ کی عقل کبھی برہنہ پانہیں رہیگی۔

لی ارہ:- اہلہلہ۔

مسخرا:- دیکھئے آپ کی دوسری دختر صاحبہ حضور پر مہربان رہتی ہیں یا نہیں۔ گو وہ

Albany How far your eyes may pierce I cannot tell.
 Striving to better, oft we mar what's well.
 Goneril Nay, then—
 Albany Well, well, th' event.
 (Exeunt)

Scene 5

(Enter King Lear, the Earl of Kent disguised, the First Gentleman, and Lear's Fool)

Lear (to the Kent, giving him a letter) Go you before
 to Gloucester with these letters.
 (Exit Gentleman)
 (To Kent, giving him a letter) Acquaint my
 daughter no
 further with anything you know than comes
 from her
 demand out of the letter. If your diligence be not
 speedy,
 I shall be there afore you.

Kent I will not sleep, my lord, till I have delivered
 your letter.
 (Exit)

Fool If a man's brains were in 's heels, were 't not in
 danger of kibes?

Lear Ay, boy.

Fool Then, I prithee, be merry: thy wit shall not go
 slipshod.

Lear Ha, ha, ha!

Fool Shalt see thy other daughter will use thee kindly,

بھی اپنی ان بہن سے ایسی ملتی جلتی ہیں جیسے ایک کڑوا سیب دوسرے کڑوے سیب سے ملتا جلتا ہے مگر میرے کہنے کا کیا ہے میں کہہ ہی کیا سکتا ہوں۔
 لی ارنہ۔ چھو کرے وہ کوئی بات ہے جو تو نہیں کہہ سکتا۔
 مسخراٹ۔ میرے خیال کو وہ بات جس اتنی ہی کڑوی نکلے گی جتنا کہ ایک کڑوا سیب دوسرے سیب سے تلخ ہوگا۔ اتنا تو سمجھ لیجئے کہ ناکہ ہمیشہ چہرہ کے بیچ میں ہوا کرتی ہے۔

لی ارنہ۔ یہ کیوں؟

مسخراٹ۔ یہ اس لئے کہ ناک دونوں آنکھوں کے بیچ میں رہے۔ ایک آنکھ ادھر رہے دوسری ادھر اور جو چیز سونگھنے سے نہ معلوم ہو سکے دیکھ کر معلوم کر لے۔
 لی ارنہ۔ ہائے میں نے اس کے ساتھ بے انصافی کی۔
 مسخراٹ۔ کیا حضور بتا سکتے ہیں کہ کیڑا اپنے اوپر کا خول کس طرح تیار کرتا ہے؟
 لی ارنہ۔ نہیں مجھے معلوم نہیں۔

مسخراٹ۔ اور نہ مجھے معلوم ہے کہ کیونکر بنتا ہے۔ مگر یہ بتا سکتا ہوں کہ گھونگا کیوں اپنا گھر بناتا ہے۔

لی ارنہ۔ بتادہ گھر کیوں اپنا گھر بناتا ہے؟

مسخراٹ۔ اس لئے کہ اس میں آرام سے رہے۔ وہ یہ نہیں کرتا کہ اپنا گھر اپنی بیٹیوں کو دیدے اور اپنے آرام کیلئے اپنے پاس کچھ نہ رکھے۔

لی ارنہ۔ ہائے دل، تجھے کیونکر بھلا دوں۔ میں تو اولاد کے ساتھ بڑی محبت کرنے والا باپ تھا۔ دیکھو ہمارے گھوڑے تیار ہوئے؟

مسخراٹ۔ آپ کے گدھے اسی بندوبست کیلئے گئے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ کہ سات ستاروں کے جھمکے میں سات ستارے کیوں ہوتے ہیں یہی ہے کہ وہ سات ہوتے ہیں۔

لی ارنہ۔ اس لئے کہ آٹھ نہیں ہوتے۔

for though she's as like this as a crab's like an apple,

yet I can tell what I can tell.

Lear

What canst tell, boy?

Fool

She will taste as like this as a crab does to a crab.

Thou canst tell why one's nose stands i' th' middle on 's face?

Lear

No.

Fool

Why, to keep one's eyes of either side 's nose, that

what a man cannot smell out, a may spy into.

Lear

I did her wrong.

Fool

Canst tell how an oyster makes his shell?

Lear

No.

Fool

Nor I neither; but I can tell why a snail has a house.

Lear

Why?

Fool

Why, to put 's head in, not to give it away to his daughters and leave his horns without a case.

Lear

I will forget my nature. So kind a father!

Be my horses ready?

Fool

Thy asses are gone about 'em. The reason why the seven stars are no more than seven is a pretty reason.

Lear

Because they are not eight.

مسخرات۔ نہیں واللہ ٹھیک ہے۔ حضور تو مجھ سے بھی بڑا حکر محفل کے مسخرے بن سکتے ہیں۔

لی ارت۔ پھر خیال تو کر اس محسن کشتی کی کوئی انتہا بھی ہے۔ اری ظالم، بیدردناشکر گذاری۔

مسخرات۔ اگر حضور میرے دربار کے مسخرے ہوتے تو حضور کو میں اس بات پر خوب ٹھونکتا کہ آپ قبل از وقت بڑھے کیوں ہو گئے۔
لی ارت۔ یہ کیوں؟

مسخرات۔ یہ اس لئے کہ جب تک عقل نہ آجاتی آپ کو بڑھانا ہونا چاہئے تھا۔
لی ارت۔ اے فلک مہربان مجھے دیوانہ نہ بنا۔ میرے ہوش و حواس صبح سالم رکھ۔
میں دیوانہ نہیں ہونا چاہتا۔

(ایک شریف آتا ہے)

کہو گھوڑے تیار ہیں؟

شریف۔ حضور سب تیار ہیں۔

لی ارت۔ ارے چھو کرے آمیرے ساتھ چل۔

(سب چلے جاتے ہیں)

38

Fool

Yes, indeed, thou wouldst make a good fool.

Lear

To take 't again perforce—monster ingratitude!

Fool

If thou wert my fool, nuncle, I'd have thee
beaten for being old before thy time.

Lear

How's that?

Fool

Thou shouldst not have been old till thou hadst
been wise.

Lear

O, let me not be mad, not mad, sweet heaven!
Keep me in temper. I would not be mad.

(Enter the First Gentleman)

How now, are the horses ready?

[First] Gentleman Ready, my lord.

Lear

(to Fool) Come, boy.

(Exeunt Lear and Gentleman)

جزو ثانی

پہلا منظر

(رئیس گلوستر کے محل کا ایک صحن۔ ایدمند اور کیوران آتے ہیں۔)

ایدمند۔ کیوران سلام۔

کیوران۔ آپ کو بھی سلام۔ میں ابھی آپ کے والد سے ملا تھا۔ اور انھیں اطلاع کر دی ہے کہ آج شب کو نواب کورنوال اور انکی بیگم صاحبہ ریگن ان کی مہمان ہو گئی۔

ایدمند۔ یہ کیوں؟

کیوران۔ وجہ نہیں معلوم۔ آپ نے غالباً وہ افواہ تو سنی ہوگی جس کے متعلق آجکل سرگوشیاں ہو رہی ہیں۔ یونہی کچھ اڑتی سی بات ہے۔

ایدمند۔ میں نے کوئی خبر یا افواہ نہیں سنی۔ بتائیے تو وہ کیا ہے؟

کیوران۔ جب وقت آئیگا تو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ اچھا خدا حافظ۔

(کیوران چلا جاتا ہے)

ایدمند۔ نواب کورنوال آج رات کو یہاں آرہے ہیں۔ یہ تو خوب ہوا بہت

خوب ہوا۔ میرے کلام میں تو اس وقت ان کا آنا سونے پر سہاگے کا کام دیگا۔ باوا جان

نے بھائی ایدگر کی گرفتاری کیلئے پہرے بٹھا دیئے ہیں۔ ایک بات البتہ مجھے بہت ہی

نازک کرنی ہے اور میں اسے ضرور انجام دوں گا۔ پھرتی اور تقدیر بس تیرا ہی آسرا

ہے۔ بھائی، آپ ذرا ایک بات سن تو لیتے۔ نیچے اترے کچھ کہنا ہے۔ (ایدگر آتا ہے)

باوا جان ہوشیار ہو گئے ہیں۔ بھائی اب تم یہاں سے بھاگو۔ خبر ہو گئی ہے کہ تم

کہاں چھپے ہو۔ رات کا وقت ہے، موقع اچھا ہے۔ کوئی بات نواب کورنوال کے خلاف

Act 2 Scene 1

(Enter Edmond the bastard, and Curan, severally)

Edmond Save thee, Curan.

Curan And you, sir. I have been with your father, and given him notice that the Duke of Cornwall and Regan his duchess will be here with him this night.

Edmond How comes that?

Curan Nay, I know not. You have heard of the news abroad?—I mean the whispered ones, for they are yet but ear-kissing arguments.

Edmond Not I. Pray you, what are they?

Curan Have you heard of no likely wars toward twixt the Dukes of Cornwall and Albany?

Edmond Not a word.

Curan You may do then in time. Fare you well, sir.
(Exit)

Edmond The Duke be here tonight! The better, best. This weaves itself perforce into my business.
(Enter Edgar at a window above)

My father hath set guard to take my brother,
And I have one thing of a queasy question
Which I must act. Briefness and fortune
work!—

Brother, a word, descend. Brother, I say.
(Edgar climbs down)

My father watches. O sir, fly this place.
Intelligence is given where you are hid.
You have now the good advantage of the night.
Have you not spoken 'gainst the Duke of
Cornwall?

تو آپ نے نہیں کی۔ وہ رات یہاں آرہے ہیں۔ بس دیر نہ کرو۔ اور بیگم ریگن بھی ان کے ہمراہ ہو گئی۔ تم نے ان کے فریق والوں سے کوئی بات ان کے خلاف تو نہیں کہی؟

اید گرت۔ میری زبان سے تو ایک حرف بھی ایسا نہیں نکلا۔

اید مند۔ سنتے ہو، باواجان کے قدموں کی آواز آرہی ہے۔ بھائی جان معاف کرنا۔ جھوٹ موٹ کو میں اپنی تلوار سونت کر تم پر وار کرتا معلوم ہوں گا۔ تم بھی اپنے بچانے کو تلوار کھینچ لینا۔ اور خوب ہاتھ لگانا۔ بس ہارے نا؟ چلو ذرا باواجان کے سامنے تو چلو۔ ارے ادھر یہ روشنی کیسے آئی۔ ارے بھائی بھاگو۔ مشطیں اور روشنیاں ادھر آرہی ہیں۔ اچھا خدا حافظ۔ (اید گر بھاگ جاتا ہے)

اب میں زخم بنا کر تھوڑا سا اپنا خون نکالتا ہوں (اپنا بازو زخمی کرتا ہے) تاکہ معلوم ہو کہ میں نے کیسی سخت کوشش کی ہے۔ شرابیوں کو دیکھا ہے کہ وہ کھیل کھیل میں اس سے بھی زیادہ خون خرابہ کرتے ہیں۔ باواجان باواجان، بچائیے بچائیے۔ ارے کوئی تومد کو آئے۔

(گلو ستر مع نوکروں کے آتا ہے۔ روشن مشطیں ساتھ ہیں۔)

گلو ستر۔ ارے اید مند وہ شیطان کہاں ہے؟

اید مند۔ وہ تو حضور یہاں اندھیرے میں تلوار بنگی کئے کھڑا تھا۔ کچھ منہ ہی منہ میں منتر پڑھتا تھا اور چاند کی طرف منہ کئے اسے اپنا خدا بنائے اس فتنہ و شر میں کامیابی کی دعا مانگتا تھا۔

گلو ستر۔ میں پوچھتا ہوں وہ حرامی ہے کہاں؟

اید مند۔ حضور دیکھیں میرے تو یہ خون نکل رہا ہے۔

گلو ستر۔ میں پوچھتا ہوں وہ خبیث ہے کہاں؟

اید مند۔ (غلط سمت بتا کر کہتا ہے) حضور وہ ادھر بھاگا ہے۔ جب دیکھا کہ کسی

طرح.....

He's coming hither, now, i' th' night, i' th' haste,

And Regan with him. Have you nothing said
Upon his party 'gainst the Duke of Albany?
Advise yourself.

Edgar

I am sure on 't, not a word.

Edmond

I hear my father coming. Pardon me.

In cunning I must draw my sword upon you.

Draw. Seem to defend yourself. Now, quit you well.

(Calling) Yield, come before my father. Light ho, here!

(To Edgar) Fly, brother! (Calling) Torches, torches!

(To Edgar) So, farewell.

(Exit Edgar)

Some blood drawn on me would beget opinion
Of my more fierce endeavour.

(He wounds his arm) I have seen drunkards
Do more than this in sport. (Calling) Father, father!

Stop, stop! Ho, help!

(Enter the Duke of Gloucester, and servants with torches)

Gloucester

Now, Edmond, where's the villain?

Edmond

Here stood he in the dark, his sharp sword out,
Mumbling of wicked charms, conjuring the
moon To stand 's auspicious mistress.

Gloucester

But where is he?

Edmond

Look, sir, I bleed.

Gloucester

Where is the villain, Edmond?

Edmond

Fled this way, sir, when by no means he could—

گلو سترے۔ نو کرو جاؤ فوراً ادھر جاؤ اور اسے گرفتار کر کے حاضر کرو (کچھ نوکر ادھر دوڑ جاتے ہیں)۔ ہاں تو کیا کہتا تھا۔ دیکھا کہ کسی طرح۔ اس کے آگے کیا کہنے والا تھا؟ اید منند۔ حضور، وہ کسی طرح حضور کے قتل پر مجھے آمادہ نہ کر سکا۔ میں برابر یہی کہتا رہا کہ ایسی اولاد جو باپ کی قاتل ہو ان سے آسمان کے خدا بدلہ لیتے ہیں ان پر اپنے قہر کی بجلیاں گراتے ہیں اور میں نے یہ بھی کہا کہ دیکھو بیٹے کو باپ کے احسانات ماننے چاہئیں۔ ہماری زندگی باپ کی زندگی کے ساتھ وابستہ ہے۔ بس حضور جب اس نے دیکھا کہ میں اس کی مخالفت پر کیا مضبوط اور ثابت قدم ہوں۔ اور اس کے نامعقول مقصد کے کس درجہ خلاف ہوں تو اس کو اتنا غصہ آیا کہ جھٹ مجھ پر تلوار کھینچ لی۔ اور میرے برہنہ بازو میں اسکی نوک بھونک دی۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ مجھے بھی طیش آگیا ہے اور میں اس کا کہا ہرگز نہ مانوں گا اور میں بھی لڑنے کو تیار ہوں، یا پھر یوں سمجھئے کہ میرے شور و غل مچانے سے وہ یک لخت بھاگ کھڑا ہوا۔

گلو سترے۔ بھاگنے سے کیا ہو سکتا ہے۔ کتنی ہی دور بھاگے مگر اس ملک میں تو بجز گرفتار ہو جانے کے دوسری بات نہ ہوگی۔ اور جس دن گرفتار ہو فوراً ہی تن سے سر جدا کر دیا جائیگا۔ آج میرے نہایت ہی شریف و مہربان نواب کورنوال یہاں آرہے ہیں۔ وہ میرے آقا اور سرپرست ہیں۔ ان سے حکم لیتے ہی میں ڈھنڈورا پٹا دوں گا۔ کہ جو کوئی اید گر کو گرفتار کریگا ہم اس کے ممنوں ہوں گے اور جو کوئی اسے اپنے گھر میں پناہ دے گا اسے قتل کی سزا دی جائیگی۔

اید منند۔ جب میں دیکھا کہ وہ کسی طرح اپنے ارادہ سے باز نہ آئیگا تو میں نے یہاں تک اسے ڈراوا دیا کہ میں یہ کل حالات طشت ازبام کروں گا۔ تو کہنے لگا۔ حرامی، اگر میں تیرا دشمن ہو گیا۔ تو پھر باپ کی جائداد سے تجھے ایک حصہ بھی نہیں ملے گا۔ اگر میں نے تجھے محروم کر دیا تو پھر اگر تو میری کوئی تحریر بھی پیش کریگا تو کوئی تیری بات کا یقین نہ کریگا۔ اور سب یہی سمجھیں گے باپ کے مارنے کی سازش تو نے ہی کی تھی۔ اور اس کے متعلق جسقدر تدبیریں تھیں وہ تیری ہی سوچی ہوئی تھیں۔ اور پھر

Gloucester Pursue him, ho! Go after.

(Exeunt servants)

By no means what?

Edmond

Persuade me to the murder of your lordship,

But that I told him the revenging gods

'Gainst parricides did all the thunder bend,

Spoke with how manifold and strong a bond

The child was bound to th' father. Sir, in fine,

Seeing how loathly opposite I stood

To his unnatural purpose, in fell motion

With his preparèd sword he charges home

My unprovided body, latched mine arm;

And when he saw my best alarumed spirits

Bold in the quarrel's right, roused to th'
encounter,

Or whether ghasted by the noise I made,

Full suddenly he fled.

Gloucester

Let him fly far,

Not in this land shall he remain uncaught,

And found, dispatch. The noble Duke my

master, My worthy arch and patron, comes

tonight. By his authority I will proclaim it

That he which finds him shall deserve our

thanks, Bringing the murderous coward to the

stake; He that conceals him, death.

Edmond

When I dissuaded him from his intent

And found him pitched to do it, with curst

speech I threatened to discover him. He replied,

"Thou unpossessing bastard, dost thou think

If I would stand against thee, would the reposal

Of any trust, virtue, or worth in thee

Make thy words faithed? No, what I should

deny— As this I would, ay, though thou didst

produce My very character—I'd turn it all

To thy suggestion, plot, and damnèd practice,

ساری دنیا یہی سمجھے گی کہ تو نے مجھے احمق بنانا چاہا۔ اگر دنیا یہ بھی نہ سمجھی کہ میری جان لینے میں تیرا کیسا کچھ نفع ہے اور تیرے اشتعال کیلئے اس میں کیسی معقول وجہ موجود ہے، تب بھی تیری یہ فتنہ پردازیاں دنیا کو بیوقوف بنائیں گی۔

گلو ستر:۔ یہ اید گر تو پکا بد معاش اور شیطان ہو گیا ہے۔ کیا اسے اپنے خط سے بھی انکار ہو گا۔ ارے بے ایمان تو ذرا ہاتھ آجائے تو تجھے بتاؤں۔

(اندر غل ہوتا ہے)

سنو نواب کورنوال کی آمد میں نفیر بجنے کی آواز آرہی ہے معلوم نہیں کہ وہ کیوں آرہے ہیں۔ میں تمام بندرگاہوں میں پہرے بٹھادوں گا کہ یہ نالائق کہیں نکل نہ جائے۔ نواب اس بات کی اجازت مجھے ضرور دیں گے۔ اس کے علاوہ میں اید گر کی تصویر دور و نزدیک ہر جگہ روانہ کردوں گا تاکہ سلطنت میں جہاں کہیں بھی وہ ملے فوراً گرفتار کر لیا جائے۔ اور اے میرے وفادار فرزند اید مند گواید گر کی طرح تو صحیح النسب نہیں مگر تیری خیر خواہی ایسی ہے کہ اپنے بعد میں تجھے اپنی جانشینی کا مستحق قرار دوں گا۔

(کورنوال، ریگن اور بہت سے خدام آتے ہیں)

کورنوال:۔ میرے نہایت شریف دوست، فرمائیے مزاج بخیر ہے؟ یہاں آتے ہی ایک عجیب خبر سننے میں آئی ہے۔

ریگن:۔ اگر وہ خبر سچ ہے تو پھر سخت سے سخت انتقام بھی اگر لیا جائیگا تو وہ بھی کم ہو گا۔ آپ کا مزاج کیسا ہے؟

گلو ستر:۔ اے خاتون معزز میرا دل زخمی ہے مجروح ہے۔

ریگن:۔ تو کیا یہ سچ ہے کہ آپ کا وہ لڑکا جس کی پیدائش پر میرے والد نے اسے اپنا روحانی فرزند بنایا تھا اور جس کا نام انہوں نے اید گر رکھا تھا آپ کی جان لینے کے درپے ہو گیا ہے؟

گلو ستر:۔ بیگم صاحب کیا عرض کروں، شرم کے مارے کچھ کہنے کو جی نہیں

And thou must make a dullard of the world
 If they not thought the profits of my death
 Were very pregnant and potential spirits
 To make thee seek it."

Gloucester

O strange and fastened villain!
 Would he deny his letter, said he?
 (Tucket within)

Hark, the Duke's trumpets. I know not why he
 comes.

All ports I'll bar. The villain shall not scape.
 The Duke must grant me that; besides, his
 picture

I will send far and near, that all the kingdom
 May have due note of him—and of my land,
 Loyal and natural boy, I'll work the means
 To make thee capable.

(Enter the Duke of Cornwall, Regan, and
 attendants)

Cornwall

How now, my noble friend? Since I came hither,
 Which I can call but now, I have heard strange
 news.

Regan

If it be true, all vengeance comes too short
 Which can pursue th' offender. How dost, my
 lord?

Gloucester

O madam, my old heart is cracked, it's cracked.

Regan

What, did my father's godson seek your life?
 He whom my father named, your Edgar?

Gloucester

O lady, lady, shame would have it hid!

چاہتا۔

ریگن:- کیا آپ کا یہ یاد گر میرے والد کے جلوس کے سواروں سے بہت میل جول رکھتا ہے؟

گلوستر:- سرکار مجھے اس کا کچھ حال معلوم نہیں۔ وہ لڑکا تو بہت ہی ملائق اور نکما نکلا۔

ایدمند:- سرکار فرمانا بالکل بجا ہے وہ انہی سواروں میں اکثر اٹھتا بیٹھتا ہے۔
ریگن:- یقینی انہی کی صحبت میں وہ بگڑ گیا اس میں تعجب کی بات نہیں ہے یقیناً
یہی لوگ تھے جنہوں نے اسے اپنے بڑھے باپ کے قتل پر آمادہ کیا۔ تاکہ اس کی ملک
اور جائیداد کے مالک بن کر اس کی آمدنی خوب اڑائیں۔ ان لوگوں کی نسبت آج ہی
شام کو میری بہن گونزل نے مجھے اطلاع دی ہے اور یہاں تک احتیاط بتائی ہے کہ اگر
یہ لوگ میرے پاس قیام کرنے آئیں تو بہتر ہوگا کہ میں تمہیں اپنے محلوں میں نہ
ملوں۔

کورنوال:- ریگن یقین جانو یہی بات ہے اور اچھا ایدمند میں سنتا ہوں کہ تم نے
ایک نیک بخت فرزند کی طرح اپنے باپ کی بڑی خدمت کی ہے۔

ایدمند:- جناب والا میں نے اپنا فرض ادا کیا ہے۔

گلوستر:- ایدمند نے یہ بات جتنائی بھی کہ ان سواروں کی صحبت میں وہ سخت بدنام
ہو گیا ہے لیکن جب ایدمند نے اسے گرفتار کرنا چاہا تو ایدمند کو اپنے بازو پر زخم اٹھانا
پڑا۔

کورنوال:- پھر اس کی تلاش میں کوئی گیا بھی یا نہیں؟

گلوستر:- حضور تعاقب برابر ہو رہا ہے۔

کورنوال:- اگر وہ گرفتار ہو گیا تو پھر اس سے کسی قسم کے نقصان کا اندیشہ تو نہ
رہے گا؟ جو کچھ آپ نے سوچا ہے اس پر عمل کیجئے گا۔ اور ہم آپ کو اجازت دیتے
ہیں کہ ہمارے اختیارات سے اس معاملہ میں جس طرح چاہیں آپ کام لے سکتے ہیں۔

Regan Was he not companion with the riotous knights
 That tend upon my father?
 Gloucester I know not, madam. 'Tis too bad, too bad.
 Edmond Yes, madam, he was of that consort.
 Regan No marvel, then, though he were ill-affected.
 'Tis they have put him on the old man's death,
 To have th' expense and spoil of his revenues.
 I have this present evening from my sister
 Been well informed of them, and with such
 cautions
 That if they come to sojourn at my house
 I'll not be there.
 Cornwall Nor I, assure thee, Regan.
 Edmond, I hear that you have shown your father
 A childlike office.
 Edmond It was my duty, sir.
 Gloucester (to Cornwall) He did bewray his practice, and
 received
 This hurt you see striving to apprehend him.
 Cornwall Is he pursued?
 Gloucester Ay, my good lord.
 Cornwall If he be taken, he shall never more
 Be feared of doing harm. Make your own
 purpose
 How in my strength you please.

اور تم ایدمند جس کی نیک کرداری اور فرمانبرداری جو تمہاری لیاقت پر اس وقت گواہی دے رہی ہے آج سے تم ہماری ملازمت میں رہو گے ایسی طبیعتیں جن پر ہم کامل بھروسہ کر سکیں ان کے ہم ہمیشہ ضرور متمند رہیں گے اور اس لئے ہم تمہیں پہلے ہی سے اپنا نیک خواہ بنانا چاہتے ہیں۔

ایدمند۔ میں حضور کی خدمت کیلئے دل و جان سے حاضر ہوں۔

گلوستر۔ حضور کی اس بندہ نوازی کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔

کورنوال۔ گلوستر آپ کو اس کا علم نہیں ہے کہ ہم اس وقت کیوں یہاں آئے

ہیں۔

ریگن۔ اس طرح بے موقع اور بے وقت رات کے اندھیرے میں ہمارا یہاں آنا بلاوجہ نہیں ہے ہمیں آپ سے ایک ضروری معاملے میں مشورہ لینا ہے۔ ہمارے والد نے لکھا ہے اور اسی طرح بہن گونزل بھی تحریر کرتی ہیں کہ ان میں اور والد میں کسی بات پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے بہت سے قاصد آچکے ہیں جو ابھی تک ہمارا جواب لیکر نہیں گئے ہیں۔ میں نے یہی مناسب سمجھا ہے کہ اس کا جواب اپنے گھر سے باہر جا کر دوں۔ آپ ہمارے پرانے مشیر اور صلاح کار ہیں اپنا فکر دور کر کے ہمیں صلاح دیجئے کہ ہم اس ضروری معاملہ میں کیا کریں کیونکہ ان کا تصفیہ جلد ہونا ضروری ہے۔

گلوستر۔ بیگم میں حضور کی خدمت کیلئے حاضر ہوں۔ آپ دونوں کی تشریف آوری میری عزت کا باعث ہوئی ہے۔

(چلا جاتا ہے)

دوسرا منظر

(گلوستر کے محل کے سامنے کھنٹ اور اوسوالد مختلف اوقات میں آتے ہیں)

اوسوالد۔ سلام دوست کیا آپ اسی محل کے ملازموں میں ہیں؟

For you, Edmond,
 Whose virtue and obedience doth this instant
 So much commend itself, you shall be ours.
 Natures of such deep trust we shall much need.
 You we first seize on.

Edmond

I shall serve you, sir,
 Truly, however else.

Gloucester

(to Cornwall) For him I thank your grace.

Cornwall

You know not why we came to visit you—

Regan

Thus out of season, threading dark-eyed night—

Occasions, noble Gloucester, of some poise,
 Wherein we must have use of your advice.

Our father he hath writ, so hath our sister,
 Of differences which I least thought it fit
 To answer from our home. The several
 messengers

From hence attend dispatch. Our good old
 friend,

Lay comforts to your bosom, and bestow
 Your needful counsel to our businesses,
 Which craves the instant use.

Gloucester

I serve you, madam.

Your graces are right welcome.

(Flourish. Exeunt)

Scene 2

(Enter the Earl of Kent, disguised, and Oswald the steward,
 severally)

Oswald

Good dawning to thee, friend. Art of this house?

گفت۔ ہاں ہوں تو۔

اوسوالد۔ یہ بتائیے کہ ہم اپنے گھوڑے کہاں باندھیں۔

گفت۔ کچھڑ میں۔

اوسوالد۔ اگر آپ کو ہمارا کچھ بھی خیال ہے تو بتائیے کہ گھوڑے کہاں باندھے

جائیں۔

گفت۔ مجھے تمہارا مطلق خیال نہیں۔

اوسوالد۔ اگر یہی ہے تو مجھے بھی آپ کی مطلق پروا نہیں ہے۔

گفت۔ درست ہے اگر آج کسی اکھاڑے میں آپ سے ملاقات ہوتی تو پھر بتاتا

کہ آپ کو میری پروا ہونی چاہئے تھی۔

اوسوالد۔ آپ کیوں مجھ سے ایسی باتیں کرتے ہیں میں تو آپ کی صورت سے

بھی واقف نہیں۔

گفت۔ مگر میں تو تمہیں خوب جانتا ہوں۔

اوسوالد۔ تمہیں میرا حال کیا معلوم؟

گفت۔ تمہارا حال بتاؤں تم بد معاش ہو، شیطان ہو، پاپی ہو دو سروں کا پس خوردہ

کھانیوالوں میں ہو۔ تم سفلے، کمینے، مغرور اور تنگ طرف ہو۔ تم بھک منگے ہو اور ان

شریف صورت بننے والوں میں ہو جن کے پاس صرف تین جوڑے کپڑوں کے ہوتے

ہیں جن کی آمدنی سال بھر میں سوا سو سے زیادہ نہیں۔ نپاک نجس، میلی، کچیلی، اونی

جراہیں پہننے والوں میں بزدل رذیل ہو جھوٹے مقدمے چلانیوالے ہو۔ ہر وقت تمہیں

آئینہ چاہیے کہ اپنی صورت دیکھتے رہو۔ اپنی خدمت کے علاوہ خفیہ کاروائیوں میں کام

کرنے والے۔ ایک ہی صندوق میں اپنا سب مال متاع جمع کرنیوالے پکے بد معاش

کمینے اور بزدل ہو۔ کمینے بچے سن یہ جتنی باتیں میں نے کہی ہیں اگر تو نے ایک سے

بھی انکار کیا تو اتنا پیٹوں گا کہ اپنی قسمت کو بیٹھا پھوٹ پھوٹ کر روینگا۔

اوسوالد۔ ارے تو بھی عجیب بن مانس ہے۔ ایسے آدمی کو گالیاں دیتا ہے جس

Kent	Ay.
Oswald	Where may we set our horses?
Kent	I' th' mire.
Oswald	Prithee, if thou lov'st me, tell me.
Kent	I love thee not.
Oswald	Why then, I care not for thee.
Kent	If I had thee in Lipsbury pinfold I would make thee care for me.
Oswald	Why dost thou use me thus? I know thee not.
Kent	Fellow, I know thee.
Oswald	What dost thou know me for?
Kent	A knave, a rascal, an eater of broken meats, a base, proud, shallow, beggarly, three-suited, hundred-pound, filthy worsted-stocking knave; a lily-livered, action-taking, whoreson, glass-gazing, super-serviceable, finical rogue; one-trunk-inheriting slave; one that wouldst be a bawd in way of good service, and art nothing but the composition of a knave, beggar, coward, pander, and the son and heir of a mongrel bitch, one whom I will beat into clamorous whining if thou deniest the least syllable of thy addition.
Oswald	Why, what a monstrous fellow art thou, thus to

سے نہ نواقف ہے اور نہ وہ تجھے جانتا ہے۔

گفت۔ ارے بے حیا بے شرم کہتا ہے تو مجھے نہیں جانتا۔ میں وہی تو ہوں جس نے تجھے بھاگتے کینے کے پاؤں پر لاتیں اور ٹھوکریں لگائی تھیں اور بادشاہ کے سامنے تجھے خوب ٹھونکا تھا۔ ارے بد معاش کچھ دم ہے تو تلوار کھینچ کر دو دو ہاتھ ہو جائیں۔ گور ات ہے مگر چاندنی تو کھلی ہے ایسا دھنوں گا کہ سب کچھ بھول جائیگا۔ سنتا ہے ابے نائی کی دکان پر بیٹھنے والے تلوار کیوں نہیں کھینچتا؟

گفت تلوار کھینچ کر آگے بڑھتا ہے)

اوسوالد۔ ابے جادور ہو مجھے تجھ سے کچھ واسطہ اور غرض نہیں۔

گفت۔ ارے کتے تلوار کیوں نہیں کھینچتا۔ بادشاہ کے خلاف خطوط تو لایا اور اس بیہودہ اور خود پسند نمائشی عورت کا حمایتی بھی بنا، تلوار کیوں نہیں کھینچتا؟ اتنے ہاتھ لگائے ہوں گے کہ تیری ٹانگوں کا قیمہ بنادوں گا۔ ارے شیطان لڑتا کیوں نہیں۔ سامنے کیوں نہیں آتا؟

اوسوالد۔ (غل مچاتا ہے) ارے دہائی دہائی کوئی بچائے ارے ملہ ڈالا مار ڈالا۔

گفت۔ تلوار کا ہاتھ کیوں نہیں لگاتا۔ بھلا کیوں، ٹھمر جا، ارے فلمے کیا ہاتھ ٹوٹ گئے ہیں تلوار کیوں نہیں مارتا؟ **گفت** اوسوالد کو خوب ٹھونکتا ہے۔
(ایدمند اپنا خنجر برہنہ کئے آتا ہے)

ایدمند۔ کیوں خیر تو ہے بات کیا ہے؟ (دونوں کو چھڑاتا ہے)

گفت۔ اچھا میاں لڑکے اگر تم میں کچھ دم ہے تو تم بھی آجاؤ۔ صاحبزادے آؤنا پھر دیکھو کہ تمہاری کھال کے پرزے بھی کس طرح اڑاتا ہوں۔

(کورنوال، ریگن، گلوستر اور نوکر آتے ہیں)

گلوستر۔ ہائیں یہ تلواریں، ہتھیار یہاں کیسے ہیں یہ کیا ہو رہا ہے؟

کورنوال۔ سنو اب اگر کسی نے کسی پر ہاتھ چھوڑا تو وہ جان سے جائیگا۔ بتاؤ

بات کیا ہوئی تھی؟

rail on one that is neither known of thee nor knows thee!

Kent

What a brazen-faced varlet art thou, to deny thou knowest me! Is it two days since I tripped up thy heels and beat thee before the King? Draw, you rogue; for though it be night, yet the moon shines.

(He draws his sword)

I'll make a sop o' th' moonshine of you, you whoreson, cullionly barber-monger, draw!

Oswald

Away. I have nothing to do with thee.

Kent

Draw, you rascal. You come with letters against the King, and take Vanity the puppet's part against the royalty of her father. Draw, you rogue, or I'll so carbonado your shanks—draw, you rascal, come your ways!

Oswald

Help, ho, murder, help!

Kent

Strike, you slave! Stand, rogue! Stand, you neat slave, strike!

Oswald

Help, ho, murder, murder!

(Enter Edmond the bastard, then the Duke of Cornwall, Regan, the Duke of Gloucester, and servants)

Edmond

How now, what's the matter? Part.

Kent

With you, goodman boy. If you please, come, I'll flesh ye. Come on, young master.

Gloucester

Weapons? Arms? What's the matter here?

Cornwall

Keep peace, upon your lives. He dies that strikes again.

What is the matter?

ریگن:- ان میں ایک بہن کے پاس سے آیا ہوا اور دوسرا بادشاہ کا بھیجا ہوا
قاصد معلوم ہوتا ہے۔

کورنوال:- جھگڑا کس بات پر ہوا فوراً بتایا جائے۔

اوسوالد:- حضور میرا تو دم چڑھا ہوا ہے بات کرنی دشوار ہے۔

گفت:- ہاں کیوں نہیں تم نے بڑی ہمت اور جوانمردی سے بھی تو کلام لیا ہے۔
ارے بزدل کیمنے، فطرت کو انکار ہے کہ تجھے اس نے مخلوق کیا تھا تو کسی درزی کے
ہاتھ کا بنایا ہوا آدمی ہے۔

کورنوال:- یہ تو کچھ عجیب آدمی معلوم ہوتا ہے کہیں درزی بھی آدمی بنایا کرتا

ہے۔

گفت:- حضور ہاں درزی بھی آدمی بنایا کرتا ہے اگر بنائیوالا کوئی سنگ تراش یا
مصور ہوتا تو وہ ایسی کہ نہ صورت نہ بنا سکتا تھا۔ چاہے انہیں اپنا پیشہ شروع کئے
ہوئے دو ہی گھنٹے گزرے ہوتے۔

کورنوال:- اچھا بتاؤ کہ تم دونوں میں جھگڑا کس طرح شروع ہوا؟

اوسوالد:- اس بڑھے شیطان کی سفید داڑھی پر مجھے رحم آگیا اور اس کی جان
میں نے چھوڑ دی۔

گفت:- ارے حروف ہجا کے غیر ضروری حرف حضور اگر حکم دیں تو اس رسی
دراز حرامزادے کو اپنے پاؤں میں کچل کر ابھی گارا بنادوں اور دیواروں کو اس سے لپ
دوں۔ تو اور میری ڈاڑھی کا لحاظ کرتا رسی دم اٹھا کر تھرکنے والی چڑیا۔

کورنوال:- گستاخ تو چپ کیوں نہیں رہتا۔ تو تو بڑا ہی شیطان معلوم ہوتا ہے
اوب لحاظ تجھ میں کچھ نہیں۔

گفت:- اوب، تمیز سب کچھ ہے مگر غصے کی حالت میں کچھ نہیں رہتا۔

کورنوال:- آخر یہ غصہ کیوں ہے؟

گفت:- غصہ یوں ہے کہ اس حرامزادے ملازم کے دل میں ذرا ایمان نہیں مگر کر

- Regan The messengers from our sister and the King.
Cornwall (to Kent and Oswald) What is your difference?
 Speak.
- Oswald I am scarce in breath, my lord.
Kent No marvel, you have so bestirred your valour,
 you cowardly rascal. Nature disclaims in thee; a
 tailor made thee.
- Cornwall Thou art a strange fellow—a tailor make a
 man?
- Kent A tailor, sir. A stone-cutter or a painter could
 not have made him so ill though they had been
 but two years o' th' trade.
- Cornwall Speak yet; how grew your quarrel?
Oswald This ancient ruffian, sir, whose life I have
 spared at suit of his grey beard—
- Kent Thou whoreson Z, thou unnecessary letter— (to
 Cornwall) my lord, if you'll give me leave I will
 tread this unbolted villain into mortar and daub
 the wall of a jakes with him. (To Oswald) Spare
 my grey beard, you wagtail?
- Cornwall Peace, sirrah.
 You beastly knave, know you no reverence?
- Kent Yes, sir, but anger hath a privilege.
- Cornwall Why art thou angry?
- Kent That such a slave as this should wear a sword,
 Who wears no honesty. Such smiling rogues as
 these,

میں تلوار بندھی ہے۔ یہ تو ان بے ایمانوں میں ہے جو چوہوں کی طرح اس رشتہ الفت کو بھی کتر ڈالیں جس میں اولاد اور والدین بندھے ہوتے ہیں اور اگر گرہ ایسی سخت ہو کہ اس کا کھولنا مشکل ہو تو یہ اسے بھی کٹ ڈالیں اپنے مالکوں کی طبیعت میں جو ناجائز جذبات پیدا ہوں انہیں اور بھڑکائیں۔ جلتی آگ میں تیل ڈالیں۔ اگر ان کے مالکوں میں کسی کی طرف سے تغافل ہو تو انہیں اور بے پروا اور سرد مہربنادیں۔ خوشامدی ٹٹوہاں میں ہاں ملانے والے ہیں۔ مالکوں کی طبیعت میں ہر ہوا کے جھونکے پر جو تغیر پیدا ہو، جھٹ اپنی چو نچیں پھاڑ کر ایمان سے دستبردار ہو جائیں۔ جو کچھ وہ چاہاں وہی کر نیکو تیار ہو جائیں۔ کتوں کی طرح آقاؤں کے پیچھے دم ہلا کر چلنے کے سوا اور کچھ نہ جاننے والے ہیں۔ تمہاری ان مفلوج صورتوں کو طاعون غارت کر دے۔ تو میری باتوں پر اس طرح ہنستا ہے گویا کہ میں کوئی بیوقوف اور مسخرا ہوں۔ اری بزدل بطخ اگر کہیں تو میدان میں مل جاتی تو میری قانیں قانیں کے ساتھ تجھے بھی تیرے ڈربے تک پہنچا دیتا۔

کورنوال:- ارے آدمی کیا تو پاگل تو نہیں ہے؟

گفت:- دو مخالفوں میں کبھی اتنی نفرت و خصومت نہیں ہو سکی جتنی کہ مجھ میں

اور اس بد معاش میں ہے۔

کورنوال:- تو اسے بد معاش کیوں کہتا ہے۔ اس کی وجہ تو کیا رکھتا ہے۔

گفت:- اس کی صورت سے مجھے نفرت ہے گھن آتی ہے۔

کورنوال:- شاید ایسی ہی نفرت اور گھن میری صورت سے یا گلوستر کی صورت

سے یا ہماری بیگم کی صورت سے بھی تجھے محسوس ہوتی ہوگی۔

گفت:- حضور بات صاف کہنا میرا کام ہے جو صورتیں اس وقت سامنے ہیں ان

سے کہیں بہتر صورتیں میں دیکھ چکا ہوں۔

کورنوال:- معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان آدمیوں میں سے ہے جس کے اجدپن کی

تعریفیں اس کے منہ پر کی جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے بات سگنیکا انداز

Like rats, oft bite the holy cords a-twain
Which are too intrince t' unloose, smooth every
passion

That in the natures of their lords rebel;
Being oil to fire, snow to the colder moods,
Renege, affirm, and turn their halcyon beaks
With every gall and vary of their masters,
Knowing naught, like dogs, but following.
(To Oswald) A plague upon your epileptic
visage!

Smile you my speeches as I were a fool?
Goose, an I had you upon Sarum Plain
I'd drive ye cackling home to Camelot.

Cornwall

What, art thou mad, old fellow?

Gloucester

(to Kent) How fell you out? Say that.

Kent

No contraries hold more antipathy
Than I and such a knave.

Cornwall

Why dost thou call him knave?
What is his fault?

Kent

His countenance likes me not.

Cornwall

No more perchance does mine, nor his, nor hers.

Kent

Sir, 'tis my occupation to be plain:
I have seen better faces in my time
Than stands on any shoulder that I see
Before me at this instant.

Cornwall

This is some fellow
Who, having been praised for bluntness, doth
affect
A saucy roughness, and constrains the garb

اتنا گستاخانہ ہے لیکن فی الواقع یہ چیز اس کی طبیعت کے خلاف ہے۔ گویا خوشامد کرنی اسے آتی ہی نہیں۔ جو کچھ کہتا ہے وہ ہمیشہ سچ ہوتا ہے۔ اس قسم کے بد معاشوں کو میں خوب جانتا ہوں۔ ان کی اس صاف گوئی اور بے تکلفی میں وہ وہ عیاریاں اور مکاریاں چھپی ہوتی ہیں جو ہمیں خوشامدی جھک جھک کر سلام کرنیوالوں یا ہر حکم پر دوڑ جانیوالوں میں بھی نہیں ہوتیں۔

گفتہ۔ حضور میں اپنے ایمان سے عرض کرتا ہوں کہ آپ بڑے مرتبے کے لوگ ہیں آپ کی اجازت سے جن کا اثر جگمگ کرنیوالے سورج کے گرد روشنی کا ایک ہلا بناتا ہے۔

گورنوال:- اس میں تمہارا کیا مطلب؟

گفتہ۔ میں اپنا طرز گفتگو بدل کر عرض کرتا ہوں۔ اب تک جو انداز تقریر رہا ہے اسے آپ ناپسند کرتے ہیں گزارش ہے میں کسی کی خوشامد نہیں کر سکتا۔ جس نے آپ کو باتوں میں صاف صاف دھوکہ دیا وہ کورا بد معاش تھا۔ مگر میں ایسا نہیں ہوں۔ گو اس بات کے کہنے سے میں آپ کو ناراض کرتا ہوں۔

گورنوال:- آخر اس آدمی نے تمہیں کس بات پر غصہ دلایا۔

اوسوالد:- میں نے کوئی بات غصے دلانے کی نہیں کی۔ حال ہی کا قصہ ہے کہ کسی غلط فہمی پر بادشاہ سلامت مجھ پر ناراض ہوئے اور مجھے مارا بھی تھا۔ اس نے بادشاہ کو خوش کرے کیلئے ان کی خفگی دیکھ کر اپنی خفگی بھی ظاہر کی۔ جب میں وہاں سے بھاگا تو مجھ بھاگتے کے اس نے دس پانچ ٹھوکریں ماریں۔ جب میں گر پڑا تو میری توہین کی۔ اور مجھے گالیاں دیں۔ بادشاہ سلامت کی نظروں میں بہادر اور جواں بننے کیلئے اس نے ایسے آدمی پر حملہ کیا جو حملے کا جواب نہ کر سکتا تھا۔ غرض اس دن کی کامیابی پر وہ ایسا دلیر ہوا کہ آج پھر اس نے مجھ پر تلوار کھینچی۔

گفتہ۔ بد معاش تو وہ ہے جو حضور جیسے رستم دقت کو بھی بیوقوف بنانا چاہتا ہے۔

گورنوال:- ابھی کوئی جائے اور فوراً کندہ یہاں لائے۔ اسے کاٹھ میں ٹھونکا

Quite from his nature. He cannot flatter, he;
 An honest mind and plain, he must speak truth.
 An they will take 't, so; if not, he's plain.
 These kind of knaves I know, which in this
 plainness

Harbour more craft and more corrupter ends
 Than twenty silly-ducking observants
 That stretch their duties nicely.

Kent

Sir, in good faith, in sincere verity,
 Under th' allowance of your great aspect,
 Whose influence, like the wreath of radiant fire
 On flick'ring Phoebus' front—

Cornwall

What mean'st by this?

Kent

To go out of my dialect, which you discommend
 so much. I know, sir, I am no flatterer. He that
 beguiled you in a plain accent was a plain
 knave, which for my
 part I will not be, though I should win your
 displeasure to entreat me to 't.

Cornwall

(to Oswald) What was th' offence you gave
 him?

Oswald

I never gave him any.
 It pleased the King his master very late
 To strike at me upon his misconstruction,
 When he, compact, and flattering his
 displeasure, Tripped me behind; being down,
 insulted, railed, And put upon him such a deal
 of man That worthied him, got praises of the
 King For him attempting who was self-subdued,
 And in the fleshment of this dread exploit
 Drew on me here again.

جائیگا۔ ارے بڑھے پکے بد معاش، فضول بکواس کرنوالے ہم تجھے تیز سکھائیں گے۔
 گفت۔ حضور اب میری عمر اتنی نہیں ہے کہ کچھ سیکھ لوں۔ آپ کندہ نہ
 منگوائیں۔ میں بادشاہ سلامت کا ملازم ہوں اور انہی کے ایک کام کو آپ کے پاس بھیجا
 گیا ہوں۔ آپ مجھے کاٹھ میں ٹھونک کر میرے آقا اور بادشاہ کی علانیہ توہین اور اس
 کے ساتھ عداوت ظاہر کریں گے۔

کورنوال:- کندہ ابھی اٹھا کر یہاں لاؤ۔ میں اپنی جان اور عزت کی قسم کھا کر کہتا
 ہوں کہ آج دوپہر تک ہم تجھے کاٹھ میں ٹھنکار کھیں گے۔
 ریگن:- دوپہر تک نہیں بلکہ رات تک بلکہ ساری رات اسے کاٹھ میں ٹھنکا
 رکھیں۔

گفت۔ بیگم۔ اگر میں آپ کا کتا بھی ہوتا تب بھی آپ کا یہ برتاؤ میری ساتھ نہ
 ہونا چاہئے تھا۔

ریگن:- نہیں۔ جو بد معاش اس کے ساتھ رہتے ہیں چونکہ تم بھی انہی میں سے
 ہو۔ اس لئے میں تمہارے ساتھ یہی برتاؤ کرنا بہتر سمجھتی ہوں۔
 کورنوال:- یہ آدمی بھی انہی بد معاشوں میں سے معلوم ہوتا ہے جن کا ذکر ہماری
 بہن نے اپنے خط میں کیا ہے۔ اچھا کندہ لاؤ۔
 (کندہ لایا جاتا ہے)

گلو ستر:- میں حضور سے نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ ایسا نہ کیجئے،
 گو اس کا قصور بہت ہے۔ نیک دل بادشاہ لی ار خود اس کی سزا دے لیں گے۔ ان کے
 بھیجے ہوئے آدمی کو اس قسم کی ذلت کی سزا دینی جو چوروں یا گھروں میں گھسنے والے
 مجرموں کو دی جاتی ہے ہرگز مناسب نہیں۔ بادشاہ سلامت اس بات پر بہت برامانیں
 گے۔ اور سمجھیں گے کہ اب ان کی قدر اتنی بھی نہیں رہی کہ ان بھیجے ہوئے قاصد کو
 اس طرح قید کیا گیا۔

کورنوال:- اگر انہوں نے پوچھا تو ہم جواب دے لیں گے۔

- You stubborn, ancient knave, you reverend
braggart, We'll teach you.
- Kent Sir, I am too old to learn.
Call not your stocks for me. I serve the King,
On whose employment I was sent to you.
You shall do small respect, show too bold
malice
Against the grace and person of my master,
Stocking his messenger.
- Cornwall (calling) Fetch forth the stocks!—
As I have life and honour, there shall he sit till
noon.
- Regan Till noon?—till night, my lord, and all night too.
- Kent Why, madam, if I were your father's dog
You should not use me so.
- Regan Sir, being his knave, I will.
(Stocks brought out)
- Cornwall This is a fellow of the selfsame colour
Our sister speaks of.—Come, bring away the
stocks.
- Gloucester Let me beseech your grace not to do so.
The King his master needs must take it ill
That he, so slightly valued in his messenger,
Should have him thus restrained.
- Cornwall I'll answer that.
(They put Kent in the stocks)
- Kent None of these rogues and cowards
But Ajax is their fool.
- Cornwall Fetch forth the stocks!
(Exeunt some servants)

ریگن:- میری بہن جب سنے گی کہ ان کے آدمی کی جسے انھوں نے ایک پیغام دیکر یہاں بھیجا تھا اس طرح توہین ہوئی ہے اور اسے گالیاں دی گئی ہیں تو وہ مجھ سے کیسی دل میں ناراض ہو گئی۔ اس کے دونوں پاؤں کاٹھ میں دیدو۔
گھنٹ کاٹھ میں ٹھونک دیا جاتا ہے)

شوہر آپ ادھر چلے آئیں۔ (سب لوگ سوائے گھنٹ اور گلوستر کے چلے جاتے ہیں)
گلوستر:- دوست مجھے تمہیں اس حال میں دیکھے سے سخت صدمہ ہوتا ہے۔
نواب کی مرضی یہی تھی۔ اس کے مزاج سے دنیا واقف ہے جب کوئی بات دل میں ٹھان لیتا ہے۔ پھر اس سے نہیں ملتا۔ نہ کوئی اسے سمجھا سکتا ہے اور نہ روک سکتا ہے۔ میں پھر جاتا ہوں اور تمہارے لئے اس کی منت سماجت کرتا ہوں۔

گھنٹ:- نہیں آپ کو تکلیف کرنیکی ضرورت نہیں۔ میں اتنا جاگا ہوں اور سفر بھی اتنی دور کا کر چکا ہوں۔ کہ اس سزا کا بہت سا وقت نیند میں گذر جائیگا۔ اور جو باقی رہیگا وہ سیٹیاں بجا کر گزار دوں گا۔ خوش قسمتی آدمی بہت دن ساتھ نہیں دیا کرتی۔ اچھا آداب عرض ہے۔

گلوستر:- اس میں سارا قصور نواب کا ہے۔ بادشاہ سلامت جب آئیں گے تو اس حال کو دیکھ کر سخت برہم ہوں گے۔ (چلا جاتا ہے)

گھنٹ:- نیک دل بادشاہ لی ارباب تو اس بات کے قائل ہو جائے کہ چھاؤں چھوڑ کر دھوپ میں آنا اچھا نہیں ہوتا۔ ایک حالت سے دوسری حالت کو بدلنے میں اکثر نقصان ہوتا ہے۔ اے سورج ذرا قریب آجا کہ تیری روشنی میں اس خط کو پڑھ سکوں۔ مصیبت کی حالت میں بڑے بڑے کرشمے ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ خط کورویلیا کا ہے۔ خوش قسمتی سے اس پر وہ خفیہ خدمت گزاری جو اس اوقات میں کر رہا ہوں ظاہر ہو گئی ہے۔ اور اسے اتنا وقت ملے گا کہ ہمیں اس مصیبت سے نکالنے کی وہ کوئی تدبیر کرے۔ گھنٹ تو بہت جاگا ہوا ہے۔ نیند میں پناہ لے اور اے تھکی ہوئی آنکھو تم اس شرمناک حالت کو نہ دیکھو جس میں اس وقت میں مبتلا

- Regan My sister may receive it much more worse
 To have her gentlemen abused, assaulted.
 Cornwall Come, my good lord, away!
 (Exeunt all but Gloucester and Kent)
- Gloucester I am sorry for thee, friend. 'Tis the Duke's
 pleasure,
 Whose disposition, all the world well knows,
 Will not be rubbed nor stopped. I'll entreat for
 thee.
- Kent Pray do not, sir. I have watched and travelled
 hard.
 Some time I shall sleep out; the rest I'll whistle.
 A good man's fortune may grow out at heels.
 Give you good morrow.
- Gloucester The Duke's to blame in this; 'twill be ill taken.
 (Exit)
- Kent Good King, that must approve the common say:
 Thou out of heaven's benediction com'st
 To the warm sun.
 (He takes out a letter)
 Approach, thou beacon to this under globe,
 That by thy comfortable beams I may
 Peruse this letter. Nothing almost sees miracles
 But misery. I know 'tis from Cordelia,
 Who hath now fortunately been informed
 Of my obscured course, and shall find time
 For this enormous state, seeking to give
 Losses their remedies. All weary and
 o'erwatched,
 Take vantage, heavy eyes, not to behold
 This shameful lodging.

ہوں۔ تقدیر تجھے سلام پہونچے۔ ایک مرتبہ مہربان ہونے کے لئے اپنے چکر کو گردش دے۔

(سو جاتا ہے)

تیسرا منظر

کھلا میدان۔ اید گر آتا ہے

اید گر۔۔۔ سنا ہوں کہ میری گرفتاری کا اشتہار جاری ہو گیا ہے۔ غنیمت ہے کہ ایک پرانے درخت کی جڑ میں ایک موکھا ایسا مل گیا تھا کہ گرفتار کرنیوالوں سے بچ گیا۔ کوئی بندرگاہ ایسی نہیں جہاں میرے لئے پیرا نہ بیٹھا ہو۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں میری گرفتاری کیلئے پورا انتظام نہ کر دیا گیا ہو۔ اس در بدر بھاگنے کی حالت میں جان کو سلامت رکھنا بھی ضروری ہے۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ ذلیل سے ذلیل اور محتاج سے محتاج آدمی کی شکل جس میں افلاس انسان کو سب سے حقیر و ذلیل دکھا سکتا ہے مجھے اختیار کرنی پڑے گی۔ یہ سمجھو کہ آدمی سے جانور بننا پڑے گا۔ چہرے پر کیچڑ ملنی پڑے گی۔ کپڑے پھینک کر کمبل کی لنگوٹی باندھنی ہوگی۔ سر کے بالوں کو ابھی ہوئی گتھیاں بنانا اور ننگے گلے سرد ہواؤں اور آسمانی بلاؤں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اور پھر اپنا یہ ملک مجھے بھی بدلام کے فقیروں کی مثال پیش کر کے ویسا ہی فقیر ثابت کرنا ہوگا۔ جو اپنے خشک اور سوکھے ہوئے جسم میں لکڑی کی میخیں، درختوں کے کانٹے، لوہے کے سوئے، بھبھوئے ہوئے ذلیل کھلیانوں میں چھپے رہتے ہیں، اور جو گنواروں کے پتھروں سے بچنے کیلئے پن چکیوں میں گھسے غل مچا کر کبھی دیوانوں کی طرح چیخ چیخ کر اور کبھی دعائیں دیکر لوگوں سے خیرات مانگتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ اس بھوکے تری گود کو روٹی دو۔ کوئی کہتا ہے اس اندھے نوم کو پیسہ دو۔ یہ بھک منگے تو پھر بھی کچھ ہوں گے مگر اید گر تیری حقیقت اتنی بھی نہ ہوگی۔ (چلا جاتا ہے)

Fortune, good night;
 Smile once more; turn thy wheel.
 (He sleeps)

Scene3

(Enter Edgar)

Edgar

I heard myself proclaimed,
 And by the happy hollow of a tree
 Escaped the hunt. No port is free, no place
 That guard and most unusual vigilance
 Does not attend my taking. Whiles I may scape
 I will preserve myself, and am bethought
 To take the basest and most poorest shape
 That ever penury in contempt of man
 Brought near to beast. My face I'll grime with
 filth,
 Blanket my loins, elf all my hairs in knots,
 And with presented nakedness outface
 The winds and persecutions of the sky.
 The country gives me proof and precedent
 Of Bedlam beggars who with roaring voices
 Strike in their numbed and mortified arms
 Pins, wooden pricks, nails, sprigs of rosemary,
 And with this horrible object from low farms,
 Poor pelting villages, sheep-cotes and mills
 Sometime with lunatic bans, sometime with
 prayers
 Enforce their charity. "Poor Tuelygod, Poor
 Tom."
 That's something yet. Edgar I nothing am.
 (Exit)

چوتھا منظر

گلوستر کے محل کے سامنے

گنفت کاٹھ میں ٹھنکا بیٹھا ہے۔ بادشاہ لی ار، اس کا مسخرا اور مصاحب آتا ہے۔
لی ار۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ اپنے گھر سے کہیں چلے گئے اور میرے قاصد کو
انہوں نے واپس نہ کیا۔

مصاحب۔ حضور کل رات آنے سے پہلے یہی سنتا تھا کہ ان کا ارادہ کہیں باہر
جانیکا تھا۔

گنفت۔ زندہ باش شریف آقا۔

لی ار۔ ہائیں یہ تو کس حال میں ہے۔ کیا اس شرمناک حالت کو بھی تو نے اپنی
تفریح کا سامان بنایا ہے؟

گنفت۔ نہیں حضور کبھی نہیں۔

مسخرا۔ ہا۔ یہ جراب بند تو بڑے ہی ظالم ہیں۔ کہتے ہیں گھوڑے کو قابو میں
رکھنے کیلئے اس کے منہ میں لگام دینی پڑتی ہے۔ ریحچوں اور کتوں کو ان کی گردن میں
رسی ڈال کر باندھتے ہیں۔ بندروں کی کمر میں ڈوری ڈالتے ہیں، اور آدمیوں کو باندھنا
ہوتا ہے تو ان کی ٹانگیں باندھ دیتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی اپنی ٹانگوں کی مضبوطی پر ناز
کرے تو پھر اس کے پاؤں کاٹھ میں ٹھونک دیئے جاتے ہیں۔

لی ار۔ وہ کون تھا جس نے ہماری اتنی وقعت بھی نہ سمجھی کہ تجھے اس حال کو
پہونچا کر یہاں بٹھا دیا؟

گنفت۔ جی وہی دونوں تھے یعنی آپکی صاحبزادی اور صاحبزادی کے شوہر۔

لی ار۔ نہیں۔

گنفت۔ جی ہاں وہی تھے۔

لی ار۔ نہیں، میں کہتا ہوں نہیں۔

گنفت۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ہاں انہوں نے ہی یہ کیا ہے۔

Scene 4

(Enter King Lear, his Fool, and the First Gentleman)

Lear 'Tis strange that they should so depart from home
And not send back my messenger.

[First] Gentleman As I learned,
The night before there was no purpose in them
Of this remove.

Kent (waking) Hail to thee, noble master.

Lear Ha! Mak'st thou this shame thy pastime?

Kent No, my lord.

Fool Ha, ha, he wears cruel garters! Horses are tied
by the heads, dogs and bears by th' neck,
monkeys by th'
loins, and men by th' legs. When a man's
overlusty at

legs, then he wears wooden nether-stocks.
Lear (to Kent) What's he that hath so much thy place
mistook

To set thee here?

Kent It is both he and she:
Your son and daughter.

Lear No.

Kent Yes.

لی ارب۔ نہیں، نہیں وہ ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔

گفت۔ حضور انہیں کے یہ کر توت ہیں۔

لی ارب۔ جو پٹیر کی قسم انہوں نے ہرگز ایسا نہ کیا ہوگا۔

گفت۔ میں جو نو کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ کام ان ہی کا ہے۔

لی ارب۔ اتنی ہمت ان کی کیسے ہو سکتی تھی۔ اپنے ارادہ سے تو کیا کسی کے مجبور کئے بھی وہ ایسا نہ کر سکتے تھے۔ یہ فعل تو قتل انسان سے بھی بدتر کام ہے۔ افسوس کیا اب ہماری اتنی عزت بھی نہ رہی۔ جلد بتا۔ وہ کیا بات ہوئی تھی جس پر تجھے ایسی سخت سزا دی گئی اور تو ایسی سخت سزا کے لائق ٹھیرا۔ جبکہ یہ بات یاد رکھنے کی تھی کہ تو ہمارا قاصد تھا اور ہم نے تجھے یہاں بھیجا تھا۔

گفت۔ حضور جبکہ وہ دونوں قصر میں تھے تو میں نے آپ کا خط ان دونوں کو دیا۔ میں ان دونوں کے سامنے جھکا کھڑا تھا جیسا کہ قاصد کا فرض ہوتا ہے کہ اتنے میں ایک قاصد گھوڑے پر سوار دوڑتا ہوا اپنے میں ڈلو بادام چڑھا آیا۔ دم اتنا پھولا تھا کہ اس سے بات نہیں کی جاتی تھی۔ اس پر بھی آتے ہی اپنی آقا یعنی حضور کی بڑی صاحبزادی کی تعریفیں شروع کر دیں اور ان کی طرف سے ایک خط بھی پیش کیا۔ اس کا اسے مطلق خیال نہیں ہوا کہ دوسرے کی بات میں کیسے بیہودہ طریقے سے مغل ہوتا ہے۔ صاحبزادی گونزل کا خط دونوں نے پڑھا اور پڑھتے ہی جلوس کے سواروں کو طلب کیا اور اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو چل دیے۔ مجھ سے اتنا کہا کہ ہمارے پیچھے پیچھے آؤ۔ جب فرصت ہوگی تو ہم تمہیں جواب دیں گے۔ انہوں نے میری طرف نہایت سرد مہری سے دیکھا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اس دوسرے قاصد کی ملاقات نے اس کے آتے ہی میری ملاقات میں زہر کھول دیا۔ اب حضور غور فرمائیں کہ یہ قاصد وہی تھا جس نے تھوڑا زمانہ ہوتا ہے کہ حضور کی طرف گستاخانہ نظر سے دیکھا تھا۔ اتنا یاد آتے ہی مجھے غصہ آگیا۔ عقل رفو چکر ہوئی۔ میں نے تلوار کھینچ لی۔ تلوار کو دیکھتے ہی اس نے وہ دہائی مچائی کہ سارا گھر سر پر اٹھالیا۔ آپکی صاحبزادی اور صاحبزادے نے اس

Lear	No, I say.
Kent	I say yea.
Lear	By Jupiter, I swear no.
Kent	By Juno, I swear ay.
Lear	They durst not do 't, They could not, would not do 't. 'Tis worse than murder, To do upon respect such violent outrage. Resolve me with all modest haste which way Thou mightst deserve or they impose this usage, Coming from us.
Kent	My lord, when at their home I did commend your highness' letters to them, Ere I was risen from the place that showed My duty kneeling, came there a reeking post Stewed in his haste, half breathless, painting forth From Goneril, his mistress, salutations, Delivered letters spite of intermission, Which presently they read, on whose contents They summoned up their meiny, straight took horse, Commanded me to follow and attend The leisure of their answer, gave me cold looks; And meeting here the other messenger, Whose welcome I perceived had poisoned mine— Being the very fellow which of late Displayed so saucily against your highness— Having more man than wit about me, drew. He raised the house with loud and coward cries.

قصہ کو اتنا سنگین سمجھا کہ مجھے یہ شرمناک سزا دی۔
 مسخراہ۔ جاڑا ابھی گیا نہیں ہے۔ کیونکہ جنگلی قازیں ابھی تک ادھر سے اڑتی
 دکھائی دیتی ہیں۔

جو باپ چتھرے لگائے پھرے تو بچے اس کی پروا نہیں کرتے۔
 مگر وہ باپ جو روپیوں کی تھیلیاں لیکر آئے تو پھر بچے اس پر مہربان ہو جاتے ہیں۔
 اب تو یہ آزار بیٹیوں کی طرف سے آپ کو اتنے اٹھانے پڑیں گے کہ ان کا شمار مشکل
 ہو جائیگا۔

لی ارے۔ ارے یہ خفقان کا دورہ دل کی طرف کیسا اٹھتا معلوم ہوتا ہے؟ ارے
 اٹھتے ہوئے غبار غم بس بیٹھ جا۔ تیری جگہ سب سے نیچے ہے۔ میری بیٹی کہاں ہے؟
 گفت۔ حضور وہ نواب کے پاس اندر ہیں۔

لی ارے۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میرے ساتھ نہ آؤ۔ (چلا جاتا ہے)
 ایک شریف۔ جو قصور تم نے بیان کیا اس سے زیادہ تو نہیں کیا؟
 گفت۔ نہیں، مطلق نہیں۔ شاہی جلوس میں اتنے کم سوار رہ گئے۔ یہ کیا بات

ہے؟
 مسخراہ۔ یہ سوال تو تمہارا نامعقول ہے۔ اگر اسی کی سزا میں تم کاٹھ میں ٹھونک
 دیئے جاتے تو پہچانہ ہوتا۔

گفت۔ یہ کیوں؟

مسخراہ۔ ارے احمق چیونٹیوں سے سبق لے۔ وہ بتائیں گی کہ جاڑے میں محنت
 و مشقت موقوف رہتی ہے، پہلا اندوختہ کام دیتا ہے۔ جب قسمت سامنے ہو تو آنیوالی
 بد قسمتی کے زمانہ کا خیال کر کے سرمایہ مہیا کر لے۔ ارے یہ قوف تجھے بھی یہ سکھانا
 پڑیگا کہ اگر آدمی اندھانہ ہو تو پھر اسے آنکھوں سے کام لینا ہی پڑتا ہے۔ اتنی سمجھ تو
 رکھ کہ اگر پہاڑی پر سے کوئی بہت بھاری بو جھل پیہ نیچے کی طرف لڑکنے لگے تو اسے
 پکڑے نہ رہ۔ اگر تو نے اسے چھوڑا نہیں تو پھر سر کے بل گر کر تو اپنی گردن توڑ لیگا۔

- Your son and daughter found this trespass worth
The shame which here it suffers.
- Fool Winter's not gone yet if the wild geese fly that
way.
(Sings) Fathers that wear rags
Do make their children blind,
But fathers that bear bags
Shall see their children kind.
Fortune, that arrant whore,
Ne'er turns the key to th' poor.
- But for all this thou shalt have as many dolours
for thy daughters as thou canst tell in a year.
- Lear O, how this mother swells up toward my heart!
Histerica passio down, thou climbing sorrow;
Thy element's below.—Where is this daughter?
- Kent With the Earl, sir, here within.
- Lear Follow me not; stay here.
(Exit)
- [First] Gentleman (to Kent)
Made you no more offence but what you speak
of?
- Kent None.
How chance the King comes with so small a
number?
- Fool An thou hadst been set i' th' stocks for that
question,
thou'dst well deserved it.
- Kent Why, Fool?
- Fool We'll set thee to school to an ant, to teach thee
there's no labouring i' th' winter. All that follow
their noses are led by their eyes but blind men,
and there's not a nose among twenty but can
smell him that's stinking. Let go thy hold when
a great wheel runs down a hill, lest it break thy
neck with following; but

ہاں اگر تو پہاڑ پر چڑھنا چاہتا ہے تو پھر جو چیز اوپر پہنچانے میں تیری مدد کرے اس کا سہارا لیتا رہ۔ جب کوئی عقل مند تجھے بہتر نصیحت کرے تو میری اس نصیحت کو واپس کر دینا اور چونکہ وہ ایک بیوقوف مسخرے کی دی ہوئی نصیحت ہوگی اس لئے میں بد معاشوں کو اس پر عمل کرنے کیلئے کہوں گا۔ جو آدمی کسی کی خدمت صلے اور معاوضہ کیلئے کرتا ہے۔ وہ محض ایک ضابطہ پورا کرتا ہے۔ ایسا آدمی مینہ کے اترتے ہی اپنا سامان باندھنے لگے گا۔ اور تجھے مینہ اور آندھی میں تنہا چھوڑ کر چل دیگا۔ لیکن میں جانے والا نہیں۔ مسخرا ٹھیرا رہیگا۔ عقلمند بھاگ جائیگا۔ وہ بد معاش بیوقوف ہے جو بھاگے۔

گفتہ۔ بتا تو بیوقوف تو نے یہ باتیں کہاں سیکھیں؟
 مسخرا۔ احمق، کاٹھ میں ٹھکنے سے پہلے یہ باتیں سمجھ میں نہیں آئی تھیں؟
 (لی ار پھر آتا ہے۔ گلوستر ساتھ ہے)

لی ار۔ مجھ سے ملنے سے انکار اس وجہ سے کیا ہے کہ طبیعت ناساز ہے اور سفر سے تھک گئے ہیں۔ رات بھر سفر کرنا پڑا ہے۔ یہ سب باتیں ہی باتیں ہیں۔ حقیقت میں سرکشی اور گریز کرنیکی ترکیبیں ہیں۔ جو جواب لائے ہو اسے واپس لے جاؤ اور اس جواب سے بہتر جواب لاؤ۔

گلوستر۔ پیارے آقا آپ کو معلوم ہے کہ نواب کورنوال مزاج کے کیسے سخت ضدی ہیں۔ بات بات پر آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ جو بات منہ سے نکل گئی پھر اس سے نہیں ٹلنے۔

لی ار۔ ارے کلیجے شق کیوں نہیں ہو جاتا۔ انتقام، موت، تباہی، تم کہاں ہو۔ مزاج کے سخت ہیں۔ ضدی ہیں۔ بات بات پر آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ واہ واہ کیا خوبیاں ہیں۔ گلوستر گلوستر سنتا ہے، میں نواب کورنوال اور اس کی بیوی سے ضرور بات کرو گا۔

گلوستر۔ میرے پیارے نیک آقا میں نے انھیں اطلاع کر دی ہے۔

the great one that goes upward, let him draw thee after. When a wise man gives thee better counsel, give me mine again. I would have none but knaves follow it, since a fool gives it.

(Sings) That sir which serves and seeks for gain

And follows but for form,
Will pack when it begin to rain,
And leave thee in the storm.

But I will tarry, the fool will stay,

And let the wise man fly.

The knave turns fool that runs away,

The fool no knave, pardie.

Kent

Where learned you this, Fool?

Fool

Not i' th' stocks, fool.

(Enter King Lear and the Duke of Gloucester)

Lear

Deny to speak with me? They are sick, they are weary,

They have travelled all the night?—mere fetches,

The images of revolt and flying off.

Fetch me a better answer.

Gloucester

My dear lord,

You know the fiery quality of the Duke,

How unremovable and fixed he is

In his own course.

Lear

Vengeance, plague, death, confusion!

“Fiery”? What “quality”? Why, Gloucester,

Gloucester,

I'd speak with the Duke of Cornwall and his wife.

Gloucester

Well, my good lord, I have informed them so.

لی ارنہ۔ اطلاع کردی ہے۔ گلوستر تم میرا مطلب بھی سمجھے یا نہیں؟
گلوستر۔ حضور میں خوب سمجھا۔

لی ارنہ۔ بادشاہ کورنوال سے بات کرنی چاہتا ہے اور محبت کرنے والا باپ اپنی بیٹی سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ انھیں حکم دیتا ہے کہ وہ خدمت میں حاضر ہوں۔ ان سب باتوں کی بھی تم نے اطلاع کی؟ میرا نفس، میرا خون، آتش مزاج نواب، ان آگ بگولے نواب صاحب سے کہہ..... نہیں ابھی نہیں۔ ممکن ہے کہ واقعی مزاج ناساز ہو۔ ناسازی مزاج وہ چیز ہے کہ تندرستی میں جو کام انسان کر لیتا ہے اس کے کرنے کو بیماری میں جی نہیں اٹھتا۔ پھر ہم ہم نہیں ہوتے۔ جب فطرت تکلیف میں ہوتی ہے تو وہ طبیعت کو بھی جسم کی طرح بیمار ڈال دیتی ہے۔ اچھا میں انتظار کرتا ہوں کہ بیمار اچھے اور تندرست ہو جائیں۔ اری سلطنت تجھے موت کیوں نہیں آجاتی؟ گفت تو ابھی تک کاٹھ میں ٹھکا بیٹھا ہے۔ کہیں تیری یہ توہین تو نواب کی سوء مزاجی کا باعث نہیں ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنا محل چھوڑ کر یہاں چلا آنا ایک حیلہ ہی تھا۔ میرا ملازم رہا کیا جائے۔ جاؤ نواب اور ان کی بیگم سے کہو کہ میں ان سے ابھی بات کرنا چاہتا ہوں۔ انھیں حکم دو کہ وہ فوراً حاضر ہوں اور جو کچھ مجھے کہنا ہے اسے سنیں۔ ورنہ میں ان کا دروازہ پر جا کر دروازہ اتنا پیٹوں گا کہ ان کی نیند کو بھی موت آجائے گی۔
گلوستر۔ خدا کرے کہ آپ میں اور ان میں ہر طرح خیریت رہے۔

(چلا جاتا ہے)

لی ارنہ۔ ارے دل اتنا نہ تڑپ۔ کلیجے اتنا منہ کونہ آ۔ اپنی جگہ رہ۔
مسخرات۔ ہاں چچا جان ضرور دل سے کہئے کہ وہ اپنی جگہ رہے۔ اور اس طرح کہئے جیسے ایک باورچن نے جلتے گھی میں زندہ مچھلیوں کو ڈالتے ہوئے ان کے سروں پر کفگیر مار کر کہا تھا ”اری شیطانوں تم غلی یوں نہیں رہتیں“
(کورنوال، ریگن، گلوستر، اور چند ملازم آتے ہیں)

لی ارنہ۔ تم دونوں کو دعا کرتا ہوں۔

- Lear "Informed them"? Dost thou understand me, man?
- Gloucester Ay, my good lord.
- Lear The King would speak with Cornwall; the dear father Would with his daughter speak, commands, tends service.
- Are they "informed" of this? My breath and blood—"Fiery"? The "fiery" Duke—tell the hot Duke that—No, but not yet. Maybe he is not well. Infirmary doth still neglect all office Whereto our health is bound. We are not ourselves When nature, being oppressed, commands the mind To suffer with the body. I'll forbear, And am fallen out with my more headier will, To take the indisposed and sickly fit For the sound man.—Death on my state, wherefore Should he sit here? This act persuades me That this remotion of the Duke and her Is practice only. Give me my servant forth. Go tell the Duke and 's wife I'd speak with them, Now, presently. Bid them come forth and hear me, Or at their chamber door I'll beat the drum Till it cry sleep to death.
- Gloucester I would have all well betwixt you.
(Exit)
- Lear O me, my heart! My rising heart! But down.
- Fool Cry to it, nuncle, as the cockney did to the eels when she put 'em i' th' paste alive. She knapped 'em o' th' coxcombs with a stick, and cried "Down, wantons, down!" 'Twas her brother that, in pure kindness to his horse, buttered his hay.
(Enter the Duke of Cornwall, Regan, the Duke of Gloucester, and servants)
- Lear Good morrow to you both.

کو رنوال :- ہم بھی حضور کو آداب و نیاز عرض کرتے ہیں۔ گنت کاٹھ سے علیحدہ کر دیا جاتا ہے)

ریگن :- ہمیں آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔

لی ارنہ :- ہاں ریگن میرا خیال بھی یہی ہے کہ تم مجھ سے مل کر خوش ہوئیں۔ اگر تم خوش نہ ہوتیں تو میں تمہارا باپ ہونے سے انکار کر دیتا۔ خواہ اس میں تمہاری ماں کو کیسا ہی داغ لگتا۔ جو اس وقت اپنی قبر میں آسودہ ہیں۔ خواہ اس میں یہی کیوں نہ سمجھا جاتا کہ اس قبر میں کوئی چھنل دبی پڑی ہے۔ گنت سے کہتا ہے) تم رہا ہو گئے۔ اچھا اس کے بارے میں پھر گفتگو ہوگی۔ پیاری ریگن، تیری بہن تو کچھ نہ نکلی۔ بڑی بد ذات ہے۔ ریگن اس نے تو تیز نا مہربان! دانتوں کو کر گس کی طرح یہاں (اپنے دل کی طرف اشارہ کرتا ہے) بٹھا دیا ہے کہ نوچ نوچ کر مجھے کھاتے رہیں۔) ریگن جو کچھ اس کی نسبت کہوں گا تجھے یقین نہ آئیگا۔ بیٹی، بس کیا کہوں۔

ریگن :- میں حضور سے التجا کرتی ہوں کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں۔ مجھے امید ہے کہ بہن کی قدر آپ کو رفتہ رفتہ ہوگی۔ وہ اپنے منصبی فریضوں کے ادا کرنے میں کسی سے کم نہیں ہیں۔

لی ارنہ :- یہ کس طرح؟ بتاؤ تو۔

ریگن :- میں نہیں سمجھتی کہ میری بہن گونزل اپنے فرض کو بھول جائیگی۔ غالباً انھوں نے آپ کے سواروں میں جو شور و شغب، دنگا فساد رہتا ہے۔ اسے روکنا چاہا ہوگا۔ یہی بات ایسا اچھا کام تھا جو انھیں ہر قسم کے الزام سے بری کرتا ہے۔

لی ارنہ :- لعنت ہے اس پر۔

ریگن :- نہیں۔ اب آپ بڑھے ہو گئے ہیں۔ اور فطرت اب آپ میں اپنی انتہائی سرحد کے کنارے کھڑی ہے۔ اب آپ کا زمانہ ہے کہ دوسرا آپ کو ہدایت کرتا رہے اور اسی کے کہنے پر آپ چلیں۔ کیونکہ اب آپ اتنے نہیں رہے کہ عقل و فہم سے کام لیکر اپنے حال سے پورے طور پر واقف ہوں۔ اس لئے بہت منت سے

- Cornwall Hail to your grace.
(Kent here set at liberty)
- Regan I am glad to see your highness.
- Lear Regan, I think you are. I know what reason
I have to think so. If thou shouldst not be glad
I would divorce me from thy mother's shrine,
Sepulchring an adultress. (To Kent) O, are you
free?
Some other time for that.
(Exit Kent)
Belovèd Regan,
Thy sister's naught. O, Regan, she hath tied
Sharp-toothed unkindness like a vulture here.
I can scarce speak to thee. Thou'lt not believe
With how depraved a quality—O, Regan!
- Regan I pray you, sir, take patience. I have hope
You less know how to value her desert
Than she to scant her duty.
- Lear Say, how is that?
- Regan I cannot think my sister in the least
Would fail her obligation. If, sir, perchance
She have restrained the riots of your followers,
'Tis on such ground and to such wholesome end
As clears her from all blame.
- Lear My curses on her.
- Regan O sir, you are old.
Nature in you stands on the very verge
Of his confine. You should be ruled and led
By some discretion that discerns your state
Better than you yourself.

عرض کرتی ہوں کہ آپ میری بہن کے پاس جائیں اور افسوس ظاہر کریں کہ واقعی آپ نے ان کے ساتھ زیادتی کی۔

لی ارنہ۔ کیا تمہارا یہ منشا ہے کہ میں اس مردار سے معافی مانگوں۔ خیال تو کرو کہ ایسا کرنے میں اس دودمان شاہی کی کیا عزت رہ جائیگی۔ پیاری بیٹی میں اس بات کو مانتا ہوں کہ میں بڑھا ہوں اور اب میرا جینا بیکار ہے (گھٹنے ٹیک کر بیٹی کے سامنے کھڑا ہوتا ہے) تیرے پاؤں پکڑ کر کہتا ہوں کہ تو مجھے کھانا کپڑا اور پڑا رہنے کو بستر دیگی۔

ریگن۔ بس جانے دیجئے۔ یہ حرکتیں مجھے نازیبا اور بدنما معلوم ہوتی ہیں۔ بس اب آپ بہن گونزل کے پاس واپس چلے جائیں۔

لی ارنہ۔ (کھڑا ہو جاتا ہے) کبھی نہیں۔ ہرگز نہیں۔ اس نے میرے جلوس کے سواروں میں سے آدھے تخفیف کر دیئے۔ اس نے تجھے غصہ کی نگاہوں سے جن میں ناپاسی اور گستاخی موجود تھی دیکھا۔ مجھ پر زبان اس طرح چلائی ہے جیسے سانپ دانت مارتا ہے۔ اس نے میرے دل کو غارت کر دیا ہے۔ خدا کر کے جتنی بلائیں آسمان پر موجود ہوں وہ یک لخت اس کے ناشکر گزار سر پر ٹوٹ پڑیں کہ اس کے پیٹ کا بچہ بھی لنگڑا لولا پیدا ہو۔

کورنوال۔ شرم شرم۔

لی ارنہ۔ آسمان کی تیز پابجلیو، تم اپنے اندھا کر دینے والے شعلوں سے اس کی حقارت آمیز نظر کو کور کر دو۔ اور اے غلیظ پانی کی رطوبہ جنھیں آفتاب اپنی حرارت سے نجارات بناتا ہے تم پھیل کر اس کے چہرے کے حسن و غرور کو غارت کر دو۔

ریگن۔ خدایا۔ اگر آپ کا یہی حال ہے تو جنون میں میرے لئے بھی آپ ایسا ہی کچھ چاہیں گے۔

لی ارنہ۔ نہیں ریگن۔ میں تجھے کبھی نہ کوسوں گا۔ تیرے حق میں کچھ بددعا نہ کروں گا۔ یہ نرم اور گدار طبیعت تیرے لئے کبھی کوئی سخت لفظ زبان سے نہ نکالے گی۔ تیری بہن کی آنکھوں میں ہر وقت قہر و غضب بھرا رہتا ہے۔ تیری آنکھوں سے

- Therefore I pray you
That to our sister you do make return;
Say you have wronged her.
Lear Ask her forgiveness?
Do you but mark how this becomes the house?
(Kneeling) "Dear daughter, I confess that I am
old.
Age is unnecessary. On my knees I beg
That you'll vouchsafe me raiment, bed, and
food."
- Regan Good sir, no more. These are unsightly tricks.
Return you to my sister.
- Lear (rising) Never, Regan.
She hath abated me of half my train,
Looked black upon me, struck me with her
tongue
Most serpent-like upon the very heart.
All the stored vengeance of heaven fall
On her ingrateful top! Strike her young bones,
You taking airs, with lameness!
- Cornwall Fie, sir, fie.
- Lear You nimble lightnings, dart your blinding
flames Into her scornful eyes. Infect her beauty,
You fen-sucked fogs drawn by the pow'rful sun
To fall and blister.
- Regan O, the blest gods!
So will you wish on me when the rash mood is
on.
- Lear No, Regan. Thou shalt never have my curse.
Thy tender-hafted nature shall not give
Thee o'er to harshness. Her eyes are fierce,

دل کو چین اور راحت پہنچتی ہے۔ تجھ میں یہ نہیں ہے کہ میری خوشی سے تو جلے۔
 تجھ میں یہ نہیں ہے کہ میرے جلوس کے سواروں کو تو کم کر دے یا جو منہ میں آیا مجھ
 پر بک اٹھے اور جو کچھ طے پایا تھا اس میں کمی کرے۔ اور جب میں آنا چاہوں تو گھر کے
 دروازے بند کر لے۔ انسان کی طبیعت و فطرت کا تجھے بہتر علم ہے۔ تو اولاد اور
 والدین کی تعلقات اور ان کے باہمی مہر و محبت کو بہتر سمجھتی ہے۔ اور جو تیرے ساتھ
 احسان کرے اس کی منت گزار رہنا چاہتی ہے۔ میں نے جو آدمی سلطنت تجھے دی تو
 میرے اس احسان کو تو بھول نہیں۔

ریگن:- جناب والا مطلب کی بات فرمائیں۔

لی ارن:- یہ بتا کہ میرے آدمی کو کس نے کاٹھ میں ٹھونکا تھا۔ (نقارے کی آواز
 آتی ہے۔)

کورنوال:- یہ نقارے کی آواز کیسی ہے؟

ریگن:- مجھے معلوم ہے، بہن گونزل کے نقارے کی آواز ہے۔ انھوں نے
 اپنے خط میں بھی لکھا تھا کہ وہ جلد آنیوالی ہیں۔
 (اوسوالد آتا ہے)

لی ارن:- یہی وہ پاجی غلام ہے جو اپنی آقا گونزل کی مہمانیوں سے بات بات پر
 مغرور اور شریر بنتا ہے۔ دور ہو پاجی شیطان بد معاش میری نظر سے ہٹ جا۔ دفع ہو۔
 کورنوال:- اس سے حضور کا کیا مطلب ہوا؟

لی ارن:- میرے نوکر کو کاٹھ میں کس نے ٹھونکا۔ ریگن مجھے امید ہے کہ تجھے اس
 حرکت کی خبر نہیں ہوئی ہوگی کہ میرے ملازم کی اس درجہ توہین و تذلیل کی گئی ہے۔
 یہ کون چلا آتا ہے؟

(گونزل آتی ہے)

اے فلک پیر اگر بڑھوں کی کچھ بھی عزت تیرے دل میں ہے۔ اگر تیرے دور
 عاطفت میں اولاد کی اطاعت کچھ بھی ضروری ہے۔ تو خود پرانا ہے، اگر پرانوں کی وقعت

but thine

Do comfort and not burn. 'Tis not in thee
To grudge my pleasures, to cut off my train,
To bandy hasty words, to scant my sizes,
And, in conclusion, to oppose the bolt
Against my coming in. Thou better know'st
The offices of nature, bond of childhood,
Effects of courtesy, dues of gratitude.
Thy half o' th' kingdom hast thou not forgot,
Wherein I thee endowed.

Regan

Good sir, to th' purpose.

Lear

Who put my man i' th' stocks?

(Tucket within)

Cornwall

What trumpet's that?

(Enter Oswald the steward)

Regan

I know 't, my sister's. This approves her letter
That she would soon be here.

(To Oswald) Is your lady come?

Lear

This is a slave whose easy-borrowed pride
Dwells in the sickly grace of her a follows.

(To Oswald) Out, varlet, from my sight!

Cornwall

What means your grace?

Lear

Who stocked my servant? Regan, I have good
hope

Thou didst not know on 't. Who comes here?

O heavens, (Enter Goneril)

If you do love old men, if your sweet sway
Allow obedience, if you yourselves are old,

تو رکھتا ہے تو میرے معاملے کو اپنا معاملہ سمجھ۔ اوپر سے کسی کو بھیج کہ وہ میری حمایت کرے۔ (گونزل سے) مردار تجھے اس سفید ڈاڑھی کو دیکھ کر شرم نہیں آتی۔ (ریگن سے) اور تو اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے آتی ہے!

ریگن:- کیوں ہاتھ میں ہاتھ دیئے آنے میں کونسا گناہ ہو گیا۔ برہمچاری کی بدحواسی اور بیوقوفی میں اگر کوئی بات پسند نہ آئے تو وہ گناہ نہیں ہوا کرتی۔

لی ارٹ:- ارے جسم تو اتنا سخت کیوں ہے، پھٹ کیوں نہیں جاتا۔ بتا کہ میرے آدمی کو کاٹھ میں کس نے ٹھونکا تھا؟

گونزل:- ہم نے ایسا کیا اور یہ اسی کی نالائق حرکتوں کی وجہ سے ہوا۔ بلکہ جو سزا ہم نے دی ہے وہ اس کے قصور کے مقابلہ میں کم تھی۔

لی ارٹ:- تم نے ایسا کیا تم نے؟

ریگن:- بابا جان۔ آپ بڑھے اور کمزور ہیں۔ اس کے سوا اپنے کو کچھ نہ سمجھئے۔ آپ واپس جائیں اور اس مہینے کے اخیر تک آپ بہن گونزل کے پاس رہیں اور جب آپ اپنے آدھے سوار برطرف کر دیں تو پھر میرے پاس آکر رہیں۔ اس وقت تو میں اپنے گھر میں ہوں بھی نہیں، آپ کی ضروری آسائش و آرام کا کچھ بندوبست نہیں کر سکتی۔

لی ارٹ:- اس مردار کے گھر جا کر اس شرط سے رہوں کہ اپنے سواروں میں سے پچاس سوار کم کر دوں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ میں کسی چھت یا سالیہ کے نیچے رہنے کا محتاج نہیں۔ باہر کی تیز و سرد ہواؤں کو جھیلوں گا۔ جنگل کے بھیڑیے اور ویرانوں کے الو اب میرے رفیق ہونگے۔ بھوک اور پیاس کے نشتر ہونگے اور میں ہوں گا۔ اس شد کے ساتھ میں اس کے گھر واپس جاؤں؟ اس سے تو بہتر یہ ہو گا کہ اس گرم خون اور آتش مزاج بادشاہ فرانس کے دربار میں حاضر ہوں جو میری سب سے چھوٹی بیٹی کو بغیر جہیز کے بیاہ کر لے گیا ہے۔ اسکے تخت کو بوسہ دوں اور ایک معمولی سائل کی طرح اس سے اپنے لئے وظیفہ مانگوں۔ تاکہ اس کمینہ جان کو برقرار رکھوں۔ اس کے

Make it your cause! Send down and take my part.

(To Goneril) Art not ashamed to look upon this beard?

Goneril O Regan, will you take her by the hand?
Why not by th' hand, sir? How have I offended?
All's not offence that indiscretion finds
And dotage terms so.

Lear O sides, you are too tough!
Will you yet hold?—How came my man i' th' stocks?

Cornwall I set him there, sir; but his own disorders
Deserved much less advancement.

Lear You? Did you?

Regan I pray you, father, being weak, seem so.
If till the expiration of your month
You will return and sojourn with my sister,
Dismissing half your train, come then to me.
I am now from home, and out of that provision
Which shall be needful for your entertainment.

Lear Return to her, and fifty men dismissed?
No, rather I abjure all roofs, and choose
To be a comrade with the wolf and owl,
To wage against the enmity o' th' air
Necessity's sharp pinch. Return with her?
Why, the hot-blooded France, that dowerless
took Our youngest born—I could as well be
brought
To knee his throne and, squire-like, pension beg
To keep base life afoot. Return with her?
Persuade me rather to be slave and sumpter

ساتھ اس کے گھر واپس جاؤں؟ بہتر تو یہ ہو (اوسوالد کی طرف اشارہ کر کے) اس ملعون نمک حرام کا غلام اور چاکر بنوں۔

گو نزل:- پھر جیسی آپ کی مرضی ہو وہ کیجئے۔

لی ارن:- بیٹی ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں کہ تو مجھے پاگل نہ بنا۔ میری بیٹی اب میں تجھے تکلیف نہ دوں گا۔ اچھا رخصت اب نہ میں تیری صورت دیکھوں گا نہ تو میری صورت دیکھے گی۔ مگر پھر بھی تو میرا گوشت پوست ہے۔ میرا خون ہے میری بیٹی ہے۔ بیٹی کیا بلکہ ایک مرض ہے جو اس جسم کو لاحق ہوا۔ مجھے یہ کہنا چاہئے کہ تو ایک پھوڑا ہے، طاعون کا زخم ہے۔ میرے فاسد خون کا ایک سرطان ہے۔ میں تجھے گھڑکتا جھڑکتا نہیں۔ غریب حیا اور شرم کو جب کبھی تمہارے پاس آنا ہو آئیں۔ میں انھیں بلاتا نہیں۔ میں آسمان کے برق اندازوں کو پکارتا نہیں کہ وہ تم پر بجلیاں گرائیں۔ اور نہ عدل و انصاف والے خدا سے تمہارا ماجرا کہتا ہوں۔ جب کبھی اپنی صلاح کر سکو کرو۔ مہلت ملے تو اب سے بہتر اپنے تئیں کرلو میں صبر کروں گا میں اور میرے سو سوار ریگن کے پاس رہنا قبول کریں گے۔

ریگن:- اتنے سواروں سمیت تو میں آپ کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتی۔ مجھے اس وقت آپ کے آنیکا گمان تک نہ تھا۔ اور نہ آپ کی خاطر تواضع کا کوئی سلمان میرے پاس ہے۔ پھر یہی کہتی ہوں کہ آپ سنیں سمجھیں اور میری بہن کے پاس چلے جائیں۔ اور اپنا غصہ ٹھنڈا کر کے عقل سے کام لیں۔ آپ اپنے کو بڑھا اور کمزور سمجھیں۔ رہیں یہ میری بہن تو جو کچھ کرتی ہیں سمجھ کر کرتی ہیں۔

لی ارن:- ریگن کیا تو یہ باتیں اپنے دل سے کہہ رہی ہے؟

ریگن:- جی ہاں یقیناً مانئے کہ جو کچھ کہتی ہوں سچے دل سے کہتی ہوں۔ کیا آپ کیلئے پچاس سوار کافی نہ ہونگے؟ اس سے زیادہ کی ضرورت آپ کو کیا ہو سکتی ہے۔ یہ پچاس بھی بہت ہیں۔ صرف بیجا خطرے کے اعتبار سے بھی اتنے آدمیوں کا پاس رہنا مناسب نہیں۔ ایک ہی مکان میں اتنے آدمی اور وہ بھی دو دو آقاؤں کی ماتحتی

Goneril
Lear

To this detested groom.
At your choice, sir.
I prithee, daughter, do not make me mad.
I will not trouble thee, my child. Farewell.
We'll no more meet, no more see one another.
But yet thou art my flesh, my blood, my
daughter—
Or rather a disease that's in my flesh,
Which I must needs call mine. Thou art a boil,
A plague-sore or embossèd carbuncle
In my corrupted blood. But I'll not chide thee.
Let shame come when it will, I do not call it.
I do not bid the thunder-bearer shoot,
Nor tell tales of thee to high-judging Jove.
Mend when thou canst; be better at thy leisure.
I can be patient, I can stay with Regan,
I and my hundred knights.

Regan

Not altogether so.
I looked not for you yet, nor am provided
For your fit welcome. Give ear, sir, to my sister;
For those that mingle reason with your passion
Must be content to think you old, and so—
But she knows what she does.

Lear
Regan

Is this well spoken?
I dare avouch it, sir. What, fifty followers?
Is it not well? What should you need of more,
Yea, or so many, sith that both charge and
danger
Speak 'gainst so great a number? How in one
house
Should many people under two commands

میں کس طرح سلوک اور سلامتی سے رہ سکتے ہیں؟ یہ مشکل ہی نہیں بلکہ واقعی ناممکن ہے۔

گوزنل:- یہ کیوں نہ ہو کہ آپ کی خدمت کیلئے وہی لوگ ہوں جو بہن ریگن یا میرے نوکر ہیں۔

ریگن:- ہاں ہاں بہت درست ہے۔ پھر اگر کسی نے آپ کے کام میں غفلت کی تو ہم اس سے باز پرس کریں گے۔ اگر آپ میرے ہاں رہنے کو آئے تو میں اس خطرے سے آگاہ ہو گئی ہوں۔ پس میری درخواست ہے کہ جب آپ میرے ہاں آئیں تو صرف پچیس آدمی آپ کے ہمراہ ہوں۔ اس سے زیادہ کی میرے گھر میں گنجائش نہ ہوگی۔ اور نہ ان کے رہنے کا کوئی بندوبست ہو سکے گا۔

لی ارنٹ:- میں نے تو اپنا سب کچھ تمھیں دیدیا۔

ریگن:- اور اچھے وقت میں دیا۔

لی ارنٹ:- میں تمھیں اپنا محافظ بنا کر جو کچھ مال و متاع رکھتا تھا کل تمھارے سپرد کر دیا۔ اپنے لئے صرف اتنے آدمی رکھنے کی شرط تھی۔ اچھا تو میں تیرے پاس صرف پچیس ملازم لیکر آؤں۔ تو یہی کہتی ہے نا؟

ریگن:- جی ہاں جو کچھ کہہ رہی ہوں اسے پھر دوہراتی ہوں کہ جب آپ میرے پاس آئیں تو اس سے زیادہ آدمی آپ کے ہمراہ نہ ہوں۔

لی ارنٹ:- خباثت اور کمینہ پن میں ایک دوسرے سے کم نہیں مگر صورتیں دیکھو تو کیسی بھولی بھالی ہیں۔ کم شریر کا بڑا وصف یہی ہے کہ وہ بڑا شریر نہیں۔ یہ ریگن تو خباثت میں گوزنل سے بھی بڑھ کر نکلی۔ (گوزنل سے کہتا ہے) اچھا اب میں تمھارے ساتھ جاؤں گا۔ بہر کیف تمھارے پچاس پچاس سے دگنے ہوتے ہیں۔ اس لئے سمجھتا ہوں کہ تیری محبت اس ریگن کی محبت سے دوچند ہے۔

گوزنل:- جناب والا سن لیں کہ آپ کو فی الواقع پچیس سواروں کے رکھنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بیس بلکہ اس سے بھی کم پانچ ایسے گھر میں آپ کیلئے کافی ہوں

- Hold amity? 'Tis hard, almost impossible.
- Goneril Why might not you, my lord, receive attendance
From those that she calls servants, or from
mine?
- Regan Why not, my lord? If then they chanced to slack
ye,
We could control them. If you will come to
me—
For now I spy a danger—I entreat you
To bring but five-and-twenty; to no more
Will I give place or notice.
- Lear I gave you all.
- Regan And in good time you gave it.
- Lear Made you my guardians, my depositaries,
But kept a reservation to be followed
With such a number. What, must I come to you
With five-and-twenty? Regan, said you so?
- Regan And speak 't again, my lord. No more with me.
- Lear Those wicked creatures yet do look well
favoured
When others are more wicked. Not being the
worst
Stands in some rank of praise.
(To Goneril) I'll go with thee.
Thy fifty yet doth double five-and-twenty,
And thou art twice her love.
- Goneril Hear me, my lord.
What need you five-and-twenty, ten, or five,

گے جہاں ان سے دوچند نوکر ہر وقت آپکی خدمت کے لئے حاضر رہیں گے۔
ریگن۔ سچ پوچھو تو ایک کی بھی ضرورت نہیں۔

لی آرٹ۔ ضرورت پر اس بات کا فیصلہ کرنا درست نہیں۔ بھوکے سے بھوکا فقیر اپنے تن بدن پر ایسی چیزیں رکھتا ہے جو بے ضرورت ہوتی ہیں۔ ان چیزوں کا شمار نہ کرو جو فطرتاً انسان کیلئے ضروری ہوتی ہیں۔ انسان کی ضرورتیں بہت سہل ہوتی ہیں۔ ایک حیوان مطلق کی ضروریات سے وہ زیادہ نہیں ہوتیں۔ تم تو بیگم ہو، شہزادی ہو، اس بات کو خوب جانتی ہو کہ اگر جسم کو گرم رکھنا ہی کافی ہوتا تو پھر تمہارے لئے یہ مقتضائے فطرت نہ تھا کہ تم ایسے پر تکلف بڑی بڑی قیمتوں کے لباس پہنتیں جو جسم کو پوری گرمی بھی نہیں پہنچا سکتے۔ رہی واقعی ضرورت۔ اے آسمان تم مجھے وہ صبر دو جس کی مجھے واقعی ضرورت ہے۔ خداؤ، تم مجھے دیکھتے ہو کہ میں ایک مفلس اور بڑھا آدمی۔ جتنی میری عمر زیادہ ہے اتنے ہی میرے رنج اور صدمے زیادہ ہیں۔ بڑھاپے اور رنج دونوں نے مصیبت زدہ کر رکھا ہے۔ اگر ان بیٹیوں کو باپ کا دشمن بنانے میں تمہیں کچھ دخل ہے تو مجھے اتنا ہی قوف نہ بنناؤ کہ میں صبر و قناعت سے ان کی حرکتوں کو برداشت کر لوں۔ اگر ان بیٹیوں کو باپ کا دشمن بنانا تمہاری مرضی نہیں ہے تو پھر مجھ میں شریفانہ غصہ اور قہر بھر دو۔ ایک عورت کے ہتھیاروں یعنی آنسوؤں کے قطروں سے میرے رخساروں کو تر نہ ہونے دو۔۔۔ اری خلاف عادت و مذہب ڈانٹوں میں تم دونوں سے وہ وہ انتقام لوں گا اور ایسے ایسے کام کروں گا کہ تمام دنیا حیرت کرے گی۔ وہ کیا کام ہونگے مجھے ابھی تک خبر نہیں۔ لیکن وہ ایسے ہوں گے کہ دنیا دیکھ کر تھرا اٹھے گی۔ یہ نہ سمجھنا کہ میں رونے لگوں گا۔ نہیں میں روؤں گا نہیں۔ گورونے کیلئے میرے پاس وجہ کافی ہے۔ لیکن رونے سے پہلے یہ دل ٹوٹ کر اپنے ہزاروں ٹکڑے کر دے گا۔ ارے یہ قوف میں تو دیوانہ ہو جاتا ہوں۔

(لی آر، گلوستر اور مسخرا آتا ہے)

گورنل۔ طوفان آتا معلوم ہوتا ہے ہمیں اب یہاں سے اٹھنا چاہئے۔ طوفان

Regan
Lear

To follow in a house where twice so many
Have a command to tend you?
What need one?
O, reason not the need! Our basest beggars
Are in the poorest thing superfluous.
Allow not nature more than nature needs,
Man's life is cheap as beast's. Thou art a lady.
If only to go warm were gorgeous,
Why, nature needs not what thou, gorgeous,
wear'st,
Which scarcely keeps thee warm. But for true
need—
You heavens, give me that patience, patience I
need.
You see me here, you gods, a poor old man,
As full of grief as age, wretchèd in both.
If it be you that stirs these daughters' hearts
Against their father, fool me not so much
To bear it tamely. Touch me with noble anger,
And let not women's weapons, water-drops,
Stain my man's cheeks. No, you unnatural hags,
I will have such revenges on you both
That all the world shall—I will do such things—
What they are, yet I know not; but they shall be
The terrors of the earth. You think I'll weep.
No, I'll not weep. I have full cause of weeping,
(Storm and tempest)
But this heart shall break into a hundred
thousand flaws
Or ere I'll weep.—O Fool, I shall go mad!
(Exeunt Lear, Fool, Gentleman, and Gloucester)
Let us withdraw. 'Twill be a storm.

Cornwall

برہتا معلوم ہوتا ہے۔

ریگن:- یہ مکان بہت تنگ ہے۔ یہ بڑھا اور اس کے سب آدمی یہاں آرام سے نہیں ٹھرائے جاسکتے ہیں۔

گورنر:- یہ اسی کا قصور ہے کہ آرام کی جگہ چھوڑ کر یہاں چلا آیا۔ اب اپنے ہی کئے کو بھگتے۔

ریگن:- اس شرط سے کہ اس کے ساتھ کوئی نہ ہو میں اسے اپنے پاس خوشی سے رہ لوں گی۔

گورنر:- میرا ارادہ بھی یہی ہے۔ رئیس گلوستر کہاں ہیں؟
کورنوال:- اس بڑھے کے پیچھے پیچھے گئے ہیں۔ لو وہ واپس آگئے۔

گلوستر بادشاہ کی حالت بہت قہر و غضب کی ہو رہی ہے

کورنوال:- کچھ معلوم ہے کہ اس کا ارادہ کدھر جانیکا ہے؟

گلوستر:- گھوڑے منگوائے ہیں یہ خبر نہیں کہاں جانیکا کا قصد ہے۔

کورنوال:- اچھا ہے، جانے دو۔ وہ خود ہی اپنا رہبر اور رہنما بنتا ہے ہمیں کیا۔

گورنر:- مہربانی کر کے آپ اسے یہی سمجھائیں کہ وہ یہاں نہ ٹھہریں۔

گلوستر:- رات آتی ہے جاتی ہے اور سرد ہوائیں میلوں تک چل رہی ہیں راستہ میں پناہ کیلئے کہیں جھاڑی تک نہیں ہے۔

ریگن:- ضدی آدمیوں سے جو نقصان وہ خود اپنے لئے پیدا کرتے ہیں سبق لینا

چاہئے۔ گلوستر آپ اپنے محل کے دروازے بند کروادیں۔ اس کے ساتھ جتنے آدمی

ہیں وہ سب دنگے اور فساد کے لوگ ہیں اس حالت میں خدا جانے اسے کس بات پر

اکسا دیں۔ کیونکہ اس کا حال تو یہ ہے کہ جو بات اس کے کان میں ڈالی جائے وہی

کرنے لگے گا۔ پس ڈرنا چاہئے۔

کورنوال:- جناب والا گلوستر آپ اپنے قصر کے کل دروازے بند کروادیں۔

- Regan This house is little. The old man and 's people
Cannot be well bestowed.
- Goneril 'Tis his own blame;
Hath put himself from rest, and must needs taste
his folly.
- Regan For his particular I'll receive him gladly,
But not one follower.
- Goneril So am I purposed.
Where is my lord of Gloucester?
- Cornwall Followed the old man forth.
(Enter the Duke of Gloucester)
He is returned.
- Gloucester The King is in high rage.
- Cornwall Whither is he going?
- Gloucester He calls to horse, but will I know not whither.
- Cornwall 'Tis best to give him way. He leads himself.
- Goneril (to Gloucester) My lord, entreat him by no
means to stay.
- Gloucester Alack, the night comes on, and the high winds
Do sorely ruffle. For many miles about
There's scarce a bush.
- Regan O sir, to wilful men
The injuries that they themselves procure
Must be their schoolmasters. Shut up your
doors.
He is attended with a desperate train,
And what they may incense him to, being apt
To have his ear abused, wisdom bids fear.
- Cornwall Shut up your doors, my lord.

رات بڑی اندھیری اور ڈراؤنی ہے۔ میری ریگن کی رائے درست ہے کہ اس طوفان
سے ہٹ کر کہیں آرام کی جگہ بیٹھنا چاہئے۔
(سب چلے جاتے ہیں)

'Tis a wild night.

My Regan counsels well. Come out o' th' storm.

(Exeunt)

جزو ثالث

پہلا منظر

(جھاڑیوں والی بنجر زمین۔ سخت طوفان ہے۔ بادل گرج رہا ہے۔ آسمان پر بجلیاں چمک رہی ہیں۔ گنت آتا ہے اور ایک شریف سے ملاقات ہوتی ہے)

گنت۔ موسم کی خرابی کے سوا یہاں اور کچھ بھی ہے؟

شریف۔ ایک دل ہے جو موسم کی خرابی و پریشانی کا نمونہ ہے۔

گنت۔ میں پہلے کبھی آپ سے ملا ہوں۔ آپ کو کچھ معلوم ہے کہ بادشاہ

سلامت کہاں ہیں؟

شریف۔ عناصر مضطرب و پریشان سے دست دگریاں ہیں۔ کبھی ہواؤں کو حکم ہوتا ہے کہ زمین کو اکھیڑ کر سمندر میں ڈبو دو۔ کبھی سمندر سے کہتے ہیں کہ اپنی ثولیدہ موجوں کو اتنا اٹھاؤ کہ کل زمین پر پانی پھر جائے تاکہ یا تو قسمت کی یہ گردش بند ہو ورنہ اشیائے عالم کا یہ کل انتظام درہم برہم ہو جائے۔ کبھی اپنے سر کے سفید بالوں کو مٹھیاں بھر بھر کر نوچتے ہیں۔ اور باد تند کی جھونکے اندھے طیش میں آ کر مٹھیوں سے بالوں کو ایسا اڑاتے ہیں کہ ایک بھی باقی نہیں رہتا۔..... دل کے ویرانے میں بیٹھے باد و باراں کی کش مکش کو کچھ نہیں گنتے۔ رات بھی کس بلا کی ہے۔ جنگل میں جانوروں کا یہ حال ہے کہ ریچھ کی مادہ بھی جس کی طاقت اس کے بچوں نے دودھ پی پی کر نچوڑ لی ہے۔ اتنی ہمت نہیں رکھتی کہ کچھ کھانے پینے کو بھٹ سے باہر نکلے اور یہی شیر اور بھوکے بھیڑ کا حال ہے کہ اپنے اپنے پوستین کو خشک رکھنے کیلئے غار سے باہر قدم نہیں رکھتے۔ مگر بادشاہ سلامت ہیں کہ برہنہ سر ہر ایسی طاقت سے مقابلہ کرنے کو تیار ہیں جو ان کے پاس کچھ نہ چھوڑے، اور للکار للکار کر کہتے ہیں کہ کسی میں دم ہو تو

Act 3 Scene 1

(Storm still. Enter the Duke of Kent disguised and the First Gentleman, severally)

Kent Who's there, besides foul weather?

[First] Gentleman One minded like the weather,
Most unquietly.

Kent I know you. Where's the King?

[First] Gentleman Contending with the fretful elements;
Bids the wind blow the earth into the sea
Or swell the curlèd waters 'bove the main,
That things might change or cease.

tears his white

hair,

Which the impetuous blasts with eyeless rage
Catch in their fury, and make nothing of;
Strives in his little world of man to out-scorn
The to-and-fro-conflicting wind and rain;
This night wherein the cub-drawn bear would couch,
The lion, and the belly-pinched wolf
Keep their fur dry, unbonneted he runs,
And bids what will take all.]

آجائے۔

گنبد۔ کوئی اور بھی ان کے ساتھ ہے؟

شریف۔ کوئی نہیں، بجز اس غریب مسخرے کے جو اپنے تمسخر اور طرافت سے ان غموں اور صدموں کو کم کر نیکی کو شش میں رہتا ہے۔

گنبد۔ جناب من۔ میں آپ سے بخوبی واقف ہوں اور جو کچھ دیکھ چکا ہو اس سے جسارت ہوتی ہے کہ ایک معاملہ خاص میں جو آپ کے اور بادشاہ دونوں کے حق میں مفید ہے گفتگو کروں۔ سنیے۔ خبر مشہور ہوئی ہے، گو مزید چالوں اور ترکیبوں کیلئے اسے ابھی مخفی رکھا گیا ہے، کہ نواب البانی اور نواب کورنوال میں چشمک ہو گئی ہے۔ دونوں اس کوشش میں ہیں اور ظاہر ہے کہ ایسے معاملہ میں کون کوشش نہیں کرتا کہ تحت گاہ شہی پر انکا کو کب اقبال بلند ہو کر روشن ہو۔ ملازمین جو ملک کے خادم معلوم ہوتے ہیں درحقیقت فرانس کے جاسوس اور مخبر ہیں۔ سارے ملک میں چھوٹے ہوئے ہیں۔ ان جاسوسوں نے جو کچھ تحقیق کیا ہے اس میں خواہ ان دونوں نوابوں کے آپس کے جھگڑے اور سازشیں ہوں خواہ وہ سختیوں اور اذیتیں ہوں جو اس نیک و مہربان سن رسیدہ بادشاہ کو وہ پہونچاتے ہیں یا کوئی اور گہری بات ہو جس کی یہ کل ظاہری علامتیں ہیں۔ مجھے نہیں معلوم لیکن یہ امر یقینی ہے کہ فرانس سے اب ایک لشکر ہمارے اس نفاق زدہ ملک میں آچکا ہے جو ہمارے حالات سے واقف ہے کہ ہم پر کیسا خواب غفلت طاری ہے۔ غرض اس لشکر نے اپنے قدم ہمارے ساحلی شہروں میں خوب جمائے ہیں۔ اور وہ زمانہ قریب آرہا ہے کہ وہ اعلان جنگ کر دیں۔ یہاں جو کچھ میں نے عرض کیا اگر اس کا آپ کو یقین ہے تو آپ ڈور جائیں اور ضرور جائیں۔ وہاں آپ کو کوئی نہ کوئی شخص ایسا ملے گا جو یہاں کی صحیح خبریں سکر اور اور یہ معلوم کر کے کہ بڑھے بادشاہ لی ار کو کیسے کیسے رنج اور صدمے پہونچنے کی شکایت پیدا ہوئی ہے آپ کا شکر گزار ہوگا۔ میں خود قوم اور خاندان کا شریف ہوں اور اپنے علم و یقین سے کہ یہ خدمت آپ بجالائینگے یہ کام آپ کو سپرد کرتا ہوں۔

Kent But who is with him?
 [First] Gentleman None but the Fool, who labours to
 outjest
 His heart-struck injuries.

Kent Sir, I do know you,
 And dare upon the warrant of my note
 Commend a dear thing to you. There is division,
 Although as yet the face of it is covered
 With mutual cunning, 'twixt Albany and
 Cornwall,
 Who have—as who have not that their great
 stars
 Throned and set high—servants, who seem no
 less,
 Which are to France the spies and speculations
 Intelligent of our state. What hath been seen,
 Either in snuffs and packings of the Dukes,
 Or the hard rein which both of them hath borne
 Against the old kind King; or something deeper,
 Whereof perchance these are but furnishings—
 [But true it is, from France there comes a power
 Into this scatter'd Kingdom, who already
 Wise in our negligence have secret feet
 In some of our best ports, and are at point
 To show their open banner. Now to you,
 If on my credit you dare build so far,
 To make your speed to Dover, you shall find
 Some that will thank you, making just report
 Of how unnatural and bemadding sorrow
 The King hath cause to plain.
 I am a gentleman of blood and breeding,
 And from some knowledge and assurance, offer
 This office to you.]

شریف:- میں اس معاملہ خاص میں آپ سے مفصل بات چیت کرنی چاہتا ہوں۔

گفت:- نہیں، اس کی مطلق ضرورت نہیں۔ جو کچھ اس وقت میں نذر کر رہا ہوں اس سے کہیں زیادہ آپ کی یہ خدمت قیمت رکھتی ہے۔ لیجئے یہ تھیلی حاضر۔ اس میں جو کچھ ہے اسے آپ اپنے پاس رکھیں۔ اگر آپکی ملاقات کورویلیا سے ہو اور اس میں ڈرنے کی کوئی بات نہ ہوگی تو یہ انگوٹھی آپ انھیں دے دیں۔ وہ فوراً سمجھ جائیں گی کہ آپ کس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ مجھ سے آپ ابھی تک پورے واقف نہیں ہیں۔ ارے بد بخت طوفان ذرا تو دم لینے دے۔ میں اب بادشاہ کو ڈھونڈھنے جاتا ہوں۔

شریف:- ہاتھ لائیے تاکہ وعدہ پختہ ہو۔ کچھ اور تو آپ کو کہنا نہیں ہے؟
گفت:- جی کچھ اور کہنا نہیں ہے۔ اور اگر ہے بھی تو وہ بہت کم ہے اور اب تک جتنی باتیں ہیں ان میں جو سب سے بڑھکر ہے وہ یہ ہے اگر ہم دونوں میں سے کسی کو بادشاہ ملیں تو جسے پہلے ملیں وہ دوسرے کو آواز دے۔

دوسرا منظر

جھاڑیوں والی بنجر زمین کا ایک دوسرا حصہ۔

طوفان برابر جاری ہے بادشاہ لی ار اور مسخرا آتا ہے

لی ار:- ہواؤ اور بھی شدت سے تیز و تند چلو۔ اپنے کلمے پھلا پھلا کر اس زور سے پھونکیں مارو کہ تمھارے کلمے پھٹ جائیں۔ مینہ تو بھی برسے جا۔ برس اور موسلا دھار برس۔ اور اے ابر غلیظ تو بھی بارش کا طوفان اٹھا کر پانی کی چادر اس طرح زمین پر گرا کہ گرجاؤں کے بلند سے بلند گنبد اور ان کے مرغ باد نما جو چوٹیوں پر نصب ہیں سب غرق ہو جائیں۔ اور اے سپہر بریں کے شعلوں جن کی چمک کے بعد گندھک کی بو پھیلتی ہے اور جو انسان پر تباہی لانے میں سرعت خیال سے بھی زیادہ تیز ہیں اور جو

[First] Gentleman I will talk further with you.

Kent No, do not.

For confirmation that I am much more
Than my out-wall, open this purse, and take
What it contains. If you shall see Cordelia—
As fear not but you shall—show her this ring
And she will tell you who that fellow is
That yet you do not know. Fie on this storm!
I will go seek the King.

[First] Gentleman Give me your hand. Have you no more
to say?

Kent Few words, but to effect more than all yet:
That when we have found the King—in which
your pain
That way, I'll this—he that first lights on him
Holla the other.
(Exeunt severally)

Scene 2

(Storm still. Enter King Lear and his Fool)

Lear Blow, winds, and crack your cheeks! Rage,
blow,
You cataracts and hurricanoes, spout
Till you have drenched our steeples, drowned
the cocks!
You sulph'rous and thought-executing fires,
Vaunt-couriers of oak-cleaving thunderbolts,

چمکنے سے شاہ بلوط کے بڑے بڑے زبردست درختوں کو اپنی ضرب مہلک سے بچ میں سے چیر ڈالتے ہیں، تم میرے اس سپید سر کے بالوں کو جھلس دو۔ اور اے بادل کی گرج جو زمین آسمان میں لرزہ ڈالتی ہے یکلخت ایسی گرج کہ یہ گول زمین چھٹی ہو جائے۔ مناظر دنیا کی وضع قطع، صورت شکل بدل دے۔ اور تمام جراثیم کو غارت کر دے جن کی نشوونما سے یہ ناشکر گزار انسان بنتا ہے۔

مسخرائے۔ چچا جان۔ کسی خشک گھر میں چلے۔ وہاں خوشامد کے چھینٹے اس میٹھ کے پانی سے بہتر ہوں گے۔ جو گھر سے باہر ہمیں بھگور رہا ہے۔ اچھے چچا جان محل میں چلے چلے اور اپنی بیٹی کی زبان سے دعائے خیر سیے۔ یہ رات تو ایسی ہے جو عقل مند اور بیوقوف دونوں کو برابر سمجھتی ہے۔

لی ارت۔ بادل تجھے بھی جتنا گرجنا ہو گرجے جا۔ بجلیاں گرا۔ مینہ کے تڑپے ہوں۔ کیونکہ یہ موسلا دھار بارش، یہ باد تند، یہ گرج، یہ بجلیوں کے شعلے میری بیٹیاں نہیں ہیں۔ اے عناصر قہرناک مجھے تم سے کچھ شکایت نہیں ہے۔ اپنی سلطنت میں نے تمہیں بخشی تھی۔ اور نہ میں نے تمہیں اپنی اولاد کہا تھا۔ تم پر میرا کچھ احسان نہیں ہے اور نہ میں تم سے کسی خدمت کا متوقع تھا۔ تو پھر تم جس اذیت و عذاب کو پسند کرو میرے سر پر نازل کرو۔ میں تمہارا غلام حاضر ہوں۔ مفلس، محتاج، نحیف و کمزور اور بڑھا آدمی ہوں جو سب کو دو بھر ہے۔ مگر پھر بھی اتنا ضرور کہوں گا کہ تم میری بیٹیوں کے ذیل معاون مددگار بن کر ان کا ساتھ دے رہے ہو۔ ہائے ہائے مصیبت ہے، قہر ہے۔

مسخرائے۔ اس سے تو وہی اچھا جس کے پاس سر کو پناہ دینے کے لئے ایک گھر ہو۔ جو شخص اپنے دل و دماغ سے زیادہ انگشت پا کے ساتھ سلوک کرتا ہے اسے ایک نہ ایک دن آبلوں اور گوکھروؤں کی اذیت اٹھانی اور نیند کی جگہ جاگتے گذر کرنی پڑتی ہے۔ دنیا میں کوئی عورت ایسی نہیں جو آئینہ دیکھ کر اپنی صورت کی تعریف نہ کرتی

ہو۔

لی ارت۔ صبر و تحمل کی مثال میں دنیا کو پیش کر رہا ہوں۔ بس اب کچھ نہ کہو نگا۔

(کنت آتا ہے)

Singe my white head; and thou all-shaking
thunder,
Strike flat the thick rotundity o' th' world,
Crack nature's moulds, all germens spill at once
That makes ingrateful man.

Fool

O nuncle, court holy water in a dry house is
better than this rain-water out o' door. Good
nuncle, in, ask thy daughters blessing. Here's a
night pities neither wise men nor fools.

Lear

Rumble thy bellyful; spit, fire; spout, rain.
Nor rain, wind, thunder, fire are my daughters.
I tax not you, you elements, with unkindness.
I never gave you kingdom, called you children.
You owe me no subscription. Then let fall
Your horrible pleasure. Here I stand your slave,
A poor, infirm, weak and despised old man,
But yet I call you servile ministers,
That will with two pernicious daughters join
Your high-engendered battles 'gainst a head
So old and white as this. O, ho, 'tis foul!
He that has a house to put 's head in has a good
head-piece.

Fool

(Sings) The codpiece that will house
Before the head has any,
The head and he shall louse,
So beggars marry many.
The man that makes his toe
What he his heart should make
Shall of a corn cry woe,
And turn his sleep to wake—

for there was never yet fair woman but she made
mouths in a glass.

(Enter the Earl of Kent disguised)

Lear

No, I will be the pattern of all patience.

گفت۔ یہاں کون ہے؟

مستحرا۔ ایک نہایت ہی دانش مند اور ایک نہایت ہی احمق یہاں موجود ہیں۔

گفت۔ افسوس آقا۔ آپ یہاں ہیں! وہ وحشی بھی جو اندھیرا پسند کرتی ہیں۔ ایسی رات سے جیسی کہ یہ ہے گھبراتے ہیں۔ اس غلیظ و غضب بھرے آسمان نے تو ان درندوں کو بھی حواس باختہ کر رکھا ہے جو اندھیرے میں گشت لگایا کرتے ہیں۔ آج تو وہ بھی اپنے بھٹوں اور غاروں سے باہر نہیں نکلے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے جلیوں کے اتنے بڑے بڑے شعلے نہیں دیکھے تھے۔ اور نہ ہواؤں اور بارش کے ایسے زار نالے سنے تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ کیفیت پہلے کبھی میری نظر سے گذری ہو۔ اس خوف و عذاب کا برداشت کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

لی ارت۔ اے آسمان کے خداؤ جنھوں نے ہمارے سر پر یہ عذاب توڑا ہے۔ اب تم اپنے قہر و غضب کیلئے اپنے دشمنوں کو ڈھونڈو۔ وہ بد نصیب کہاں ہے جس نے خفیہ جرائم کئے ہیں۔ اور عدل و انصاف کے کوڑے ابھی تک نہیں کھائے ہیں۔ اب تو سر سے پاؤں تک لرز جا اور تو بھی اے خونی ہاتھ جو خون ناحق کا مرتکب ہوا ہے اور تو بھی جس نے جھوٹا حلف اٹھا بے گناہوں کی جان لینی چاہی۔ تم سب اتنا ڈرو اور کانپو کہ تمہارے جسم ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اور تو بھی جو نیک بننا ہے مگر حقیقت میں بد ہے اور وہ بھی جس نے محرموں کے ساتھ حرام کاری کی ہے۔ پردوں میں گناہ کئے ہیں۔ آئیں اور اپنے گناہوں پر سے ایک ایک پردہ اٹھاتے جائیں اور ان سے خواستگار معافی ہوں جو تمہیں آسمانوں پر جواب کیلئے طلب کر رہے ہیں۔ میں تو ایسا شخص ہوں جس نے خود ایسا گناہ نہیں کیا جس قدر کہ دوسروں نے اس کے ساتھ گناہ کئے ہیں۔

گفت۔ افسوس! اے میرے برہنہ آقا اور مالک! یہاں سے چند قدم پر ایک تنگ و تاریک جھونپڑی ہے۔ ممکن ہے کہ اس سخت طوفان اور ہوا سے وہاں کچھ دیر کو پناہ ملے۔ اب میں اس پاس کے مکان میں جاتا ہوں۔ مگر وہاں کے لوگ جن پتھروں سے یہ مکان بنا ہے ان سے بھی زیادہ سخت و سنگدل ہیں، میں ابھی آپکو ڈھونڈھتا ہوا وہاں گیا

- I will say nothing.
- Kent Who's there?
- Fool Marry, here's grace and a codpiece—that's a wise man and a fool.
- Kent (to Lear) Alas, sir, are you here? Things that love night
Love not such nights as these. The wrathful skies
Gallow the very wanderers of the dark
And make them keep their caves. Since I was man Such sheets of fire, such bursts of horrid thunder,
Such groans of roaring wind and rain I never
Remember to have heard. Man's nature cannot carry Th' affliction nor the fear.
- Lear Let the great gods,
That keep this dreadful pother o'er our heads,
Find out their enemies now. Tremble, thou wretch
That hast within thee undivulgèd crimes
Unwhipped of justice; hide thee, thou bloody hand, Thou perjured and thou simular of virtue
That art incestuous; caitiff, to pieces shake,
That under covert and convenient seeming
Has practised on man's life; close pent-up
guilts, Rive your concealing continents and cry
These dreadful summoners grace. I am a man
More sinned against than sinning.
- Kent Alack, bare-headed?
Gracious my lord, hard by here is a hovel.
Some friendship will it lend you 'gainst the tempest.
Repose you there while I to this hard house—
More harder than the stones whereof 'tis raised,
Which even but now, demanding after you,

تھا مگر کسی نے مجھے اندر جانے نہ دیا۔ اب پھر وہاں جاتا ہوں اور ممکن ہوا تو جبراً ان سے کچھ دیر کیلئے تواضع کا طلبگار ہوتا ہوں۔

لی ارنہ۔ کنت اب میرے ہوش و حواس مجھ سے رخصت ہو رہے ہیں۔ آ۔ بیٹا آ۔ لڑکے تو کیسا ہے؟ کیا سردی معلوم ہو رہی؟ میں بھی سردی کھا رہا ہوں۔ دوست، وہ جھونپڑی اور اس کا پھونس کہاں ہے؟ انسان کی ضرورتوں کا بھی کچھ عجب حال ہے۔ جب واقعی ہم ضرورت مند ہوتے ہیں تو اونٹنی سے اونٹنی چیز بھی بڑی قیمتی معلوم ہوتی ہے۔ آؤ چلو بتاؤ وہ جھونپڑی کہاں ہے؟ ارے غریب لڑکے میرے مسخرے، اس وقت تو تیرے خیال میں سوائے مجھ پر افسوس کرنے کے دوسرا خیال نہ ہوگا۔

مسخرات۔ (گاتا ہے) وہ جس کے پاس مال کے سوا تھوڑی سی عقل بھی ہے اسے بادوباراں کا کیا غم۔

تقدیر کے لکھے کو برداشت کرو۔ رہا مینہ۔ تو مینہ تو روز برسائی کرتا ہے۔ لی ارنہ۔ ہاں لڑکے تو سچ کہتا ہے۔ آؤ ذرا اس جھونپڑی کا رستہ بتاؤ (لی ارنہ سب چلے جاتے ہیں۔)

مسخرات۔ چچا جان۔ یہ تو غضب کی رات ہے۔ اچھا چلنے سے پہلے میں ایک پیش گوئی کرتا ہوں۔ سنیے

جب تک پادری لوگ اعمال کی بہ نسبت الفاظ پطر زیادہ زور دیں گے شراب کھینچنے والا بوزے میں زیادہ پانی ملائیگا۔ جب شریف آدمی درندوں کو کپڑے کی کتر بیونت سکھانے بیٹھ جائیں گے، اور کوئی بدعتی آگ میں زندہ نہ جلایا جائے گا۔ جب عورتوں کو بجائے عشق بازی کے شوق کے اس بات کا زیادہ خیال ہوگا کہ وہ شوہروں کو اپنا مالک اور آقا سمجھیں۔ جب تک کہ عورتوں میں مقدمات کا فیصلہ انصاف سے نہ کیا جائیگا۔ جب تک کہ مسیحی مجاہد کا بلازم اپنا قصہ بیباق نہ کریگا۔ اور خود وہ مسیحی مجاہد بھی مفلس و محتاج نہ رہیگا، اور جب تک کہ زبان خلق غیبت اور نپاک باتیں مشہور کرنے سے پرہیز نہ کریگی۔ اس وقت تک انگلستان کی سلطنت میں خلل اور ابتری بند نہ

- Denied me to come in—return and force
 Their scanty courtesy.
 Lear My wits begin to turn.
 (To Fool) Come on, my boy. How dost, my boy?
 Art cold?
 I am cold myself.—Where is this straw, my
 fellow?
 The art of our necessities is strange,
 And can make vile things precious. Come, your
 hovel.—
 Poor fool and knave, I have one part in my heart
 That's sorry yet for thee.
 Fool (Sings) He that has and a little tiny wit,
 With heigh-ho, the wind and the rain,
 Must make content with his fortunes fit,
 Though the rain it raineth every day.
 Lear True, boy. (To Kent) Come, bring us to this
 hovel.
 (Exeunt Lear and Kent)
 Fool This is a brave night to cool a courtesan. I'll
 speak a prophecy ere I go:
 When priests are more in word than matter;
 When brewers mar their malt with water;
 When nobles are their tailors' tutors,
 No heretics burned, but wenches' suitors,
 Then shall the realm of Albion
 Come to great confusion.
 When every case in law is right;
 No squire in debt nor no poor knight;
 When slanders do not live in tongues,
 Nor cutpurses come not to throngs;
 When usurers tell their gold i' th' field,
 And bawds and whores do churches build,

ہوگی۔ وہ وقت آنیوالا ہے جبکہ آدمی اپنے پاؤں سے چلیں گے اور یہ پیشین گوئی وہ ہے جو مر سن مسخرا آکر کریگا۔ کیونکہ میں اس سے پہلے زمانہ میں گزرا ہوں۔
(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر گلوستر کا محل۔

ایدمند اور گلوستر آتے ہیں۔

گلوستر:- افسوس۔ افسوس۔ ایدمند میں ایسے خلاف طبیعت کام میں ہاتھ ڈالنا نہیں چاہتا۔ بادشاہ کا ہمدرد بننے کیلئے میں نے ان سے اجازت چاہی تو انھوں نے ایسا برا مانا کہ میرے محل پر قبضہ کر لیا۔ اور کہنے لگے کہ اگر تم نے اس بڑھے سے بات کی یا اس کیلئے پھر کوئی درخواست کی یا اس کے گزرا اوقات کا کوئی بندوبست کیا تو پھر ہم تم سے ہمیشہ کو ناراض ہو جائیں گے۔

ایدمند:- واہ یہ بھی کیسی بیہودہ اور وحشیانہ حرکت ہے۔

گلوستر:- دیکھو کسی سے کہنا نہیں۔ دونوں نوابوں میں سخت نفاق پیدا ہو گیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہوئی ہے کہ آج ہی شب کو میرے پاس ایک خط آیا ہے جس کا ذکر تک کرنا خالی از خطر نہیں۔ میں نے اس خط کو اپنی چھوٹی الماری میں منتقل کر دیا ہے۔ مضمون اس خط کا یہ ہے کہ جتنی تکلیفیں اور اذیتیں اس وقت بادشاہ کو پہونچائی جاتی ہیں ان سب کا بدلہ لیا جائیگا۔ فوج کا ایک حصہ اس ملک میں اتارا جا چکا ہے۔ ہمیں بادشاہ کا طرفدار بننا چاہئے۔ میں اب جا کر بادشاہ کی تلاش کرتا ہوں۔ اور ذاتی طور پر میں بادشاہ کی مدد کروں گا۔ ایدمند اب تم جاؤ اور نواب کو رنوال سے بات چیت کرو مگر گفتگو میں میرا یہ خیال کہ میں بادشاہ کی مدد کرنی چاہتا ہوں نواب پر ظاہر نہ کرنا۔ اگر نواب مجھے پوچھے تو کہہ دینا کہ ان کا مزاج ناساز ہے، بستر پر پڑے ہیں۔ چاہے اس میں میری جان ہی کیوں نہ جاتی رہے اور اس سے کم سزا کی مجھے دھمکی بھی نہیں

Then comes the time, who lives to see 't,
 That going shall be used with feet.
 This prophecy Merlin shall make; for I live
 before his
 time. (Exit)

Scene 3

(Enter the Duke of Gloucester and Edmond)

Gloucester	Alack, alack, Edmond, I like not this unnatural dealing. When I desired their leave that I might pity him, they took from me the use of mine own house, charged me on pain of perpetual displeasure neither to speak of him, entreat for him, or any way sustain him.
Edmond	Most savage and unnatural!
Gloucester	Go to, say you nothing. There is division between the Dukes, and a worse matter than that. I have received a letter this night—'tis dangerous to be spoken—I have locked the letter in my closet. These injuries the King now bears will be revenged home. There is part of a power already footed. We must incline to the King. I will look him and privily relieve him. Go you and maintain talk with the Duke, that my charity be not of him perceived. If he ask for me, I am ill and gone to bed. If I die for 't—as no less is threatened me—

دی گئی ہے۔ مگر میں اپنے پرانے آقا اور مالک کی خدمت ضرور کروں گا۔ ایدمند دیکھو اب کوئی سخت بات پیش آنیوالی ہے۔ تم ہر بات میں احتیاط کرنا۔ (چلا جاتا ہے)

ایدمند۔ جس مدد اور ہمدردی کی مخالفت ہو چکی ہے اس پر عمل کرنے کا ارادہ نواب کو اس کی اطلاع کی جائیگی اور اس خط سے بھی آگاہ کرنا ضروری ہے۔ یہ چیزیں وہ ہوں گی جن کا مجھے کافی انعام دیا جائے گا۔ اور جو کچھ باپ کے ہاتھ سے جائیگا وہ مجھ بیٹے کو مل جائیگا۔ جب کوئی بڑھا کرتا ہے تو جوان اٹھتا ہے۔ (چلا جاتا ہے)

چوتھا منظر

جھاڑیوں والی بنجر زمین پر ایک پھونس کی ذیل سی جھونپڑی۔ لی ار، کنت اور مسخرا آتا ہے۔

کنت۔ یہ ہے وہ پناہ کی جگہ آقا، اچھے آقا۔ آسمان کے نیچے اس رات کا جو رو ستم تو ایسا ہے کہ انسان اسے برداشت نہیں کر سکتا۔ لی ار۔ مجھ سے اب کچھ بحث نہ رکھو۔

کنت۔ نہیں آقا۔ اندر چلے۔

لی ار۔ میرا دل تو ٹوٹا جاتا ہے۔

کنت۔ اس کے بدلے میرا دل ٹوٹ جائے تو بہتر ہو۔ اچھے آقا۔ آپ اندر تشریف لے چلیں۔

لی ار۔ تمہیں تو سارا خیال اس بات کا ہے کہ طوفان کی سرد ہوا، ہمارے تن بدن میں گھسی جاتی ہے۔ مگر یہی حال تمہارا بھی تو ہے۔ لیکن جب دل میں کوئی بڑا رنج موجود ہوتا ہے تو تھوڑا رنج محسوس نہیں ہوتا۔ ویسے تو تم ایک ریچھ کا مقابلہ نہیں کرو گے۔ لیکن اگر بھاگنے میں کوئی ریچھ ملے اور آگے کوئی سمندر حائل ہو تو پھر ریچھ سے لڑنے کو تیار ہو جاؤ گے۔ جب دل میں کوئی فکر نہیں ہوتا تو طبیعت زیادہ حساس ہو جاتی ہے۔ اس وقت دل میں جو طوفان برپا ہے اس کا احساس کسی دوسری چیز

the King my old master must be relieved. There is strange things toward, Edmond; pray you be careful.

(Exit)

Edmond

This courtesy, forbid thee, shall the Duke Instantly know, and of that letter too.

This seems a fair deserving, and must draw me That which my father loses: no less than all.

The younger rises when the old doth fall.

(Exit)

Scene 4

(Enter King Lear, the Earl of Kent disguised, and Lear's Fool)

Kent

Here is the place, my lord. Good my lord, enter. The tyranny of the open night's too rough For nature to endure.

(Storm still)

Lear

Let me alone.

Kent

Good my lord, enter here.

Lear

Wilt break my heart?

Kent

I had rather break mine own. Good my lord, enter.

Lear

Thou think'st 'tis much that this contentious storm Invades us to the skin. So 'tis to thee; But where the greater malady is fixed, The lesser is scarce felt. Thou'dst shun a bear, But if thy flight lay toward the roaring sea Thou'dst meet the bear i' th' mouth. When the mind's free, The body's delicate. This tempest in my mind

کا حس پیدا نہیں ہونے دیتا۔ پوچھو کہ وہ طوفان کیا ہے۔ وہ اولاد کی ناشکر گزاری ہے۔ اس ناشکر گزاری کی مثال ایسی ہے کہ جب ہاتھ سے نوالہ بنا کہ منہ تک لے جائیں تو وہی منہ اس ہاتھ کو چبڑالے لیکن میں اس کی سزا دوں گا اور خود اپنے ہاتھ سے دوں گا۔ اب میں زیادہ روؤں گا نہیں۔ دیکھو تو کیسی قبر بھری رات میں مجھے گھر سے باہر کر دیا۔ میٹھ بر سے جا۔ مجھے سب برداشت ہے۔ ہائے ایسی رات میں جیسی کہ یہ رات ہے۔ اری ریگن، اری گونزل، تم دونوں نے اپنے بڑھے چاہنے والے باپ کو باہر نکال دیا۔ اور باپ بھی ایسا پاک طینت اور دریا دل کہ جو کچھ پاس تھا وہ سب تمھیں دے ڈالا اور یہی ساری وجہ میرے جنون کی ہے۔ مگر اس وجہ کے بیان کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اچھا سب اب اس کا کچھ ذکر نہیں۔

گنت۔ اچھے آقا۔ اندر جائیے۔

لی ارت۔ مہربانی کر کے خود اندر جاؤ اور اس طوفان سے پناہ میں ہو جاؤ۔ یہ طوفان تو اتنا سخت ہے کہ کسی اور بلا سے ڈرنے کی بھی مہلت نہیں دیتا۔ اور نہ اس خیال کو دل میں آنے دیتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ کوئی تکلیف ہوگی، اچھا۔ میں اندر جاتا ہوں۔ (مسخرے سے) ارے خانہ خراب، مفلس اور محتج تو پہلے اندر جا۔ میں تو اب دعا مانگتے مانگتے سو جاؤں گا۔

(مسخرہ اندر آتا ہے)

افسوس اے ننگے بھوکے مصیبت کے مارو، جو کوئی بھی تم میں ہو، مگر اس وقت تم اس طوفان کے صدمے اٹھا رہے ہو۔ تمھارے سروں پر نہ کوئی سالیہ ہے اور نہ تمھارے جسموں پر ایسے کپڑے ہیں جو تمہیں اس طوفان کے جو رستم سے بچا سکیں۔ تمھارے چیتھڑوں میں بیسیوں سوراخ ہیں جو سرد ہوا کو تمھارے جسموں میں پہنچتے سے نہیں روک سکتے۔ افسوس کبھی حالت ثروت و اقبال میں مجھے تمھارا خیال نہ آیا۔ ورنہ اپنی دولت کا فاضل حصہ میں تم پر صرف کرتا۔ مگر اب اے دولت و اقبال والو، ان غریبوں کی بری قسمت کی داریوں تک نہ تم بھی پیو۔ اور وہ تکلیفیں اٹھاؤ

Doth from my senses take all feeling else
 Save what beats there: filial ingratitude.
 Is it not as this mouth should tear this hand
 For lifting food to 't? But I will punish home.
 No, I will weep no more.—In such a night
 To shut me out? Pour on, I will endure.
 In such a night as this! O Regan, Goneril,
 Your old kind father, whose frank heart gave
 all—

O, that way madness lies. Let me shun that.
 No more of that.

Kent
 Lear

Good my lord, enter here.
 Prithee, go in thyself. Seek thine own ease.
 This tempest will not give me leave to ponder
 On things would hurt me more; but I'll go in.
 (To Fool) In, boy; go first.

(Kneeling) You houseless poverty—
 Nay, get thee in. I'll pray, and then I'll sleep.
 (Exit Fool)

Poor naked wretches, wheresoe'er you are,
 That bide the pelting of this pitiless storm,
 How shall your houseless heads and unfed sides,
 Your looped and windowed raggedness, defend
 you

From seasons such as these? O, I have ta'en
 Too little care of this. Take physic, pomp,
 Expose thyself to feel what wretches feel,
 That thou mayst shake the superflux to them

جو ان غریبوں کو آزار دیا کرتی ہے۔ اور آسمان یہ ثابت کرتا کہ مجھ میں کچھ انصاف تھا۔

اید گرت۔ (اندر سے آواز لگاتا ہے) ہاں، ڈیڑھ بلی پانی ہے۔ ڈیڑھ بلی ٹوم بھوکا محتاج ہے اسے کچھ دو۔ (مسخراتی آواز سنتے ہی ڈر کر جھونپڑی سے باہر آجاتا ہے) مسخرا۔ چچا جان۔ میرے اچھے آقا۔ اندر تو کوئی بھوت بیٹھا ہے۔ ارے مجھے کوئی اس بھوت سے بچائے۔

کنند۔ اپنا ہاتھ مجھے دو۔ دیکھوں تو کون ہے۔

مسخرا۔ کوئی بڑا بھوت ہے بھوت۔ اور کہتا ہے کہ میرا نام محتاج ٹوم ہے۔

کنند۔ ارے تو کون ہے جو پھونس میں دبا بکواس کرتا ہے جو باہر نکل۔

(اید گر ایک دیوانے کے بھیس میں باہر آتا ہے)

اید گرت۔ یہاں سے چلے جاؤ۔ دیکھتے نہیں شیطان پیچھے دوڑا آتا ہے کا بوس والی

جھاڑی سے بڑی ٹھنڈی ہوا آرہی ہے۔ اچھا ہوا پھونس کے ٹھنڈے بستر پر پڑ کر گرم ہو جاؤ گے۔

لی اریٹ۔ ارے دیوانے کیا تو نے بھی اپنا کل مال و متاع اپنی بیٹیوں کو دے ڈالا۔

اور اس پر تیرا یہ درجہ ہوا ہے؟

اید گرت۔ محتاج ٹوم کو کون کچھ دیتا ہے۔ جسے شیطان نے آگ اور انگاروں، موج

اور بھنور، کیچڑ پانی اور دلدل سے بھٹکا کر یہاں تک پہنچایا ہے۔ جس نے اس کے

تکئیے کے نیچے چھریاں اور نیسھے کی جگہ پھانسی دینے کی رسیاں اور اسکی دلے کی

رکابی کے پاس زہر بھری پڑیا رکھ دی ہے۔ اسی شیطان نے اس کے دل میں غرور پیدا

کیا۔ جبکہ اس نے مجھے ایک دکی چلتا ہوا سرنگ گھوڑا سواری کو دیا۔ جو چار چار پانچ

پانچ انچ چوڑے پلوں سے ہوا کی طرح گزرتا تھا۔ غرض یہ تھی کہ وہ اپنی پرچھائیں کو

ایک باغی کی طرح سارے میں تشہیر کرائے، ارے رے رے سردی جاڑا۔ خدا تمہیں

بگولوں کی آفت، گرتے ستاروں کی آنچ اور اذیت سے بچائے۔ غریب ٹوم کی خیرات

And show the heavens more just.

(Enter Lear's Fool, and Edgar as a Bedlam beggar in the hovel)

Edgar

Fool

Fathom and half! Fathom and half! Poor Tom!
Come not in here, nuncle. Here's a spirit. Help
me, help me!

Kent

Fool

Kent

Give me thy hand. Who's there?

A spirit, a spirit. He says his name's Poor Tom.

What art thou that dost grumble there i' th'
straw? Come forth.

(Edgar comes forth)

Edgar

Away, the foul fiend follows me.

Thorough the sharp hawthorn blow the winds.

Hm!

Go to thy cold bed and warm thee.

Lear

Didst thou give all to thy two daughters,

And art thou come to this?

Edgar

Who gives anything to Poor Tom, whom the
foul

fiend hath led through fire and through flame,
through

ford and whirlpool, o'er bog and quagmire; that
hath

laid knives under his pillow and halters in his
pew, set

ratsbane by his porridge, made him proud of

heart to ride on a bay trotting-horse over four-

inched bridges, to course his own shadow for a

traitor. Bless thy five wits,

Tom's a-cord! O, do, de, do, de, do de. Bless

thee from whirlwinds, star-blasting, and taking.

دو۔ شیطان بدکار اسے ستا رہا ہے۔ وہاں یہاں اور پھر وہاں بار بار (طوفان زور پکڑتا ہے)

لی اری۔ ارے کیا اپنی بیٹیوں کی وجہ سے تو اس حال کو پہونچا ہے کیا تو نے اپنے پاس کچھ نہ رکھا، سب کچھ انہی کو دے ڈالا؟

مسخرات۔ نہیں حضور، ایک کسبل کا ٹکڑا بچا رکھا تھا۔ نہیں تو اس وقت اسکی طرف نگاہ اٹھانے سے بھی شرم آتی ہے۔

لی اری۔ اچھا جتنی آفت اور بلیات فضا میں معلق ہوں وہ سب تیری ناہنجار بیٹیوں پر نازل ہوں۔

گفت۔ حضور اس کے بیٹیاں نہیں ہیں۔

لی اری۔ اری موت، نابکاری موت۔ کوئی چیز بجز بیٹیوں کے جو رستم کے اس کو اتنا تباہ اور غارت نہیں کر سکتی تھی۔ کیا دنیا کا یہ بھی کوئی دستور ہو گیا ہے کہ باپ کو گھر سے نکال کر اس کے تن زار پر مطلق رحم نہ کیا جائے۔ مگر اس سزا میں انصاف ضرور ہے کیونکہ وہ تن زار وہی گوشت پوست تھا جس نے ان بیٹیوں کو طائر پلیمین کی طرح اپنا خون پلا کر پرورش کیا تھا۔

اید گرت۔ پیلی کوک بیٹھا تھا۔ پیلی کوک پہاڑی پر۔ ارے جاڑے تیرا برا ہو۔

مسخرات۔ یہ سرورات تو اس بلا کی ہے کہ ہم سب کو پاگل بنا کر چھوڑ گی۔

اید گرت۔ دیکھو شیطان بے ایمان سے خبردار رہو۔ ماں باپ جو کچھ کہیں اسے

مانو۔ جو بات زبان سے نکلے وہ انصاف کی ہو۔ قسمیں نہ کھاؤ اور اپنی بیویوں کو تکلفات اختیار کرنے سے منع کرو ٹوم سردی کھا رہا ہے۔

لی اری۔ پہلے تم کیا کام کرتے تھے؟

اید گرت۔ خدمت گاری کرتا تھا۔ طبیعت میں غرور بھرا تھا۔ بل خوب سنوارے

رکھتا تھا۔ اپنی محبوبہ کے دستانے ٹوپی میں اٹکا کر ان کو باہر نکالے رکھتا تھا۔ قسمیں جتنی زبان پر آیا کرتی تھیں اتنے اور الفاظ نہ آتے تھے۔ بری بری باتیں سوچتا ہوا سویا

Do Poor Tom some
charity, whom the foul fiend vexes. There could
I have him now, and there, and there again, and
there. (Storm still)

Lear Has his daughters brought him to this pass?
(To Edgar) Couldst thou save nothing? Wouldst
thou give 'em all?

Fool Nay, he reserved a blanket, else we had been all
shamed.

Lear (to Edgar) Now all the plagues that in the
pendulous air Hang fated o'er men's faults light
on thy daughters!

Kent He hath no daughters, sir.

Lear Death, traitor! Nothing could have subdued
nature To such a lowness but his unkind
daughters. (To Edgar) Is it the fashion that
discarded fathers Should have thus little mercy
on their flesh? Judicious punishment: 'twas this
flesh begot Those pelican daughters.

Edgar Pillicock sat on Pillicock Hill; alow, alow, loo,
loo.

Fool This cold night will turn us all to fools and
madmen.

Edgar Take heed o' th' foul fiend; obey thy parents;
keep thy words' justice; swear not; commit not
with man's sworn spouse; set not thy sweet
heart on proud array. Tom's a-cold.

Lear What hast thou been?

Edgar A servingman, proud in heart and mind, that
curled my hair, wore gloves in my cap, served
the lust of my mistress' heart, and did the act of
darkness with her; swore as many oaths as I
spake words, and broke

کرتا تھا۔ اور جب جاگتا تھا تو ان پر عمل کرتا تھا۔ شراب کا بڑا شائق تھا۔ جوئے سے عشق تھا۔ اور عورتیں اتنی رکھتا تھا کہ عیاش سے عیاش اور بدکار بدکار آدمی میں اتنی طاقت نہ تھی۔ دل کا جھوٹا اور مکار تھا۔ ہاتھ ایسے رکھتا تھا جو قتل و خون میں مصروف ہو سکیں۔ چوری میں روبہ مکار کو مات کرتا تھا۔ طمع اور لالچی میں کسی کو پھاڑ کھانے میں بھیڑیے کا بھی استاد تھا۔ دیوانگی میں بولے کتے سے کم نہ تھا۔ شکار مارنے میں شیر تھا۔ دیکھو کبھی جوتیوں کی چرچر اور ریشمی کپڑوں کی سرسرسے اپنا دل کسی عورت کو دینا۔ قرض خواہ کی کتاب پر دستخط دینے سے پرہیز کرو۔ اور اس شیطان بدکار کا مقابلہ کرتے رہو۔ دیکھو جھاڑی سے ابھی تک ٹھنڈی ہوا آرہی ہے۔ ہی ہی ہی۔ ہی ہی۔ (طوفان برابر جاری ہے)

لی ارب۔ ننگے بدن آسمان کے ان شدید عذابوں کو جھیلنے سے بہتر تو یہ ہوتا کہ تو اس وقت اپنی قبر میں ہوتا۔ کیا انسان کی ہستی صرف اتنی ہی ہے۔ ذرا غور تو کرو۔ ایسے شخص کے ساتھ اور یہ ظلم! ریشم کیلئے ریشم کے کیڑے کے احسان ماننے کی تجھے ضرورت نہ تھی۔ اسی طرح کسی جانور کی پوستین سے تن ڈھکنے کو تو منت گزار پر تھا اور نہ کسی بھیڑیا بکری اور اسکی اون کیلئے تو زیر بار احسان تھا۔ ہاں تین آدمی یہاں ایسے ہیں جنہیں دنیا کی ہوا لگی ہے۔ اگر انسان پر یہ مصنوعی پوشاک نہ ہوتی تو اس غریب کی شکل و صورت اس کے سوا دوسری نہ ہوتی کہ تیری طرح اس کی دو ٹانگیں ننگی ہوتیں۔ غارت ہوں، دفع ہوں یہ مانگے مانگے کی چیزیں دور ہوں۔ ارے کوئی یہاں کا بوتام کھول دیتا۔

(لی ارب کیڑے نوچ کر پھینکنے چاہتا ہے)

مسخرات۔ چچا جان آپ یہ کیا کرتے ہیں۔ جو کچھ تکلیف ہے اس پر صبر شکر کیجئے کیڑے اتار کر کیا تیرنے کا ارادہ ہے؟ یہ رات ٹھنڈے پانی میں تیرنے کے لئے بڑی خراب ہے۔ اس وقت تو جی چاہتا تھا کہ کسی ویران کھیت میں تھوڑی سی آگ اس طرح جلتی ہوتی جیسے کسی پرانے تماش بین کے سرد جسم کے ویرانہ، دل میں عشق کی

them in the sweet face of heaven; one that slept
 in the contriving of lust, and waked to do it.
 Wine loved I deeply, dice dearly, and in woman
 out-paramoured the
 Turk. False of heart, light of ear, bloody of
 hand; hog in sloth, fox in stealth, wolf in
 greediness, dog in madness, lion in prey. Let not
 the creaking of shoes nor the rustling of silks
 betray thy poor heart to woman.
 Keep thy foot out of brothels, thy hand out of
 plackets,
 thy pen from lenders' books, and defy the foul
 fiend.

Still through the hawthorn blows the cold wind,
 says suum, mun, nonny. Dauphin, my boy! Boy,
 cessez; let him trot by.

(Storm still)

Lear

Thou wert better in a grave than to answer with
 thy uncovered body this extremity of the skies.
 Is man no more than this? Consider him well.
 Thou owest the worm no silk, the beast no hide,
 the sheep no wool, the cat no perfume. Ha,
 here's three on 's are sophisticated; thou art the
 thing itself. Unaccommodated
 man is no more but such a poor, bare, forked
 animal as thou art. Off, off, you lendings! Come,
 unbutton here.

(Enter the Duke of Gloucester with a torch)

Fool

Prithee, nuncle, be contented. 'Tis a naughty
 night to swim in. Now a little fire in a wild field
 were like an old lecher's heart—a small spark,
 all the rest on 's

چنگاری دبی ہوتی ہے۔ لیجئے ملاحظہ ہو، ایک چلتی پھرتی آگ ادھر آرہی ہے۔
 اید گرت۔ ارے یہی وہ شیطان ہے جس کا ذکر شیطان والی کتاب میں آیا ہے شام
 سے لیکر جب تک صبح نہ ہو لے اسی کا دنیا میں عمل دخل رہتا ہے۔ یہی وہ شیطان ہے
 جو لوگوں میں موتیا بند کا مرض پیدا کرتا ہے۔ آنکھیں بھیگی اور نیچے کا ہونٹ لٹکا چہرہ
 بد نما کر دیتا ہے۔ سپید گیہوں میں پھپھوندی لگا کر انھیں سزا دیتا ہے اور اس زمین کے
 مسکین جانداروں کو طرح طرح کی ازیتیں پہنچاتا ہے۔ بھوت اتار نیوالا فقیر تین دنیا
 کا چکر لگا چکا ہے۔ رستہ میں کا بوس چڑیل مع اپنے نو بچوں کے گھوڑی پر اسے سوار
 ملی۔ فقیر نے اس چڑیل سے کہا کہ گھوڑی سے اتر پڑ اور اقرار کر کہ اب کسی کو نہ
 ستائیگی۔ دور ہو۔ دور ہو۔ اری بلا دور ہو۔

گفت۔ شاہ ذی جاہ، اب حضور کا مزاج کیسا ہے؟
 (گلوستر آتا ہے۔ ہاتھ میں مشعل لئے ہے)

لی ارن۔ یہ کون آیا؟

گفت۔ آپ کون ہیں۔ کسے تلاش کرتے ہیں؟

گلوستر۔ ارے کیا تم سب یہاں ہو؟ اپنے اپنے نام بتاؤ۔

اید گرت۔ میں تو مفلس اور محتاج ٹوم ہوں۔ جو چھوٹی چھوٹی مینڈکیاں اور بڑے
 بڑے مینڈک، دیوار کی ریگتی اور پانی میں تیرنے والی چھپکلیاں کھا کر گزر کرتا ہے۔ اور
 جب شیطان ازیت کے درپے ہوتا ہے تو بھوک میں گائے کا گوبر کھاتا ہے۔ بڑھے
 چوہوں اور خندق کے کتوں کو جیتا نگل جاتا ہے۔ گندے پانی کے اوپر جو سبزی جچی ہوتی
 ہے اسے سمیٹ کر پیٹ بھر لیتا ہے کبھی لوگ مجھے کاٹھ میں ٹھونک دیتے ہیں۔ کبھی
 قید کرتے ہیں۔ جو کبھی دن میں تین تین جوڑے اور چھ چھ میضیں بدلتا تھا۔ سواری
 کو گھوڑا پاس تھا اور سجنے کو ہتیار موجود تھے۔ لیکن اب تو سات برس سے چوہے اور
 گھونسیں اور ایسی ہی چھوٹی چھوٹی چیزیں اس محتاج کو کھانے کو ملتی ہیں۔ دیکھو میرے
 پیچھے جو چلا آتا ہے اس سے ہوشیار رہنا۔ ارے شیطان ذرا تو صبر سے بیٹھ۔ ذرا تو چین

Edgar

body cold. Look, here comes a walking fire.
This is the foul fiend Flibbertigibbet. He begins
at curfew and walks till the first cock. He gives
the web and the pin, squints the eye, and makes
the harelip;
mildews the white wheat, and hurts the poor
creature of earth.

(Sings) Swithin footed thrice the wold,
A met the night mare and her nine foal,
Bid her alight
And her troth plight,
And aroint thee, witch, aroint thee!

Kent

(to Lear) How fares your grace?

Lear

What's he?

Kent

(to Gloucester) Who's there? What is 't you
seek?

Gloucester

What are you there? Your names?

Edgar

Poor Tom, that eats the swimming frog, the
toad,

the tadpole, the wall-newt and the water; that in
the fury of his heart, when the foul fiend rages,
eats cawdung for salads, swallows the old rat
and the ditch-

dog, drinks the green mantle of the standing
pool; who is whipped from tithing to tithing, and
stocked, punished, and imprisoned; who hath
had three suits to his back, six shirts to his body,
Horse to ride, and weapon to wear;

But mice and rats and such small deer
Have been Tom's food for seven long year.

لینے دے۔

گلوستر: کیا حضور کو ان سے بہتر لوگ ساتھ دینے کو نہیں ملے؟
ایڈگر: ظلمت کا بادشاہ بڑا شریف آدمی ہے۔ مودا اور ہا ہوا اس کا نام ہے۔
گلوستر: آقا۔ ہمارا خون ہماری اولاد تو ایسی ناقص نکلی کہ جو ان سے ملتا ہے
نفرت ہی کرتا ہے۔

ایڈگر: محتاج ٹوم سردی کھاتا ہے۔
گلوستر: میرے ساتھ اندر چلے۔ آپ کی صاحبزادیوں کا ہر حکم ماننے کی اجازت
میرا ضمیر نہیں دیتا۔ چاہے یہ حکم اس بارے ہی میں کیوں نہ ہو کہ میں اپنے گھر کے
دروازے بند رکھوں۔ اور اس قہر و غضب کی شب میں جو ظلم و زیادتی وہ آپ پر کرنا
چاہیں۔ وہ انہیں کرنے دو۔ میں گھر میں نہیں بیٹھا آپ کی تلاش میں نکلا کہ آپ کو
کسی ایسی جگہ لے چلوں جہاں آگ جلتی ہو اور کچھ کھانے کو بھی موجود ہو۔
لی آرٹ: (ایڈگر کی طرف اشارہ کر کے) پہلے مجھے اس فلسفی سے بات کر لینے
دیجئے۔ اچھا فلسفی بتاؤ بدل کیوں گرجتا ہے؟

کنفٹ: آقا جو کچھ گلوستر فرماتے ہیں پہلے وہ کیجئے۔ گھر کے اندر چلے۔
لی آرٹ: پہلے میں اس لائق یونانی حکیم سے ایک بات پوچھ لوں۔ آپ کے مطالعہ
میں کونسا مضمون خاص طور پر رہا ہے؟
ایڈگر: مضمون سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ شیطان کو کیونکر روکا جائے اور
کیڑے کوڑے کیونکر مارے جائیں۔

کنفٹ: گلوستر آپ آقا سے ایک مرتبہ اور اصرار کریں کہ وہ اندر چلیں۔
گلوستر: اس حال کو پہونچنے کا الزام ہم آقا کو نہیں دے سکتے۔ بیٹیاں چاہتی
ہیں کہ باوا مرجائیں۔ آہ۔ امیر کنفٹ کی وہ بات یاد آتی ہے۔ اس نے بھی یہی کہا تھا
کہ ایسا چاہا جاتا ہے۔ وہ غریب کیسا جلا وطن کر دیا گیا۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ بادشاہ
دیوانے ہو چلے ہیں۔ دوست میں تم سے کہتا ہوں کہ میں خود دیوانہ ہو چلا ہوں۔ میرا

- Beware my follower. Peace, Smulkin; peace,
thou fiend!
- Gloucester (to Lear) What, hath your grace no better
company?
- Edgar The Prince of Darkness is a gentleman.
Modo he's called, and Mahu.
- Gloucester (to Lear) Our flesh and blood, my lord, is grown
so vile That it doth hate what gets it.
- Edgar Poor Tom's a-cold.
- Gloucester (to Lear) Go in with me. My duty cannot suffer
T' obey in all your daughters' hard commands.
Though their injunction be to bar my doors
And let this tyrannous night take hold upon you,
Yet have I ventured to come seek you out
And bring you where both fire and food is
ready.
- Lear First let me talk with this philosopher.
(To Edgar) What is the cause of thunder?
- Kent Good my lord, take his offer; go into th' house.
Lear I'll talk a word with this same learned Theban.
(To Edgar) What is your study?
- Edgar How to prevent the fiend, and to kill vermin.
Lear Let me ask you one word in private.
(They converse apart)
- Kent (to Gloucester) Importune him once more to go,
my lord.
His wits begin t' unsettle.
- Gloucester Canst thou blame him?
(Storm still)
His daughters seek his death. Ah, that good
Kent,
He said it would be thus, poor banished man!
Thou sayst the King grows mad; I'll tell thee,
friend,
I am almost mad myself. I had a son,

ایک بیٹا تھا جسے میں نے اب عاق کر دیا ہے۔ اسی زمانہ کا ذکر ہے کہ اس نے میری جان لینی چاہی۔ مجھے اس سے محبت تھی۔ شاید ہی کسی باپ کو بیٹے سے اتنی محبت ہو جیسی کہ مجھے اس سے تھی۔ لیکن سچی بات کہنے کی یہ ہے۔ (طوفان تیز ہوتا ہے) رنج و الم نے میرے حواس معطل کر دیئے یہ رات بھی کس بلا کی ہے۔ (لی ار سے) میں حضور سے نہایت عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ.....

لی ار:- ہاں۔ معاف کیجئے گا۔ شریف فلسفی آپ بھی ساتھ چلیں۔

اید گر:- ٹوم سردی کھاتا ہے۔

گلو ستر:- (اید گر سے) تم اس جھونپڑی میں چلے جاؤ۔ وہاں گرم ہو جاؤ گے۔

لی ار:- آؤ سب اندر چلیں۔

کننت:- حضور اس راستے سے چلیں۔

لی ار:- مگر میں تو اس کے (اید گر کے) ساتھ جاؤں گا۔ اس فلسفی کو بھی اپنے

ساتھ رکھوں گا۔

کننت:- گلو ستر۔ آپ بادشاہ کی تسلی تشریف کرتے رہیں۔ اور جسے وہ ساتھ رکھنے کو

کہتے ہیں ساتھ رہنے دیں۔

لی ار:- ارے یونان کے لائق حکیم تو ہمارے ساتھ آ۔

گلو ستر:- کوئی کچھ نہ بولے سب خاموش رہیں۔

اید گر:- بھولا بھالا سوار رولند زندان تاریک میں آیا اور یہی کہتا رہا شرم شرم۔

میں تو یہاں ایک برطانوی کے خون کی بو سونگھتا ہوں۔

پانچواں منظر

گلو ستر کا محل۔ کورنوال اور اید مند آتے ہیں۔

کورنوال:- اس محل سے رخصت ہونے سے پہلے ہم انتقام لینا چاہتے ہیں۔

اید مند:- مگر آقا اس میں لوگ مجھے کس قدر مطعون کریں گے۔ کہیں گے کہ

Now outlawed from my blood; a sought my life
 But lately, very late. I loved him, friend;
 No father his son dearer. True to tell thee,
 The grief hath crazed my wits. What a night's
 this!

Lear	(To Lear) I do beseech your grace— O, cry you mercy, sir! (To Edgar) Noble philosopher, your company.
Edgar	Tom's a-cold.
Gloucester	In, fellow, there in t' hovel; keep thee warm.
Lear	Come, let's in all.
Kent	This way, my lord.
Lear	With him! I will keep still with my philosopher.
Kent	(to Gloucester) Good my lord, soothe him; let him take the fellow.
Gloucester	Take him you on.
Kent	(to Edgar) Sirrah, come on. Go along with us.
Lear	(to Edgar) Come, good Athenian.
Gloucester	No words, no words. Hush.
Edgar	Child Roland to the dark tower came, His word was still "Fie, fo, and fum; I smell the blood of a British man." (Exeunt)

Scene 5

(Enter the Duke of Cornwall and Edmond)

Cornwall	I will have my revenge ere I depart his house.
Edmond	How, my lord, I may be censured, that nature

حضور کی خیر طلبی میں میں فطرت کے قانون اور دستور کو بھی بھول گیا۔ حضور اس وقت میرے دل میں ایک خوف کی بات پیدا ہوئی ہے۔

کورنوال:- اچھا میں بھی ایسا ہی کچھ محسوس کرتا ہوں۔ باپ کو جان سے مارنے کے ارادہ میں تمہارے بھائی کی نیت ایسی خراب نہ تھی کیونکہ تمہارے باپ میں وہ چیز اتنی نہ تھی جس قدر کے ہمارے باپ میں ہے کہ دوسرا اس کی جان لینے کے درپے ہو جائے۔

ایدمند:- حضور میری تقدیر کو بھی مجھ سے کینہ ہے کہ میں محض انصاف کے خیال سے نادوم و پریشان ہو رہا ہوں۔ یہ وہ خط ہے جس کا اس نے مجھے سے ذکر کیا تھا۔ اس خط سے صاف ظاہر ہے کہ وہ فرانس کے نفع کیلئے فرانس کا معاون و مددگار ہے۔ کاش خدا ایسا کرتا کہ وہ دشمن کا دوست نہ بنتا اور میں اس بات کا معلوم کر نیوالا نہ ہوتا۔

کورنوال:- ایدمند آؤ میرے ساتھ بیگم کورنوال کے پاس چلو۔
ایدمند:- اگر اس خط کا مضمون صحیح ہے تو ہمیں بہت کچھ کرنا ہوگا۔
کورنوال:- خط کا مضمون صحیح ہو یا غلط مگر اس خط نے ہمیں آج سے گلوستر کا دشمن بنا دیا۔ ایدمند جاؤ اپنے باپ کو تلاش کرو تاکہ وہ ہماری حراست میں آنے کیلئے تیار ہو جائے۔

ایدمند:- اگر باوا جان اس حال میں ملے کہ بادشاہ کی تسلی تشفی میں مصروف ہیں تو پھر کورنوال کا شبہ اور بھی پکا ہو جائیگا۔ میں اپنے آقا کی خیر خواہی میں دل و جان سے کوشش کروں گا گو باپ کا خون میری رگوں کیسی ہی کش مکش کرے۔
کورنوال:- مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔ پھر میں تمہیں تمہارے باپ سے بھی زیادہ چاہنے والا ہو جاؤں گا۔ (چلا جاتا ہے)

چھٹا منظر

thus gives way to loyalty, something fears me to think of.

Cornwall

I now perceive it was not altogether your brother's evil disposition made him seek his death, but a provoking merit set a-work by a reprovable badness in himself.

Edmond

How malicious is my fortune, that I must repent to be just! This is the letter which he spoke of, which approves him an intelligent party to the advantages of France. O heavens, that this treason were not, or not I the detector!

Cornwall

Go with me to the Duchess.

Edmond

If the matter of this paper be certain, you have mighty business in hand.

Cornwall

True or false, it hath made thee Earl of Gloucester. Seek out where thy father is, that he may be ready for our apprehension.

Edmond

(aside) If I find him comforting the King, it will stuff his suspicion more fully. (To Cornwall) I will persevere in my course of loyalty, though the conflict be sore between that and my blood.

Cornwall

I will lay trust upon thee, and thou shalt find a dearer father in my love.

(Exeunt)

Scene 6

گلوستر کے محل کے قریب ایک کھلیان کے مکان کا ایک کمرہ۔ گلوستر، لی ار، گفت: مسخرا اور اید گر آتے ہیں۔

گلوستر:۔ آسمان کے نیچے تکلیف اٹھانے سے تو کہیں بہتر یہ جگہ ہے۔ سب خدا کا شکر کر کے یہاں بیٹھیں۔ میں آرام کا بندوبست کرتا ہوں۔ جاتا ہوں مگر واپسی میں دیر نہ ہوگی۔

گفت:۔ غصے اور رنج نے بادشاہ کے صحیح حواس پر غلبہ پالیا ہے گلوستر خدا تمہیں اس نیکی کا اجر دے۔ (گلوستر چلا جاتا ہے)

اید گر:۔ دیکھو وہ شیطان فراتر تو جس کا نام ہے۔ مجھے آواز لگاتا ہے اور کہتا ہے کہ نیرو دوزخ میں ایک جھیل کے کنارے بنسی ڈالے بیٹھا ہے۔ ارے سادہ لوح مسخرے اس شیطان بد کردار سے خبردار اور خدا سے دعا مانگتا رہ۔

مسخرات:۔ چچا جان۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ جو آدمی پاگل ہو جائے وہ شریف رہتا ہے یا کمینہ ہو جاتا ہے؟

لی ار:۔ نہیں وہ بادشاہ ہوتا ہے بادشاہ۔

مسخرات:۔ نہیں وہ ایک کمینہ تھا جس کا بیٹا ایک شریف بنا۔ کیونکہ وہ کمینہ پاگل ہوتا ہے جو اپنے سے پہلے بیٹے کو شریف دیکھنا چاہے۔

لی ار:۔ ہائے اس کلیجے میں تو سیکڑوں سوراخ ہیں جن سے آگ کے شعلے اٹھ رہے ہیں۔

اید گر:۔ ارے شیطان بے ایمان تو نے میری پیٹھ میں کیوں کلٹ کھلایا؟ مسخرات:۔ وہ آدمی پاگل ہوتا ہے جو سمجھے کہ بھیریا پل کر مسکین ہو جائیگا۔ یا گھوڑا ہمیشہ تندرست رہیگا یا لڑکا عشق میں ثابت قدم رہیگا۔ یا کسی پیشہ ور عورت کی قسمیں پوری اتریں گی۔

لی ار:۔ نہیں ایسا ہو سکتا ہے۔ میں ابھی اس کا بندوبست کئے دیتا ہوں۔ (اید گر سے) او تم قاضی بن کر یہاں بیٹھو۔ (مسخرے سے) تم بھی جو بڑے عاقل وزیر ک ہو

(Enter the Earl of Kent disguised, and the Duke of Gloucester)

Gloucester Here is better than the open air; take it
thankfully. I will piece out the comfort with
what addition I can. I will not be long from you.

Kent All the power of his wits have given way to his
impatience; the gods reward your kindness!

(Exit Gloucester)

**(Enter King Lear, Edgar as a Bedlam beggar,
and Lear's Fool)**

Edgar Frateretto calls me, and tells me Nero is an
angler in the lake of darkness. Pray, innocent,
and beware the foul fiend.

Fool Prithee, nuncle, tell me whether a madman be a
gentleman or a yeoman.

Lear A king, a king!

Fool No, he's a yeoman that has a gentleman to his
son; for he's a mad yeoman that sees his son a
gentleman before him.

Lear To have a thousand with red burning spits
Come hissing in upon 'em!

[EDGAR: The foul fiend bites my back.]

**FOOL: He's mad, that trusts in the tameness of a wolf, :
horse's health, a boy's love, or a whore's oath.**

**LEAR: It shall be done, I will arraign them straight;
Come sit thou here most learned Justice,**

یہاں بیٹھو۔ اور اب وہ دونوں مکار لو مڑیاں حاضر کی جائیں۔
 اید گرت۔ (ان فرضی مجرموں عورتوں سے کہتا ہے) جہاں وہ کھڑا ہے ادھر کیوں
 گھورے جاتی ہو۔ بیگم اتنی مہربانی کرو کہ مقدمہ کی پیشی کے وقت کسی سے آنکھیں نہ
 لڑاؤ۔ (گاتا ہے)

لڑکی دریا پار کر کے میرے پاس آجا۔
 مسخرات۔ ناؤ کے پینڈے میں چھید ہے۔ پانی بھرتا ہے۔ بات وہ کر نہیں سکتی۔
 تمہارے پاس پہونچے تو کیونکر۔
 اید گرت۔ یہ شیطان بد بخت تو بلبل کی آواز بنا کر مجھ غریب و محتاج ٹوم کے پیچھے پڑ
 گیا۔ اور وہ دوسرا شیطان جسے ہپ دانس کہتے ہیں میرے پیٹ میں گھس کر دو
 مچھلیاں مانگتا ہے۔ ارے کالے منہ کے شیطان تو کیوں چٹختے جاتا ہے۔ تیرے کھلانے
 کو میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

گنت۔ بادشاہ سلامت حضور کا مزاج کیسا ہے۔ آپ ایسے حیرت زدہ کیوں کھڑے
 ہیں۔ نرم بچھونے پر کیوں آرام نہیں کرتے؟
 لی ارت۔ مقدمہ پیش ہے، ذرا اس کی کیفیت دیکھ لوں۔ گواہ پیش ہونے چاہیے۔
 (اید گر سے) اے عبا اور چغہ پننے قاضی، اب آپ اپنی مسند پر بیٹھیں، (مسخرے سے)
 تو بھی جو انصاف کریگا قاضی کے پاس بیٹھ گنت سے) اور تم بھی جنھوں نے مقدمہ کی
 تحقیقات کی ہے پاس ہی بیٹھ جاؤ۔

اید گرت۔ انصاف کرنا ہمارا فرض ہے۔ ارے گلہ بان چاہے تو سوتا ہو چاہے جاگتا،
 تیری بھیڑیں کھیت کھانیکو کھیت میں میں گھسیں گی۔ نر سنگھا پھونک۔ تیری بھیڑوں کو
 کچھ نقصان نہ پہونچے گا۔ بلی کرنجی ہے۔

لی ارت۔ سب سے پہلے اس گونزل کر گرفتار کرو۔ میں اس معزز اجلاس کے
 سامنے بحلف کہتا ہوں کہ اس نے مجھے لائیں ماری ہیں۔ مجھے جو اس کا مفلس باپ
 اور اس ملک کا بادشاہ تھا۔

Thou sapient sir sit here, no you she foxes –

EDGAR: Look where he stands and glares, want'st thou eyes, at trial madam?

Come o'er the bourn Bessy to me.

FOOL: Her boat hath a leak,

And she must not speak,

Why she dares not come, over to thee.

EDGAR: The foul Friend haunts poor Tom in the voice of a nightingale, Hopdance cries in Tom's belly for two white herring, croak not black angel, I have no food for thee.

KENT: How do you sir? Stand you not so amaz'd,

Will you lie down and rest upon the cushions?

LEAR: I'll see their trial first. Bring in their evidence.

Thou robed man of justice take thy place,

And thou his yoke-fellow of equity,

Bench by his side; you are o' th' commission,

Sit you too.

EDGAR: Let us deal justly.

Sleepest or wakest thou jolly shepherd,

Thy sheep be in the corn,

And for one blast of thy minikin mouth,

Thy sheep shall take no harm.

Pur the cat is gray.

LEAR: Arraign her first, 'tis Goneril. I here take my oath before this honourable assembly, she kicked the poor King her father.

مسخرات۔ عورت ادھر کھڑی ہو۔ کیا تیرا نام گونزل ہے؟

لی ارت۔ نام سے انکار نہیں کر سکتی۔

مسخرات۔ تقصیر معاف۔ میں تو تمہیں لکڑی کی خالی کرسی ہی سمجھ رہا تھا۔

لی ارت۔ یہ دوسری اور آئی۔ اس کی پریشان نظریں بتا رہی ہیں کہ اس کے دل

میں کیسا کچھ زہر بھرا ہے۔ اسے وہیں ٹھیراؤ۔ بھاگنے نہ دو۔ ہتیار ہتیار۔ آگ اور

تلوار۔ رشوت چلنے لگی۔ ارے بے ایمان قاضی اسے تو نے کیوں بھاگ جانے دیا؟

ایڈ گرت۔ حضور اپنے حواس خمسہ کے حق میں دعا کریں۔

گنت۔ حضور مجھے سخت قلق ہوتا ہے کہ آپ کا وہ صبر تحمل کیا ہوا جس پر آپ

کو نار تھا۔ آپ تو کہتے تھے کہ اس میں فرق نہ آئیگا۔ وہ ہمیشہ برقرار رہیگا۔

ایڈ گرت۔ (علیحدہ) بادشاہ کی ہمدردی میں میری آنکھوں سے اب اتنے آنسو نکلنے

لگے ہیں کہ بات کرنے میں وہ مغل ہوتے ہیں۔

لی ارت۔ ہائے تقدیر مجھ پر تو اب یہ پیارے کتے بھی بھونکنے لگے ہیں۔

ایڈ گرت۔ کتے بھوکے ہونگے۔ ٹوم اپنا سر اتار کر ان کے کھانے کیلئے ان میں پھینکتا

ہے۔ ارے پلو دور ہو۔ بھاگ جاؤ۔ تمہارے منہ چاہے کالے ہوں چاہے پیلے، دانت

زہریلے ہوں یا نہ ہوں۔ چاہے بھاری جبرے والا ہو چاہے چھریرا اتازی ہو چاہے

دوغلی نسل کا بازاری ہو۔ شکاری ہو چاہے پانی میں کود جانے والا۔ چاہے دم بالکل اڑی ہو

چاہے نوک پر بالوں کا پھندا ہو۔ ٹوم ان سب کو خوب رلوائیگا چھوڑائیگا۔ جب میں اپنا سر

ان میں اس طرح پھینک رہا ہوں تو جو کتے کٹھروں میں بند ہیں وہ بھی کندھیوں پر پنچے مار

مار کر سب کھانے میں شریک ہونگے اور سب کا پیٹ بھر جائیگا۔ ارے رے رے۔

بھوت شیطان۔ کیوں ستاتا ہے۔ آؤ چلو، میلو ٹھیلوں، بازاروں اور منڈیوں کی سیر

کریں۔ محتاج ٹوم کا تو بنا خالی ہے۔

لی ارت۔ اب ریگن کو چیر پھاڑ کر اس کی تشریح کی جائے۔ اور دیکھا جائے کہ اس

کے دل میں کیا باتیں بھری تھیں کہ وہ ایسی سنگدل ہو گئی۔ کیا اس کائنات میں کوئی وجہ

FOOL: Come hither mistress, is your name Goneril?

LEAR: She cannot deny it.

Edgar
Kent

Bless thy five wits.

(to Lear) O, pity! Sir, where is the patience now
That you so oft have boasted to retain?

Edgar

(aside) My tears begin to take his part so much
They mar my counterfeiting.

Lear

The little dogs and all,
Tray, Blanch, and Sweetheart—see, they bark at
me.

Edgar

Tom will throw his head at them.—Avaunt, you
curs!

Be thy mouth or black or white,

Tooth that poisons if it bite,

Mastiff, greyhound, mongrel grim,

Hound or spaniel, brach or him,

Bobtail tyke or trundle-tail,

Tom will make him weep and wail;

For with throwing thus my head,

Dogs leapt the hatch, and all are fled.

Do, de, de, de. Sese! Come, march to wakes and
fairs And market towns. Poor Tom, thy horn is
dry.

Lear

Then let them anatomize Regan; see what
breeds about her heart. Is there any cause in
nature that makes these hard-hearts? (To Edgar)
You, sir, I entertain

کوئی سبب ایسا ہے کہ ان کے دل پتھر کے ہو جاتے (ایدگر سے) جناب والا آپکو میں اپنے سو سواروں میں ایک سوار کی جگہ دیتا ہوں۔ مگر آپ کا کپڑے پہننے کا یہ طرز مجھے پسند نہیں۔ شاید آپ فرمائیں کہ وضع ایرانی ہے۔ مگر مہربانی کر کے آپ اس وضع کو بدل ڈالیں۔

کنند۔ اچھے آقا کچھ دیر اور استراحت کر لیجئے۔

لی ارت۔ اچھا اب غل نہ ہو، بالکل نہ ہو۔ پردے کھینچ دو۔ ہاں ٹھیک ہے یو نہیں۔ رات کا کھانا صبح ہوتے کھائیں گے۔ ہاں ہاں بس ٹھیک ہے۔ مسخرات۔ آپ تو صبح انھیں گے، میں دوپہر کو جاؤں گا۔ (گلوستر آتا ہے)

گلوستر۔ کنند سے) بادشاہ سلامت کہاں ہیں؟

کنند۔ یہاں ہیں مگر انھیں چھیڑیئے نہیں۔ ان کے ہوش و حواس معطل ہو چکے ہیں۔

گلوستر۔ اچھے دوست تم سے التجا ہے کہ جس طرح بن پڑے گود میں اٹھا کر یا کسی اور ترکیب سے انھیں یہاں سے لے چلئے۔ مجھے ابھی ایک سازش کا حال معلوم ہوا ہے جو ان کے قتل کیلئے سوچی گئی ہے۔ ایک پاکی تیار ہے۔ انھیں کسی طرح اس میں ڈال کر ڈورر کی طرف روانہ ہو جائیے۔ وہاں سلامتی اور حفاظت دونوں باتیں نصیب ہونگی۔ یہ کام فوراً ہو جانا چاہیے۔ اگر آدھے گھنٹے کی بھی دیر ہوئی تو پھر بادشاہ کی جان اور ان کے ساتھ ہم سب کی جانیں بھی باقی نہ رہیں گی۔ اور جتنے لوگ اس وقت ان کی جان سلامت رہنی چاہتے ہیں ان کی جانوں کو بھی خطرہ ہے۔ بس بادشاہ کو بھی اٹھاؤ۔ میں آگے چلتا ہوں تم میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ۔ میں تمہیں وہاں تک پہنچا دوں گا جہاں اس سفر کیلئے کل سلمان مہیا ہے۔ مگر تم جلد کسی طرح یہاں سے باہر نکلو۔

کنند۔ بادشاہ کے قریب جا کر مظلوم صورت اس وقت سو رہی ہے۔ ممکن تھا کہ اس وقت کی فیند تیرے تھکے ہوئے اعصاب کو آسائش دیتی۔ لیکن اگر راحت نہ

for one of my hundred, only I do not like the fashion of your garments. You will say they are Persian; but let them be changed.

Kent Now, good my lord, lie here and rest a while.
Lear Make no noise, make no noise. Draw the curtains.
So, so. We'll go to supper i' th' morning.
(He sleeps)

Fool And I'll go to bed at noon.
(Enter the Duke of Gloucester)

Gloucester (to Kent)
Come hither, friend. Where is the King my master?

Kent Here, sir, but trouble him not; his wits are gone.
Gloucester Good friend, I prithee take him in thy arms.
I have o'erheard a plot of death upon him.
There is a litter ready. Lay him in 't
And drive toward Dover, friend, where thou shalt meet
Both welcome and protection. Take up thy master.
If thou shouldst dally half an hour, his life,
With thine and all that offer to defend him,
Stand in assurèd loss. Take up, take up,
And follow me, that will to some provision
Give thee quick conduct. Come, come away.
(Exeunt, Kent carrying Lear in his arms)

[KENT: Oppressed nature sleeps:
This rest might yet have balm'd thy broken sinews,

پہونچی تو پھر تکلیفیں سب لاعلاج ہو جائیں گی۔ (مسخرے سے کہتا ہے) آقا کو اٹھا کر لیجاتا ہے۔ آؤ تم بھی مدد کرو۔ تم کو بھی ساتھ چلنا ہوگا۔
گلوستر:- چلو چلو۔ دیر نہ کرو۔

اید گرت:- جب ہم اپنے سے بڑوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ بھی مبتلائے آفت ہیں تو اپنی مصیبتوں پر زیادہ نہیں روتے۔ لیکن جب ہمارے ساتھی اور دوست بھی رنج و تکلیف میں ہوں اور دیکھا جائے کہ جس غم نے ہماری کمر جھکا دی ہے اسی غم نے بادشاہ کو پافادہ کر دیا ہے تو کسی قدر صبر آجاتا ہے۔ جو تکلیفیں اسے اولاد سے پہونچتی ہیں مجھ پر وہی ازیتیں اپنے باپ کی وجہ سے نازل ہوئیں غرض اس حالت میں اپنی تکلیفوں کو برداشت کرنا آسان ہوگا۔ ٹوم اب یہاں سے چل اور ان باتوں کی خبر رکھ جو بڑے لوگوں میں مشہور ہو رہی ہیں اور اس وقت تک اپنے کو ظاہر نہ کر جب تک کہ وہ سب باتیں جن کا یقین دلا کر تجھے بدنام کیا گیا ہے غلط ثابت نہ ہو جائیں۔ اور سب کے نظروں میں تو بالکل بیگناہ نہ ٹھیرے۔ آج رات کو اور کیا کرنا ہے؟ بادشاہ تو چلے ہی گئے۔ کہیں چھپ رہے ہیں۔ (چلا جاتا ہے)

ساتواں منظر

گلوستر کا محل۔ نواب کورنوال، ریگن، گونزل، ایدمند اور چند ملازم آتے ہیں۔
کورنوال:- گونزل۔ تکلیف کر کے یہ خط گھوڑے کی ڈاک بٹھا کر اپنے شوہر نواب البانی کے پاس ابھی بھجوا دو۔ فرانس کا لشکر ساحل پر اتر آیا ہے۔ اور ہم اس باغی گلوستر کی بھی تلاش میں ہیں۔

ریگن:- گلوستر اگر گرفتار ہو جائے تو اسے فوراً پھانسی دیدینی چاہئے۔

گونزل:- نہیں، آنکھیں نکل ڈالنی چاہئیں۔

کورنوال:- اس کی سزا کو ہماری مرضی پر چھوڑا جائے۔ ایدمند تم بہن گونزل کے ساتھ رہو۔ تمہارے باپ کیلئے جو سزا تجویز کی ہے وہ ایسی ہے کہ اسے دیکھنے کیلئے

Which if convenience will not allow,
Stand in hard cure. Come, help to bear thy master,
Thou must not stay behind.]

GLOUCESTER: Come, come away.

Exeunt all but Edgar

[EDGAR: When we our betters see bearing our woes,
We scarcely think our miseries our foes.
Who alone suffers, suffers most i' th' mind,
Leaving free things and happy shows behind,
But then the mind much sufferance doth o'erskip,
When grief hath mates, and bearing fellowship:
How light and portable my pain seems now,
When that which makes me bend, makes the King bow.
He childed as I father'd, Tom away.
Mark the high noises; and thyself bewray,
When false opinion, whose wrong thoughts defile thee,

The Tragedy of King Lear

In thy just proof, repeals and reconciles me:
What will hap more to-night, safe 'scape the King,
Lurk, lurk.

Exit.]

Scene 7

(Enter the Duke of Cornwall, Regan, Goneril, Edmond the
bastard, and Servants)

Cornwall	(to Goneril) Post speedily to my lord your husband. Show him this letter. The army of France is landed. (To Servants) Seek out the traitor Gloucester. (Exeunt speedily)
Regan	Hang him instantly.
Goneril	Pluck out his eyes.
Cornwall	Leave him to my displeasure. Edmond, keep you our sister company. The revenges we are bound to take upon your traitorous

تمہارا موجود ہونا ضروری نہیں۔ نواب البانی کے پاس تم جارہے ہو۔ ان سے کہنا کہ جس قدر جلد ممکن ہو غنیم سے مقابلہ کی تیاری کریں۔ میں بھی سلمان جنگ کے مہیا کرنے میں مصروف ہوں۔ فوجی چوکیں جابجا بٹھا رہا ہوں تاکہ بات بات کی خبر ایک سے دوسرے کو جلد پہنچتی رہے۔ اچھا بہن گونزل آپ کو خدا کے سپرد کیا، اور ایدمند تمہیں بھی خدا حافظ کہتا ہوں۔

(اوسوالد آتا ہے)

کو بادشاہ لی ار کہاں ہیں؟

اوسوالد:- نواب گلوستر انھیں کہیں اٹھالے گئے ہیں۔ تمیں پینتیس سوار بھی ان کے ہمراہ ہیں۔ بادشاہ کی تلاش میں جو لوگ نکلے ہیں ان کا بیان ہے کہ ہم سے دروازے پر گلوستر سے ملاقات ہوئی تھی۔ ہم نے دیکھا کہ امرائے شاہی کے چند ملازموں کے ساتھ بادشاہ کو ڈوور کی طرف لے گئے ہیں۔ ان میں بعض لوگ بڑی لہج کی لے رہے تھے ڈوور میں بڑے بڑے دوست اور ہوا خواہ ہتیار باندھے بادشاہ کی حمایت کو تیار ہیں۔

کورنوال:- اپنی بیگم کیلئے گھوڑے تیار رکھو۔

گونزل:- نواب کورنوال اور بہن ریگن تمہیں خدا کو سونپا۔

کورنوال:- ایدمند خدا حافظ۔ (گونزل، ایدمند اور اوسوالد چلے جاتے ہیں) جاؤ اس باغی گلوستر کو تلاش کرو۔ اگر ملے تو چوروں کی طرح پکڑ کر اس کے ہتکڑیاں ڈال دو اس حال میں ہمارے سامنے حاضر کرو۔ گو قرین انصاف یہی ہے کہ بغیر عدالت کے ہم کسی کو جان سے نہ ماریں مگر اس مقدمہ خاص میں ہمارا قہر و عتاب ہمارے اختیارات کی رہنمائی کریگا۔ گو اس میں لوگ ہمیں بدنام ہی کیوں نہ کریں لیکن جو کچھ ہم نے قصد کر لیا ہے اس سے ہمیں وہ روک نہیں سکتے۔ یہ کون آرہا ہے۔ کیا گلوستر باغی ہے؟

(چند ملازم گلوستر کو گرفتار کئے لاتے ہیں۔)

father are not fit for your beholding. Advise the Duke

where you are going, to a most festinate preparation;

we are bound to the like. Our posts shall be swift and intelligent betwixt us. (To Goneril) Farewell, dear sister.

(To Edmond) Farewell, my lord of Gloucester.

(Enter Oswald the steward)

How now, where's the King?

Oswald

My lord of Gloucester hath conveyed him hence.

Some five- or six-and-thirty of his knights,

Hot questrists after him, met him at gate,

Who, with some other of the lord's dependants,

Are gone with him toward Dover, where they boast To have well-armed friends.

Cornwall

Get horses for your mistress.

(Exit Oswald)

Goneril

Farewell, sweet lord, and sister.

Cornwall

Edmond, farewell.

(Exeunt Goneril and Edmond)

(to Servants) Go seek the traitor Gloucester.

Pinion him like a thief; bring him before us.

(Exeunt other Servants)

Though well we may not pass upon his life

Without the form of justice, yet our power

Shall do a curtsy to our wrath, which men

May blame but not control.

(Enter the Duke of Gloucester and Servants)

Who's there—the traitor?

ریگن :- ارے محسن کش، روباہ مکار۔ کیا تو ہے؟

کورنوال :- اس کی مشکیں کس لو۔

گلوستر :- اس سے آپ کا اور بیگم صاحبہ کا کیا مطلب ہے؟ آپ دونوں تو میرے

دوست تھے۔

ریگن :- اس کے بازو خوب مضبوطی سے باندھو۔ ارے نپاک نجس باغی۔

گلوستر :- بیگم۔ آپ میں رحم نہیں۔ مگر میں باغی ہرگز نہیں ہوں۔

کورنوال :- اس کرسی پر بٹھا کر اسے خوب باندھ دو۔ ٹھیر جا، تجھے ابھی معلوم ہو

جائیگا کہ تو کون ہے۔

(ریگن گلوستر کی داڑھی پکڑ کر نوچتی ہے)

گلوستر :- خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری داڑھی کو نوچنا آپ کے لئے سخت

معیوب حرکت ہے۔

ریگن :- داڑھی اتنی سپید اور توانا باغی و سرکش۔

گلوستر :- شریر عورت۔ یہ بال جو میری داڑھی کے تو نے نوچے ہیں یہ زندہ ہو کر

تجھے الزام دیں گے۔ میں تو تمہارا میزبان ہوں۔ تم میرے گھر مہمان آئے ہو۔ میں

نے جو کچھ خاطر و مدارات تمہاری کی ہے اسے اپنے جفاکار ہاتھوں سے اس طرح

غارت نہ کرو۔ تم میرا کر ہی کیا لو گے۔

کورنوال :- اچھا بتاؤ۔ تمہارے پاس فرانس سے خط کیا آیا تھا؟

ریگن :- جواب مختصر دو۔ کیونکہ ہمیں تمہارا کل حال پہلے سے معلوم ہے۔

کورنوال :- اور حال میں جو باغی ماک میں آئے ہوئے ہیں انکے ساتھ تو نے کیا

سازش کر رکھی ہے؟

ریگن :- اور اس دیوانے بادشاہ کو کس کی معرفت تو نے یہاں سے چھپت کر دیا

ہے؟

گلوستر :- ایک خط میرے پاس آیا تھا جس میں کوئی طے شدہ مضمون بیان نہیں

- Regan
Cornwall
Gloucester
Ingrateful fox, 'tis he.
(to Servants) Bind fast his corky arms.
What means your graces? Good my friends,
consider You are my guests. Do me no foul
play, friends.
- Cornwall
Regan
Gloucester
Cornwall
(to Servants) Bind him, I say.
Hard, hard! O filthy traitor!
Unmerciful lady as you are, I'm none.
(to Servants) To this chair bind him.
(To Gloucester) Villain, thou shalt find—
(Regan plucks Gloucester's beard)
- Gloucester
By the kind gods, 'tis most ignobly done,
To pluck me by the beard.
- Regan
Gloucester
So white, and such a traitor?
Naughty lady,
These hairs which thou dost ravish from my
chin Will quicken and accuse thee. I am your
host.
With robbers' hands my hospitable favours
You should not ruffle thus. What will you do?
Come, sir, what letters had you late from
France?
- Cornwall
Regan
Cornwall
Be simple-answered, for we know the truth.
And what confederacy have you with the traitors
Late footed in the kingdom?
- Regan
To whose hands
You have sent the lunatic King. Speak.
- Gloucester
I have a letter guessingly set down,

ہوا تھا۔ لکھنے والے نے صرف اپنا ذاتی خیال بیان کیا تھا۔ اور ایسے شخص کے پاس سے آیا تھا جو کسی کا طرفدار نہ تھا۔ اور مخالف تو وہ ہرگز نہ تھا۔

کورنوال:۔ چالاکی بے ایمانی۔

ریگن:۔ اور جھوٹ۔

کورنوال:۔ تو نے بادشاہ کو کہاں روانہ کر دیا؟

گلوستر:۔ ڈور کو روانہ کیا ہے۔

ریگن:۔ وہاں کیوں بھیجا ہے۔ پہلے اس کا جواب دے۔

گلوستر:۔ اس لئے کہ میں نہیں چاہتا تھا کہ تو اپنے ظالم ناخنوں سے اس بڑھے غریب کی آنکھیں نکالے۔ اور یہ تیری مغلوب الغضب بہن (گونزل) اپنی سوری کی کچلیوں سے اس بے یار مددگار بڑھے بادشاہ کے جسمِ مطہر کو پھاڑ ڈالے۔ جو طوفان اس بڑھے بادشاہ نے اندھیری رات میں اپنے برہنہ سر پر برداشت کیا ہے اگر وہی طوفان سمندر پر اٹھتا تو سمندر اپنی موجیں اس قدر بلند کرتا کہ ستاروں کی روشنیاں گل کر دیتا۔ لیکن اس پر بھی وہ مرد پیرانہ سال یہی کہتا رہا کہ ”مینہ برے جا“۔ اگر اس طوفانی رات میں جنگل کے بھیڑیے بھی تمہارے دروازہ پر آکر غل مچاتے تو تم اپنے دربان سے کہتیں کہ ”دربان دروازہ کھول دے“ اور اندر آکر جو کچھ خون خرابہ وہ کرتے سب برداشت کر لیتیں۔ لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ انتقام تیز پر بلائے آسمان بن کر اس بادشاہ معصوم کی اولاد پر نازل ہو نیوالا ہے۔

کورنوال:۔ لیکن وہ انتقام جو کچھ بھی ہو تجھے دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔ نو کرو کرسی پکڑ لو۔ میں تیری ان آنکھوں کو اپنے پاؤں میں روند دوں گا۔

گلوستر:۔ جو بڑھاپے تک زندہ رہنے کا خواہش مند ہو وہ میری مدد کرے۔ ارے ظالم خداؤ۔ دیکھو یہ مجھ پر کیا جو رستم ہو رہا ہے۔

ریگن:۔ دوسری آنکھ بھی پھوڑ دو۔ ورنہ چہرے کا ایک رخ دوسرے رخ کی

بدنمائی پر رہے گا۔

- Which came from one that's of a neutral heart,
And not from one opposed.
- Cornwall Cunning.
Regan And false.
- Cornwall Where hast thou sent the King?
Gloucester To Dover.
- Regan Wherefore to Dover? Wast thou not charged at
 peril—
- Cornwall Wherefore to Dover?—Let him answer that.
Gloucester I am tied to th' stake, and I must stand the
 course.
- Regan Wherefore to Dover?
- Gloucester Because I would not see thy cruel nails
 Pluck out his poor old eyes, nor thy fierce sister
 In his anointed flesh stick boarish fangs.
 The sea, with such a storm as his bare head
 In hell-black night endured, would have buoyed
 up And quenched the stellèd fires.
 Yet, poor old heart, he help the heavens to rain.
 If wolves had at thy gate howled that stern time,
 Thou shouldst have said "Good porter, turn the
 key;
 All cruels I'll subscribe." But I shall see
 The wingèd vengeance overtake such children.
- Cornwall See 't shalt thou never.—Fellows, hold the
 chair.—
- Upon these eyes of thine I'll set my foot.
- Gloucester He that will think to live till he be old
 Give me some help!—O cruel! O you gods!
 **(Cornwall pulls out one of Gloucester's eyes
 and stamps on it)**
- Regan **(to Cornwall)** One side will mock another; th'
 other, too.

کورنوال:- اب سمجھا کہ انتقام کس کو کہتے ہیں؟

آقا:- ہاتھ ہٹا لیجئے۔ بچپن سے اب تک میں نے آپکی خدمت کی ہے۔ لیکن اس خدمت سے بہتر آج تک کوئی خدمت نہیں کی کہ آپ سے کہوں کہ آپ اپنا ہاتھ ہٹالیں۔

ریگن:- کیوں کہتے اب تجھے معلوم ہوا؟

پہلا ملازم:- اگر گلوستر کی طرح آپ کے منہ پر بھی سپید داڑھی ہوتی تب بھی اس قسم کے ظلم میں میں آپ سے مقابلہ کر نیکو تیار ہو جاتا۔ خبردار، یہ آپ کیا کرتے ہیں۔

کورنوال:- نمک حرام، کیا بکتا ہے۔ (دونوں تلواریں سونت لیتے ہیں)

پہلا ملازم:- اچھا تو آئیے اور اپنے اس قہر و غضب کا نتیجہ اٹھائیے۔

ریگن:- ارے مجھے کوئی تلوار دو۔ یہ گستاخ گنوار ہمارا مقابلہ کرتا ہے۔

(ریگن تلوار لیکر دوڑتی ہے اور پیچھے سے ملازم پروار کرتی ہے)

پہلا ملازم:- ارے مار ڈالا۔ گلوستر آپکی ایک آنکھ باقی ہے۔ اس سے آپ

دیکھیں گے کہ میں نے بھی آپ کے دشمن کو ایک گہرا زخم پہونچایا ہے ہائے مرا۔ (ملازم مرجاتا ہے)

کورنوال:- اچھا آ۔ دوسری بھی پھوڑ دوں تاکہ تو کچھ نہ دیکھ سکے۔ بتا اے آنکھ

تیری چمک کہاں ہے؟

گلوستر:- ہائے میں بالکل ہی اندھا ہو گیا۔ سوائے تاریکی اور تکلیف کے اور کچھ

نظر نہیں آتا۔ میرا فرزند ایدمند کہاں ہے، وہ ہوتا تو میں کہتا کہ جسقدر غصہ اور رنج

تجھ میں پیدا ہو سکے ان سے تو میری اس تکلیف کا انتقام لے۔

ریگن:- دور ہو۔ باغی دغا باز تو اسے بلا رہا ہے جسے تجھ سے عداوت ہے۔ یہ

ایدمند ہی تھا جس نے تیری بغاوت اور سرکشی کا حال ہم پر کھولا۔ تجھ پر اسے مطلق

رحم نہ آیا۔

- Cornwall (to Gloucester) If you see vengeance—
 Servant Hold your hand, my lord.
 I have served you ever since I was a child,
 But better service have I never done you
 Than now to bid you hold.
- Regan How now, you dog!
 Servant If you did wear a beard upon your chin
 I'd shake it on this quarrel.
 (To Cornwall) What do you mean?
- Cornwall My villain!
 Servant Nay then, come on, and take the chance of
 anger.
 (They draw and fight)
- Regan (to another Servant)
 Give me thy sword. A peasant stand up thus!
 (She takes a sword and runs at him behind)
- Servant (to Gloucester)
 O, I am slain. My lord, you have one eye left
 To see some mischief on him.
 (Regan stabs him again)
 O! (He dies)
- Cornwall Lest it see more, prevent it. Out, vile jelly!
 (He pulls out Gloucester's other eye)
 Where is thy lustre now?
- Gloucester All dark and comfortless. Where's my son
 Edmond?
 Edmond, enkindle all the sparks of nature
 To quite this horrid act.
- Regan Out, treacherous villain!
 Thou call'st on him that hates thee. It was he
 That made the overture of thy treasons to us,
 Who is too good to pity thee.

گلوستر:- ہائے میری غلط کاریاں۔ تو پھر اید گر کے ساتھ میں نے انصافی کی۔ خدایا میری خطا معاف کر اور اید گر کی مصیبت دور کر کے اسے صاحب دولت و اقبال کر۔
ریگن:- ارے کوئی ہے۔ ذرا آئے اور اسے گھر کے دروازہ سے باہر کر دے۔
اندھا تو ہو ہی گیا ہے، اب یہ راستہ سو گھٹا ہوا ڈوور پہونچے گا۔ ایک آدمی گلوستر کا بازو پکڑے آگے بڑھتا ہے۔ پیارے شوہر آپ کا کیا حال ہے؟

کورنوال:- میرے کہیں زخم گہرا لگا ہے۔ میرے ساتھ ساتھ آؤ۔ اس اندھے باغی کو گھر سے باہر نکل دیا یا نہیں؟ اور اس نمک حرام ملازم کی لاش کو کہیں کوڑی پر پھکوا دو۔ ریگن زخم سے خون جاری ہے۔ یہ زخم بہت برے برے وقت مجھے پہونچا ہے۔ سہارے کیلئے اپنا ہاتھ دو۔

(کورنوال ریگن کا سہارا لے کر باہر چلا جاتا ہے۔)

دوسرا ملازم:- اگر اس آدمی کا انجام اچھا ہوتا تو مجھے کسی شرارت کے کرنے میں بھی دریغ نہ ہو سکتا تھا۔

تیسرا ملازم:- اگر یہ بیگم بہت دنوں جی اور بڑھیا ہو کر اپنی موت سے مری تو پھر دنیا کی تمام عورتوں کو بھتنیاں سمجھنا پڑے گا۔ اور یہ بھی ظاہر ہو گا کہ خدا گناہوں کی سزا نہیں دیا کرتا۔

دوسرا ملازم:- آؤ۔ اس بڑھے گلوستر کے پیچھے چلیں اور دیکھیں کہ وہ بڑھا دیوانہ کہاں ہے۔ اور اب وہ اس اندھے گلوستر کی اپنے جنون میں کدھر رہنمائی کرتا ہے۔

تیسرا ملازم:- تم اس کے ساتھ جاؤ۔ میں تو کہیں سے تھوڑا سا سن اور انڈے کی سپیدیاں لاتا ہوں۔ تاکہ گلوستر کے زخمی چہرے پر لگا کر خون کا ٹکنا بند کروں۔
(ایک ایک کر کے سب اسٹیج پر سے چلے جاتے ہیں۔)

Gloucester O, my follies! Then Edgar was abused.
Kind gods, forgive me that, and prosper him!

Regan (to Servants) Go thrust him out at gates, and let
him smell
His way to Dover.
(Exit one or more with Gloucester)

Cornwall How is 't, my lord? How look you?
I have received a hurt. Follow me, lady.
(To Servants)
Turn out that eyeless villain. Throw this slave
Upon the dunghill. Regan, I bleed apace.
Untimely comes this hurt. Give me your arm.
(Exeunt with the body)

Exeunt.

[SECOND SERVANT: I'll never care what wickedness I do,
If this man come to good.

THIRD SERVANT: If she live long.
And in the end meet the old course of death,
Women will all turn monsters.

SECOND SERVANT: Let's follow the old Earl, and get the
Bedlam

To lead him where he would: his roguish madness
Allows itself to any thing.

THIRD SERVANT: Go thou: I'll fetch some flax and whites
of eggs

To apply to his bleeding face. Now heaven help him.

Exeunt.]

جزو رابع

پہلا منظر

(جھاڑیوں والی بنجر زمین۔ اید گر آتا ہے۔)

اید گر۔ جو حال اس وقت ہے وہی بہتر ہے۔ اس بات کا علم ہونا کہ سب ہم سے علانہ نفرت رکھتے ہیں اس سے بہتر ہے کہ دل میں نفرت اور زبان پر تعریف و خوشامد ہو۔ سب سے ذلیل و خوار انسان کی حالت وہ ہوتی ہے کہ دل میں امید ہو اور خوف کسی کا نہ ہو۔ کیونکہ تقدیر کی گردشوں کا ڈر انھیں کو ہوتا ہے جو خوش حال ہوتے ہیں۔ لیکن جو شخص ذلیل ترین حالت کو پہنچ چکا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اگر تقدیر نے کوئی پلٹا بھی کھلایا تو اس میں بہتری ہی کی صورت پیدا ہوگی۔ پس اے ہوا جس میں سانس لیتا ہوں تیرا چلنا مبارک ہے جس بد نصیب کو تو نے بد ترین حالت کو پہنچا دیا ہے اب تیرے چلنے سے اسے کسی بات کے خوف کی ضرورت نہیں رہتی۔ مگر یہ کون آرہا ہے؟

(گلوستر آتا ہے۔ ایک بڑھا آدمی اس کا ہاتھ پکڑے ہے)

یہ تو میرے والد ہیں اور ان کا ہاتھ پکڑے کوئی ذلیل سا آدمی ہے۔ ارے دنیا، دنیا، موذی دنیا، اگر تیرے یہ عجیب و غریب انقلاب ہمیں تجھ سے نفرت پیدا کر دیتے تو پھر بڑھاپے میں کسی کو موت کی جلدی نہ ہوتی۔

بڑھا آدمی۔ سرکار میں تو آپ کی پرانی اسامی ہوں۔ آپ اور آپ کے والد کے زمانہ میں اسی برس سے حضور کی زمین کاشت کرتا رہا ہوں۔

گلوستر۔ اب آپ زیادہ تکلیف نہ کریں۔ آپ کی اس تکلیف سے مجھے کوئی راحت نہیں پہنچتی۔ البتہ آپ کی تکلیف میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

Act 4 Scene 1

(Enter Edgar as a Bedlam beggar)

Edgar

Yet better thus and known to be contemned
Than still contemned and flattered. To be worst,
The low'st and most dejected thing of fortune,
Stands still in esperance, lives not in fear.
The lamentable change is from the best;
The worst returns to laughter. Welcome, then,
Thou unsubstantial air that I embrace.
The wretch that thou hast blown unto the worst
Owes nothing to thy blasts.

(Enter the Duke of Gloucester led by an Old Man)

But who comes here?

My father, parti-eyed? World, world, O world!
But that thy strange mutations make us hate
thee, Life would not yield to age.

(Edgar stands aside)

Old Man

(to Gloucester) O my good lord,
I have been your tenant and your father's tenant
These fourscore years.

Gloucester

Away, get thee away, good friend, be gone.
Thy comforts can do me no good at all;
Thee they may hurt.

بڈھا آدمی: سرکار راستہ نہیں دیکھ سکتے۔

گلو ستر: میرے لئے اب کوئی راہ چلنے کو نہیں ہے۔ اس لئے آنکھوں کی بھی ضرورت نہیں۔ جب آنکھیں تھیں اس وقت بھی ٹھوکریں کھایا کرتا تھا، اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب انسان کے کل قواء سالم ہوتے ہیں تو اسے اپنے محفوظ ہونیکا ایک زعم باطل ہو جاتا ہے۔ لیکن جب بعض قوی میں کمی دیکھتا ہے تو زیادہ احتیاط برتنے لگتا ہے۔ ہائے پیارے لخت جگر اید گر تو کہاں ہے۔ باپ نے دھوکا کھا کر تجھے اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنایا۔ کاش میں تجھے چھو کر معلوم کر لیتا کہ یہی میرا اید گر ہے۔ اور جیتا ہے تو پھر مجھے میری آنکھیں مل جاتیں۔

بڈھا آدمی: اچھا۔ یہ کون ہے؟

اید گر: (علیحدہ) خدایا، انسان کب کہہ سکتا ہے کہ بس اب اس سے بدتر حالت میری نہیں ہو سکتی۔ اس وقت میری وہ بری حالت ہے کہ کبھی پہلے نہ ہوتی تھی۔

بڈھا آدمی: آہ۔ یہ تو بڈھا ٹوم مفلس اور محتاج ہے۔

گلو ستر: کیا وہ یہ فقیر ہے؟

بڈھا آدمی: جی ہاں فقیر بھی ہے اور دیوانہ بھی۔

گلو ستر: کچھ عقل تو ضرور باقی ہوگی ورنہ بھیک کیسے مانگتا۔ کل سخت طوفان والی

رات میں میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا تھا اور خیال کرتا تھا کہ مصیبت کے وقت انسان کی کیفیت ایک کیڑے سے زیادہ نہیں ہوتی۔ اسی وقت مجھے اپنے فرزند کا خیال آیا۔ گو اس وقت میں اسے اچھا نہ سمجھتا تھا لیکن بعد کو میں نے چند عجیب باتیں سنی ہیں۔ خدایا۔ انسان تو تیرے مارنے کیلئے ایسی چیز ہے جیسے شیریر لڑکوں کیلئے کھیاں ہوں کہ کھیل میں انھیں مار ڈالتے ہیں۔

اید گر: یہ کیا بات ہے؟ یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ باپ کو ایسی سخت مصیبت

میں دیکھوں اور دیوانہ بنا رہوں۔ اس میں مجھے تکلیف اور باپ کو صدمہ ہوگا۔ آقا۔

خدا حضور کو سلامت رکھے۔

Old Man
Gloucester

You cannot see your way.
I have no way, and therefore want no eyes.
I stumbled when I saw. Full oft 'tis seen
Our means secure us, and our mere defects
Prove our commodities. O dear son Edgar,
The food of thy abused father's wrath—
Might I but live to see thee in my touch
I'd say I had eyes again.

Old Man
Edgar

How now? Who's there?
(aside) O gods! Who is 't can say "I am at the
worst"?

Old Man
Edgar

I am worse than e'er I was.
(to Gloucester) 'Tis poor mad Tom.
(aside) And worse I may be yet. The worst is not
So long as we can say "This is the worst."

Old Man
Gloucester
Old Man
Gloucester

(to Edgar) Fellow, where goest?
Is it a beggarman?
Madman and beggar too.
A has some reason, else he could not beg.
I' th' last night's storm I such a fellow saw,
Which made me think a man a worm. My son
Came then into my mind, and yet my mind
Was then scarce friends with him. I have heard
more since.

Edgar

As flies to wanton boys are we to th' gods;
They kill us for their sport.
(aside) How should this be?
Bad is the trade that must play fool to sorrow,
Ang'ring itself and others.
(He comes forward)
Bless thee, master.

گلو سترے۔ کیا وہی ننگا بھوکا فقیر ہے؟

بڈھا آدمی۔ سرکاری یہ وہی ننگا فقیر ہے۔

گلو سترے۔ تو مہربانی کر کے آپ ذرا جائیں اور یہاں سے دو ایک میل کے فاصلہ پر جہاں ڈوور کی سڑک ملتی ہے وہاں مجھ سے پھر ملیں اور اتنی اور تکلیف کریں کہ کوئی کپڑا اس ننگے غریب کیلئے لیتے آئیں۔ پھر میں اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلوں گا۔

بڈھا آدمی۔ مگر سرکاری یہ تو دیوانہ ہے۔

گلو سترے۔ مگر زمانہ بھی تو ایسا آگیا ہے کہ اندھوں کو دیوانے رستہ بتائیں۔ جو کچھ میں نے کہا ہے مہربانی کر کے آپ وہی کریں یا پھر جو مرضی ہو۔ اس وقت سب سے بڑی بات یہی ہے کہ آپ چلے جائیں۔

بڈھا آدمی۔ سرکار میں جاتا ہوں اور بہتر سے بہتر کپڑے جو میرے پاس ہیں وہ حاضر کرتا ہوں۔ (بڈھا چلا جاتا ہے)

گلو سترے۔ سنتے ہو میاں ننگے فقیر۔

ایڈگر۔ غریب مفلس ٹوم سردی کھاتا ہے۔ (علیحدہ) اب میں اس رنگ کو آگے نہیں نبھاسکتا۔

گلو سترے۔ ذرا تم ادھر میرے پاس آ جاؤ۔

ایڈگر۔ (علیحدہ) مگر ابھی کچھ دنوں اور دیوانہ بنا رہنا پڑیگا۔ خدایا رحم کر آنکھوں سے تو خون نکل رہا ہے۔

گلو سترے۔ تمہیں ڈوور کا رستہ تو معلوم ہے؟

ایڈگر۔ سب رستوں سے واقف ہوں۔ کھیتوں کھیتوں جانیکا رستہ، گھوڑے کا رستہ، بیٹا، پگڈنڈی سب سے واقف ہوں۔ غریب ٹوم کی عقل میں تو سارا فتور ان شیطانوں اور بھوتوں کا ڈلوا یا ہوا ہے۔ خدا حضور کو ان شیاطین سے محفوظ رکھے۔ پانچ بھوت ہیں جو اس غریب ٹوم میں ایک دم سے گھس بیٹھے ہیں۔ ان بھوتوں کے نام سنئے۔ اوہی دی کٹ نفسانی خواہشوں والا بھوت۔ اور ہوہی بی دانس جو گونگوں کا سردار

- Gloucester Is that the naked fellow?
 Old Man Ay, my lord.
 Gloucester Get thee away. If for my sake
 Thou wilt o'ertake us hence a mile or twain
 I' th' way toward Dover, do it for ancient love,
 And bring some covering for this naked soul,
 Which I'll entreat to lead me.
- Old Man Alack, sir, he is mad.
 Gloucester 'Tis the time's plague when madmen lead the
 blind.
 Do as I bid thee; or rather do thy pleasure.
 Above the rest, be gone.
- Old Man I'll bring him the best 'parel that I have,
 Come on 't what will.
 (Exit)
- Gloucester Sirrah, naked fellow!
 Edgar Poor Tom's a-cold. (Aside) I cannot daub it
 further.
- Gloucester Come hither, fellow.
 Edgar (aside) And yet I must.
 (To Gloucester) Bless thy sweet eyes, they
 bleed.
- Gloucester Know'st thou the way to Dover?
 Edgar Both stile and gate, horseway and footpath. Poor
 Tom hath been scared out of his good wits.
 Bless thee,
 thee good man's son, from the foul Fiend. [Five fiends
 have been in poor Tom at once; of lust, as Obidicut,
 Hobbididance Prince of dumbness, Mahu of stealing,

ہے۔ اس طرح ماہو جو چوروں کا بادشاہ ہے۔ اور مودود قتل و غارت میں سب کا استاد ہے اور تہی ترنی جنت جو چہرے بنانے میں سب کا بادشاہ ہے مگر اب یہ آخری بھوت اماؤں اور اسیلوں میں اپنا دخل رکھتا ہے۔ آقا۔ خدا حضور کو ان بد بلاؤں سے محفوظ رکھے۔

گلو سترے۔ لو یہ بٹوا تمہیں دیتا ہوں اس میں جو کچھ ہوا سے لے لو۔ تم تو وہ ہو جسے آسمانی بلاؤں نے بار بار صدمے پہنچا کر ذلیل و خوار کیا ہے۔ اچھا ہوا کہ میری مصیبتیں تمہاری آسائشوں کا سبب ہو گئیں۔ میں تو خدا سے ہر وقت یہ دعا مانگتا رہتا ہوں کہ جس شخص کے پاس دولت جس سے وہ اپنے عیش و عشرت کا سامان مہیا کرتا ہے فاضل ہو اور وہ شخص اس فرق کو جو فطرت نے کم بسیار کا انسان میں رکھا ہے اچھی طرح سمجھے بھی۔ لیکن چونکہ اس فرق کو وہ اچھی طرح سمجھتا نہیں۔ اس لئے وہ اس سے متاثر بھی نہیں ہوتا۔ خدا کرے کہ ایسے دولت مندوں کو غریبوں کی حالت کا اندازہ ہو۔ اور پھر تقسیم دولت از دیاد دولت کو اس طرح رفع کر دے کہ ہر شخص کے پاس اپنی بسراوقات کیلئے کافی روپیہ ہو۔ تم نے ڈور کا شہر دیکھا ہے؟

اید گرت۔ آقا دیکھا ہے۔

گلو سترے۔ وہاں ساحل پر ایک بہت بڑا چٹان سمندر پر جھکا کھڑا ہے۔ تم مجھے وہاں تک لے چلو، اور اس چٹان کے بالکل کنارے پہنچا دو تو پھر جس مصیبت و ناداری کی حالت میں تم اس وقت ہو وہ کافی صلہ پا کر دور ہو جائیگی۔ جب میں وہاں پہنچ گیا تو پھر کسی رہنما کی مجھے ضرورت نہ رہیگی۔

اید گرت۔ آپ مجھے اپنا ہاتھ دیں۔ ٹوم۔ آپ کو وہاں لے چلے گا

دوسرا منظر

نواب البانی کے محل کے سامنے۔ گونزل اور اید مند آتے ہیں۔

گونزل۔ اید مند یہاں تک آپ کا قدرنجہ فرمانا میری عزت کا باعث ہوا۔ تعجب

Modo of murder, Flibbertigibbet of mopping and mowing who since possesses chambermaids and waiting-women, so, bless thee, master.]

GLOUCESTER: Here take this purse, you whom the heavens' plagues

Gloucester goodman's son, from the foul fiend.
Here, take this purse, thou whom the heavens'
plagues
Have humbled to all strokes. That I am wretched
Makes thee the happier. Heavens deal so still.
Let the superfluous and lust-dieted man
That slaves your ordinance, that will not see
Because he does not feel, feel your power
quickly.
So distribution should undo excess,
And each man have enough. Dost thou know
Dover?

Edgar Ay, master.

Gloucester

There is a cliff whose high and bending head
Looks fearfully in the confinèd deep.
Bring me but to the very brim of it
And I'll repair the misery thou dost bear
With something rich about me. From that place
I shall no leading need.

Edgar

Give me thy arm.

Poor Tom shall lead thee.

(Exit Edgar guiding Gloucester)

Scene 2

(Enter Goneril and Edmond the bastard at one door and
Oswald the steward at another)

Goneril

Welcome, my lord. I marvel our mild husband

ہے۔ کہ میرے یہ نازک مزاج شوہر ابھی تک محل ہی میں تشریف رکھتے ہیں۔ ہمیں لینے راستے تک نہ آئے۔

(اوسوالد آتا ہے)

اوسوالد تمہارے آقا کہاں ہیں؟ اوسوالد:- حضور اندر تشریف رکھتے ہیں۔ مگر میں نے انسان کو اتنا بدلتے ہوئے جیسے کہ وہ بدلے ہیں نہیں دیکھا۔ جب میں نے عرض کیا کہ ملک میں غنیم آگیا ہے تو سن کر مسکرائے۔ جب میں نے کہا کہ بیگم گونزل تشریف لارہی ہیں تو فرمانے لگے کہ ”یہ اور بھی برا ہوا“۔ جب میں نے گلوستر کے باغی ہو جانے اور اس کے فرزند ایدمند کی خیر خواہی کا تذکرہ کیا تو بولے۔ ارے احمق ہوش کی لے۔ کچھ پی تو نہیں رکھی ہے۔ تو سیدھے رستے کو چھوڑ کر غلط راستہ پر چلنے والے آدمیوں میں ہے۔ غرض حالت یہ ہے کہ جس بات سے خوش ہونا چاہیے اسے سن کر ناراض ہوتے ہیں اور جس بات سے ناخوش ہونا چاہئے اسے سن کر خوش ہوتے ہیں۔ گونزل:- (ایدمند سے) اب آپ کو آگے نہ جانا چاہئے۔ یہ میرے شوہر کی کمزوری اور بزدلی ہے کہ کسی بات پر عمل کرنیکی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ کوئی کیسی ہی توہین کرے اسے توہین نہیں سمجھتے۔ کیونکہ اس میں رنج و ملال کرنے کی تکلیف اٹھانی پڑے گی۔ لیکن جو کچھ ہم چاہتے ہیں اور جس کیلئے ہم یہاں آئے ہیں بہر کیف انجام دینا ہوگا۔ بس ایدمند اب تم بھائی کو رنوال کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ فوجیں فراہم کر کے انھیں تمہارا سپہ سالار بنائیں۔ اور جنگ کیلئے فوجیں روانہ کر دیں۔ میں یہاں محل میں جو کچھ کرنا ہے کرونگی یعنی سوت کاتنے کا چرخہ جو میرے پاس ہے وہ شوہر کو نذر کرونگی۔ یہ نمک حلال اور وفادار نوکر (اوسوالد) ہم میں تم میں بات چیت کا ذریعہ رہیگا۔ اور اگر تم اپنی طبیعت کو حصول دولت و عزت کی طرف مائل کرتے رہے تو بہت دن نہیں گذریں گے کہ میں عشق و الفت میں تمہاری رفیق ہو جاؤنگی۔ اور لو اسی عشق و الفت کی نشانی اپنے پاس رکھو۔ اور کسی سے کچھ کہو سنو نہیں۔ (نشانی دیتی ہے) ذرا گردن جھکاؤ۔ اور اگر اس بوسہ کو زبان ملتی تو وہ یہی کہتا کہ میں نے تمہاری

Oswald

Not met us on the way.
 (To Oswald) Now, where's your master?
 Madam, within; but never man so changed.
 I told him of the army that was landed;
 He smiled at it. I told him you were coming;
 His answer was "The worse". Of Gloucester's
 treachery
 And of the loyal service of his son
 When I informed him, then he called me sot,
 And told me I had turned the wrong side out.
 What most he should dislike seems pleasant to
 him;

Goneril

What like, offensive.
 (to Edmond) Then shall you go no further.
 It is the cowish terror of his spirit
 That dares not undertake. He'll not feel wrongs
 Which tie him to an answer. Our wishes on the
 way
 May prove effects. Back, Edmond, to my
 brother.
 Hasten his musters and conduct his powers.
 I must change names at home, and give the
 distaff
 Into my husband's hands. This trusty servant
 Shall pass between us. Ere long you are like to
 hear,
 If you dare venture in your own behalf,
 A mistress's command. Wear this. Spare speech.
 Decline your head. This kiss, if it durst speak,

روح کو خوشی و مسرت سے تازہ کر دیا۔ بس سمجھ جاؤ۔ اور خدا تمہیں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

ایدمند:- تازیست میں حضور ہی کار ہوں گا۔

گو نزل:- پیارے ایدمند دیکھو مردوں مردوں میں بھی کیسا فرق ہوتا ہے ایک تم ہو کہ ہر عورت تمہاری خدمت کیلئے تیار ہے دوسرا میرا یہ احمق شوہر ہے جو مجھ پر جبراً قابض ہے۔

اوسوالد:- حضور بیگم صاحبہ نواب صاحب تشریف لارہے ہیں۔ (چلا جاتا ہے)۔
(نواب البانی آتا ہے)

گو نزل:- ایک زمانہ تھا کہ جب میں کہیں چلی جاتی تھی تو آپ کس شوق سے مجھے بلایا کرتے تھے۔ اب تو میں اس کتے کے برابر بھی نہ رہی جسے سیٹی دیکر بلایا کرتے ہیں۔

البانی:- گو نزل اب تمہاری قدر تو اس گرد کے برابر بھی نہیں رہی جو ہوا اڑا کر تمہارے چہرے پر ڈالتی ہے۔ تمہارے مزاج سے تو اب ڈر لگنے لگا ہے۔ جب اسی سے جس کی بدولت تم نے دنیا میں قدم رکھا دشمنی اور عداوت ہو جائے تو پھر طبیعت کا اعتدال پر قائم رہنا محال ہو جاتا ہے۔ جب کوئی ہری شلخ درخت سے علیحدہ ہو جاتی ہے تو پھر مر کر اس کا خشک ہو جانا ضروری ہو جاتا ہے۔ اور سوائے اس کے کہ ایندھن کی طرح جلادی جائے اور کوئی مصرف اس کا نہیں رہتا۔

گو نزل:- بس آگے کچھ نہ کہو۔ تمہارا یہ انداز گفتگو حماقت انگیز ہے۔

البانی:- بدوں کی نظر میں نیکی یا بھلائی بھی بری ہو جاتی ہے۔ خباثت کو خبیث ہی پسند کیا کرتے ہیں۔ تم بیٹیاں ہو یا پھاڑ کھانیوالی شیرنیاں ہو۔ یہ تمہاری کیا حرکت تھی کہ نہایت واجب التعظیم بڑھے باپ کو جس کے سپید سر سے وہ عظمت و بزرگی ٹپکتی ہے کہ جنگل کا کوئی وحشی بھی پاس سے گزرے تو پاؤں چاٹنے لگے۔ تم دونوں نے نہایت کمینہ پن اور وحشیانہ طریقے سے اسے پاگل بنا دیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ بھائی

Would stretch thy spirits up into the air.

(She kisses him)

Conceive, and fare thee well.

Edmond

Yours in the ranks of death.

Goneril

My most dear Gloucester.

(Exit Edmond)

O, the difference of man and man!

To thee a woman's services are due;

My fool usurps my body.

Oswald

Madam, here comes my lord.

(Enter the Duke of Albany) [I fear your disposition:

That nature which contemns i' th' origin

Cannot be border'd certain in itself;

She that herself will sliver and disbranch

From her material sap, perforce must ~~wither~~,

And come to deadly use.

GONERIL: No more, the text is foolish.

ALBANY: Wisdom and goodness, to the vile seem vile,
 Filths savour but themselves, what have you done?
 Tigers, not daughters, what have you perform'd?
 A father, and a gracious aged man
 Whose reverence even the head-lugg'd bear would lick,
 Most barbarous, most degenerate have you madded.
 Could my good brother suffer you to do it?

کورنوال نے تمہیں یہ حرکت کیسے کرنے دی وہ تو بھلے آدمی ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ نواب کورنوال ایک انسان ہی نہیں شہزادہ بھی ہے۔ اور تمہارے باپ کا اس پر کیا احسان ہے، مگر پھر بھی اس نے تمہاری بیجا باتوں کو نہ روکا۔ سخت و سنگین جرائم کی سزاؤں کے لئے اگر خداؤں نے اپنے کارکنوں کو نہیں بھیجا تو پھر یہ ہوگا کہ آدمی کو آدمی اس طرح کھانے لگے گا جیسے سمندر میں مچھلیاں مچھلیوں کو نگل جاتی ہیں۔

گونزل:- ارے تھڑولے۔ تیرے کلمے اس لئے ہیں کہ طمانچے کھائیں اور تیرے سر پر بے عزتی اور توہین کا انبار لگائیں۔ تیرے منہ پر وہ دیدے نہیں ہیں جو تیری عزت اور بے عزتی میں تجھے فرق بتائیں۔ تو نہیں جانتا کہ جو لوگ بد معاشوں کے جرائم پر جن کے وہ مرتکب ہوتے ہیں رحم کھا کر ان کی سزا پر افسوس کرنے ہیں۔ وہ احمق اور بیوقوف ہوتے ہیں۔ تیرے طلب جنگ کہاں ہیں ان کا شور کسی سپاہ کو طلب نہیں کرتا۔ فرانس کا بادشاہ اپنے پرچم اور جھنڈے تیرے اس خاموش ملک میں اڑا رہا ہے۔ فرانس کے فوجی سردار ٹوپوں میں پر لگائے تیرے ملک کو کھائے جاتے ہیں۔ طرح طرح کی وہ دھمکیاں دیتے ہیں۔ مگر تو عقل کا دشمن ایسا ہے کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہے۔ خلیق بن کر کہتا بھی ہے تو صرف اتنا کہ ”وہ ایسا کیوں کرتا ہے“۔

البانی:- اری شیطان تو اپنی حرکتیں اور شرارتیں تو دیکھ۔ جب عورت شیطست پر آئے تو وہ شیطان سے بھی زیادہ کریمہ اور بد نما معلوم ہوتی ہے۔

گونزل:- ارے مغرور احمق۔

البانی:- بد کردار، تو فطرت کی دی ہوئی صورت کو بدل کر طمع کے برقعہ میں انسان کی جگہ شیطان بنی ہے۔ شیطان کی صورت اختیار نہ کر۔ جو غصہ مجھے اس وقت آرہا ہے اگر میں ہاتھوں کو اس کا تابع کردوں تو تیرے اعضاء کو توڑ کر ہڈیوں پر سے گوشت کھرچوں۔ تو شیطان ہے۔ اور عورت کی صورت نے اس شیطان کو اذیت پہنچنے سے پناہ دے رکھی ہے۔ تو عورت ہے میں تجھ پر ہاتھ نہیں چھوڑ سکتا۔

گونزل:- قسم ہے اب وہ تیری مراد لگی کیا ہوئی۔ تو ایک عورت کو اس پر حملہ

A man, a Prince, by him so benefited,
 If that the heavens do not their visible spirits
 Send quickly down to tame this vile offence,
 It will come,
 Humanity must perforce prey on itself
 Like monsters of the deep.]

GONERIL: Milk-liver'd man,
 That bear'st a check for blows, a head for wrongs,
 Who hast not in thy brows an eye discerning
 Thine honour, from thy suffering; [that not know'st,
 Fools do those villains pity who are punish'd
 Ere they have done their mischief, Where's thy drum?
 France spreads his banners in our noiseless land,
 With plumed helm, thy state begins to threat;
 Whilst thou a moral fool sit'st still and cries,
 Alack why does he so?]

ALBANY: See thyself devil:
 Proper deformity seems not in the Fiend
 So horrid as in woman.

GONERIL: O vain fool.

[ALBANY: Thou changed, and self-cover'd thing for shame
 Be-monster not thy feature, were't my fitness
 To let these hands obey my blood,
 They are apt enough to dislocate and tear
 Thy flesh and bones, howe'er thou art a fiend,
 A woman's shape doth shield thee.]

GONERIL: Marry your manhood mew -]

کرنیکی دھمکی دیکر ڈراتا ہے؟

(ایک قاصد آتا ہے)

البانی:- کو- کیا خبر ہے؟

قاصد:- آقا- خبر یہ ہے کہ نواب کورنوال کا انتقال ہو گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب وہ گلوستر کی دوسری آنکھ نکالنے لگے تو ایک نوکر نے بڑھ کر انہیں کاری زخم پہنچایا۔

البانی:- گلوستر کی آنکھیں! یہ کیا قصہ ہے؟

قاصد:- نواب کورنوال کا ایک نوکر تھا جسے انہوں نے اپنے بچپن سے پرورش کیا تھا۔ یہ ظلم اس سے دیکھانہ گیا۔ اور ایسا غصہ آیا کہ اپنے ہی آقا پر تلوار کھینچ لی۔ جب نواب نے یہ کیفیت دیکھی تو وہ بھی غضب ناک ہو کر نوکر پر لپکا اور ایک ہی وار میں اس کام تمام کر دیا۔ لیکن نوکر کا ہاتھ بھی ایسا کاری پڑا تھا کہ اس وقت تو نہیں مگر اب نواب کی موت کا باعث ہوا۔

البانی:- اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر جو خدا ہیں وہ عادل و منصف ہیں اور جو گناہ ہم یہاں کرتے ہیں اس کی سزا وہ جلد ہمیں دیدیتے ہیں۔ تو کیا پھر اس مسکین و شریف گلوستر کی دوسری آنکھ بھی جاتی رہی؟

قاصد:- حضور۔ دونوں آنکھیں پھوڑ دی گئیں بیگم صاحبہ یہ خط حضور کیلئے ہے اور اس کا جواب جلد مانگا گیا ہے۔ خط حضور کی ہمشیرہ کا ہے۔

گونزل:- (علیحدہ) ایک طور پر تو میں اس موت کو اچھا سمجھتی ہوں کہ میں سلطنت کی تنہا مالک ہو جاؤنگی۔ لیکن ریگن اب بیوہ ہو گئی ہے اور میرا ایدمند اس کے پاس ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے کل منصوبے غارت ہو کر میری زندگی کو قابل نفرت بنادیں۔ دوسرے پہلو سے غور کیا جائے تو یہ خبر اتنی ناگوار اور بے لطف کرنیوالی نہیں ہے۔ اچھا پڑھ کر جواب دوں گی۔

البانی:- گلوستر کا بیٹا جب باپ کی آنکھیں اندھی کی جاتی تھیں کہاں تھا؟

قاصد:- حضور وہ اسی طرف روانہ ہوا تھا۔

- Messenger O my good lord, the Duke of Cornwall's dead,
Slain by his servant going to put out
The other eye of Gloucester.
- Albany Gloucester's eyes?
- Messenger A servant that he bred, thrilled with remorse,
Opposed against the act, bending his sword
To his great master, who thereat enraged
Flew on him, and amongst them felled him
dead,
But not without that harmful stroke which since
Hath plucked him after.
- Albany This shows you are above,
You justicers, that these our nether crimes
So speedily can venge. But O, poor Gloucester!
Lost he his other eye?
- Messenger Both, both, my lord.—
This letter, madam, craves a speedy answer.
'Tis from your sister.
- Goneril (aside) One way I like this well;
But being widow, and my Gloucester with her,
May all the building in my fancy pluck
Upon my hateful life. Another way
The news is not so tart.—I'll read and answer.
(Exit with Oswald)
- Albany Where was his son when they did take his eyes?
- Messenger Come with my lady hither.

البنیٰ: مگر یہاں تو وہ آیا نہیں۔

قاصد: حضور میں نے ادھر ہی سے اسے واپس جاتے ہوئے رستے میں دیکھا ہے۔

البنیٰ: تو کیا کورنوال کی اس شرارت کا حل اسے معلوم ہے؟

قاصد: حضور اسے خوب معلوم ہے، اس نے خود ہی تو باپ کے خلاف کارروائی کی تھی۔ اور جب دیکھا کہ باپ کو سزا دی جائیگی تو موقع سے اس لئے ٹل گیا کہ سزا دینے والوں کو سزا دینے میں آزادی حاصل رہے۔

البنیٰ: گلوستر میں زندہ ہوں۔ جو جو اچھے سلوک اور مہربانیاں تو نے بادشاہ لی ار کے ساتھ کی ہیں تیرے سامنے ان کا شکر گزار ہو ٹگا۔ اور جس نے تیری آنکھیں نکلی ہیں اس سے بدتر سے بدتر انتقام لوں گا۔ اچھا قاصد ادھر آ اور جو کچھ تجھے معلوم ہے وہ بھی مجھے بتا۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

ڈور کے قریب فرانسیسی لشکر گاہ۔ کنتاور ایک شریف آتا ہے۔

کنت: یہ کیا بات ہے کہ شاہ فرانس اس طرح جلد اور یکفخت اپنے ملک کو واپس چلے گئے۔ آپ کو اس کی کچھ وجہ معلوم ہے؟

شریف: کوئی بات ایسی تھی جسے نا تمام چھوڑ کر ادھر چلے آئے تھے۔ بعد کو معلوم ہوا کہ اس معاملے کو نا تمام چھوڑ دینے سے سلطنت کو خطرہ پیدا ہوا ہے اور بذات خود انکی واپسی نہایت ضروری ہے۔

کنت: بادشاہ تو واپس ہوا، اب اس کے بعد فوج کا سپہ سالار کون ہے؟

شریف: فرانس کا ہارشل یعنی سپہ سالار فوج موسیولا فار ہے۔

کنت: جو خط آپ لیگئے تھے اسے پڑھ کر کورڈیلیا کے دل پر کچھ اثر ہوا؟

Albany He is not here.
 Messenger No, my good lord; I met him back again.
 Albany Knows he the wickedness?
 Messenger Ay, my good lord; 'twas he informed against
 him,
 And quit the house on purpose that their
 punishment
 Might have the freer course.
 Albany Gloucester, I live
 To thank thee for the love thou showed'st the
 King,
 And to revenge thine eyes.—Come hither,
 friend.
 Tell me what more thou know'st.
 (Exeunt)

[IV. 3]

Enter Kent and a Gentleman.

KENT: Why the King of France is so suddenly gone back,
 know you no reason?

GENTLEMAN: Something he left imperfect in the state,
 which since his coming forth is thought of, which im-
 ports to the Kingdom, so much fear and danger that his
 personal return was most required and necessary.

KENT: Who hath he left behind him, General?

GENTLEMAN: The Marshal of France Monsieur La Far.

KENT: Did your letters pierce the Queen to any demon-
 stration of grief?

GENTLEMAN: I say she took them, read them in my pres-
 ence,

And now and then an ample tear trill'd down
 Her delicate cheek, it seem'd she was a Queen
 Over her passion, who most rebel-like,
 Sought to be King o'er her.

KENT: O then it moved her.

شریف:- اثر ضرور ہوا۔ وہ خط انھوں نے میرے ہاتھ سے لیکر میرے سامنے ہی پڑھا اور میں نے دیکھا کہ رخسار نازک پر سے آنسو کا ذرا سا قطرہ بہتا ہوا نیچے آیا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ غصہ طبعیت پر غلبہ چاہتا ہے۔ مگر ملکہ اسے غالب نہیں آنے دیتی۔

کست:- اچھا تو کورویلیا پر خط کا اثر ہوا۔

شریف:- غصہ کیا تھا، چہرے پر ضبط و ملال کی ایک کش مکش تھی۔ دونوں اس کوشش میں تھے کہ کون اس کے حسن و جمال کو دوبالا کرتا ہے۔ آپ نے کبھی میوہ اور دھوپ کو ساتھ دیکھا ہے۔ بس یہی کیفیت ملکہ کی تھی۔ لیوں پر تبسم کو اس کی خبر نہ تھی کہ آنکھوں میں کون سے مہمان اترے ہوئے ہیں۔ آنکھوں سے آنسو اس طرح گرتے تھے۔ جیسے ہیروں سے موتی جھڑیں۔ خلاصہ یہ کہ رنج و ملال ایک نادر الوجود حسین شے ہو جائیں اگر سب پر وہ ایسا حسین اثر کریں جیسا کہ کورویلیا پر انھوں نے کیا تھا۔

گفت:- کچھ آپ سے زبانی بھی دریافت کیا؟

شریف:- جی ہاں۔ دو ایک مرتبہ ایک آہ کے ساتھ ”بابا جان“ منہ سے نکلا۔ اور پھر اس طرح دم پھولا گویا یہ لفظ دل کو عاجز اور تنگ کر کے نکلا ہے۔ پھر کئی مرتبہ کہا ”بہنوں بہنوں“ اے ننگ خاندان بہنو۔ نہیں گفت بابا جان نہیں۔ ہائیں کیا طوفان میں! اور وہ بھی رات کے وقت۔ رحم و شفقت اگر تمہارا وجود ہے تو ان باتوں کا یقین نہ کرو۔ اور پھر اشکوں کے شفاف موتی اس کی نیلگوں آنکھوں سے بننے لگے۔ اور پھر آہ و حزن کے ساتھ نالہ و زاری شروع ہوئی۔ حتیٰ کہ اظہار غم کیلئے تنہائی میں پھوٹ پھوٹ کر رونے کو چلی گئیں۔

گفت:- یہ کل اثر ستاروں کا ہے جو اس دنیا میں ہمارے کوائف و حالات پر قدرت رکھتے ہیں۔ ورنہ ایک ہی ماں باپ سے اس درجہ مزاج میں اختلاف رکھنے والی اولاد کیسے پیدا ہو سکتی تھی۔ اس کے بعد ملکہ سے بات کرنے کا آپ کو اتفاق نہیں ہوا؟

GENTLEMAN: Not to a rage, patience and sorrow strove
 Who should express her goodliest, you have seen
 Sunshine and rain at once, her smiles and tears,

104

The Tragedy of King Lear

Were like a better way: those happy smilets,
 That play'd on her ripe lip seem'd not to know,
 What guests were in her eyes which parted thence,
 As pearls from diamonds dropp'd; in brief,
 Sorrow would be a rarity most beloved,
 If all could so become it.

KENT: Made she no verbal question?

GENTLEMAN: 'Faith once or twice she heav'd the name of
 father,

Pantingly forth as if it press'd her heart,
 Cried sisters, sisters, shame of Ladies, sisters:
 Kent, father, sisters, what i' th' storm i' th' night;
 Let pity not be believ'd, there she shook
 The holy water from her heavenly eyes,
 And clamour moisten'd her; then away she started,
 To deal with grief alone.

KENT: It is the stars,

The stars above us govern our conditions,
 Else one self mate and mate could not beget,
 Such different issues. You spoke not with her since?

شریف:- جی نہیں۔

کنند:- سنیے کہ وہ غریب آفت کا مارا بادشاہ لی ار آجکل یہیں شہر میں ہے۔ جب کبھی کچھ ہوش میں آتا ہے تو کہتا ہے کہ وہ یہاں کیسے اور کیونکہ آیا۔ لیکن اپنی بیٹی کو ردیلیا سے ملنا نہیں چاہتا۔

شریف:- یہ کیوں؟

کنند:- اس کی طبیعت شرمندہ ہے کہ اس نے کیسی بیمرقتی اور نامہربانی سے اپنی اس بیٹی کو محروم الارث کر دیا۔ اور ملک بدر کر کے جلا وطنی کے صدمے اسے اٹھانے دیئے اور جو کچھ حقوق اس بیٹی کے تھے وہ بھی اس نے ان دو کتیا بیٹیوں کو دیدیئے۔ یہ سب باتیں نشتر بن کر اس کے دل کو مجروح کرتی ہیں۔ اور شرم و ندامت کی وجہ سے وہ کورڈیلیا سے نہیں ملتا۔

شریف:- افسوس بادشاہ کی حالت بھی نہایت قابل افسوس ہے۔

کنند:- البانی اور کورنوال کی فوجوں کا حال تو آپ نے سنا ہوگا؟

شریف:- جی ہاں سنا جاتا ہے کہ وہ حرکت میں ہیں۔

کنند:- آئیے۔ ہم آپ کو اپنے آقا یعنی بادشاہ لی ار کے پاس لے چلیں اور انہی کی ملازمت میں ہم آپ کو چھوڑ دیں گے۔ کچھ مدت تک میں ابھی اور اپنے کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں۔ جس وقت آپ کو میرا حال معلوم ہوگا کہ میں کون ہوں تو پھر اس وقت اس تھوڑی دیر کی ملاقات پر مطلق افسوس نہ ہوگا۔

چوتھا منظر

موقع وہی ہے

باجے گاجے اور پرچموں کیساتھ کورڈیلیا کی سواری آتی ہے۔

کورڈیلیا:- ہائے ہائے کیا کہیں چلے گئے۔ ابھی ابھی تو ان کی دیوانگی کا یہ حال تھا جیسا سمندر کا تموج کے شور اور طوفان میں حال ہوتا ہے۔ زور زور سے گاتے تھے۔

GENTLEMAN: No.

KENT: Was this before the King return'd?

GENTLEMAN: No, since.

KENT: Well sir, the poor distressed Lear's i' th' town,
Who sometime in his better tune remembers,
What we are come about, and by no means
Will yield to see his daughter.

GENTLEMAN: Why good sir?

KENT: A sovereign shame so elbows him; his own unkind-
ness

That stripp'd her from his benediction, turn'd her,
To foreign casualties, gave her dear rights
To his dog-hearted daughters, these things sting

Scene 4

(Enter with a drummer and colours, Queen Cordelia,
Gentlemen, and soldiers)

Cordelia

Alack, 'tis he! Why, he was met even now,
As mad as the vexed sea, singing aloud,

سر پر تنکوں، کانٹوں اور گھاس کا اور طرح طرح کی بوٹیوں کو جو اناج کے کھیتوں میں ہوتی ہیں ایک تاج رکھا تھا۔ اچھا اب فوراً ایک سپاہی جائے اور انھیں تلاش کرے۔ اور جب وہ ملیں تو انھیں یہاں میرے سامنے لائے (ایک سپاہی چلا جاتا ہے) جو کوئی حکمت اور تدبیر سے ان کی اس دیوانگی کو دور کرنے میں مدد کریگا تو جو کچھ میرے پاس ہے سب اس کی نذر کر دوں گی۔

طبيب:- حضور، ملکہ سلامت، دوائیاں ایسی موجود ہیں جو مریض کو شفا بخش سکتی ہیں۔ لیکن بیماری کا سب سے بڑا حکم معالج آرام و سکون ہے۔ اور اس آرام و سکون کیلئے بہت سی ادویہ ایسی موجود ہیں کہ بادشاہ سلامت کو نیند آجائے اور اس نیند سے انھیں راحت محسوس ہو۔

کورویلیا:- تمام مخفی اور آشکار اعلاج اور تدبیریں اور تمام دوائیاں جڑی بوٹیاں جو یہ مہمان ماں یعنی زمین میرے اشکوں کی آبیاری سے پیدا کر سکتی ہو وہ سب کسی طرح اس نیک اور مصیبت زدہ، ناچار اور معذور شخص کو اپنے حواس میں لے آئیں۔ لوگو، اسے ڈھونڈو، تلاش کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ صدمے اور رنج کی حالت میں اپنی جان وہ تلف کر دے۔ اس وقت اسکی رہنمائی ضروری ہے۔
(ایک قاصد آتا ہے)

قاصد:- ملکہ سلامت، خبر معلوم ہوئی ہے کہ برطانیہ کی فوجیں اس طرف آرہی ہیں۔

کورویلیا:- یہ تو ہمیں پہلے ہی سے معلوم ہے اور ان کے لئے ہم بالکل تیار ہیں۔ پیارے باپ یہ جو کچھ میں کر رہی ہوں تیرے ہی لئے ہے۔ یہ فوج شاہ فرانس نے میرے صدمے اور آنسوؤں کو دیکھ کر مجھے دی ہے۔ میرا مقصد ملک گیری نہیں ہے۔ جو کچھ خیال ہے وہ پیارے بڑھے باپ کی محبت اور اس کے حفظ حقوق کا ہے۔ اے کاش پیارے باپ کی کچھ خبر سنتی یا انکی صورت دیکھتی۔

Crowned with rank fumitor and furrow-weeds,
With burdocks, hemlock, nettles, cuckoo-
flowers,

Darnel, and all the idle weeds that grow
In our sustaining corn. A century send forth.
Search every acre in the high-grown field,
And bring him to our eye.

(Exit one or more)

What can man's wisdom
In the restoring his bereavèd sense,
He that helps him take all my outward worth.

[First] Gentleman There is means, madam.

Our foster-nurse of nature is repose,
The which he lacks. That to provoke in him
Are many simples operative, whose power
Will close the eye of anguish.

Cordelia

All blest secrets,
All you unpublished virtues of the earth,
Spring with my tears, be aidant and remediate
In the good man's distress!—Seek, seek for him,
Lest his ungoverned rage dissolve the life
That wants the means to lead it.

(Enter a Messenger)

Messenger

News, madam.

The British powers are marching hitherward.

Cordelia

'Tis known before; our preparation stands
In expectation of them.—O dear father,
It is thy business that I go about;

Therefore great France

My mourning and importuned tears hath pitied.
No blown ambition doth our arms incite,
But love, dear love, and our aged father's right.
Soon may I hear and see him!

(Exeunt)

پانچواں منظر

گلوستر کا محل۔ ریگن اور اوسوالد آتے ہیں۔

ریگن:- کو ہمارے بھائی البانی کی فوجیں آگے بڑھیں یا نہیں؟

اوسوالد:- بیگم وہ چل پڑی ہیں۔

ریگن:- کیا نواب البانی فوجوں کے ساتھ ہیں؟

اوسوالد:- وہ بھی ہیں۔ سچ پوچھئے تو گونزل ان سے بہتر سپاہی معلوم ہوتی ہے۔

ریگن:- ایدمند نے نواب البانی سے کچھ بات چیت کی تھی؟

اوسوالد:- نہیں ایدمند اور البانی کی ملاقات نہیں ہوئی۔

ریگن:- بہن گونزل نے ایدمند کو جو خط بھیجا ہے تو اس سے ان کا کیا مطلب

ہے؟

اوسوالد:- حضور مجھے اس کا کچھ حل نہیں معلوم۔

ریگن:- ایدمند ایک خاص کام کو یہاں سے گیا ہوا ہے۔ گلوستر اندھا کر دیا گیا

ہے۔ بڑی غلطی ہوگی اگر اسے زندہ رکھا گیا۔ اس اندھے بچے کی حالت میں جہاں وہ

جائیگا جو شخص اسے دیکھے گا اسے سخت صدمہ اور رنج ہوگا۔ ایدمند اسی غرض سے گیا

ہے کہ اپنے اندھے باپ کو جس پر دنیا تاریک ہو چکی ہے ہلاک کر دے۔ یا ممکن ہے

کہ محض دشمنی کے حالات معلوم کرنے گیا ہو۔

اوسوالد:- تو حضور اب مجھے ایدمند کی تلاش میں جانا ضروری ہوا تاکہ اگر وہ

ملیں تو بیگم گونزل کا یہ خط انھیں دیدوں۔

ریگن:- ہماری فوجیں کل روانہ ہو گئی۔ بہتر ہو کہ تم اس وقت تک ہمارے ہی

پاس قیام کرو۔ کل راستے بڑے بڑے خطرناک اور دشوار ہو رہے ہیں۔

اوسوالد:- میں ایسا نہیں کر سکتا۔ گونزل بیگم صاحبہ نے مجھے بڑی تاکید کر دی

ہے۔

ریگن:- سمجھ میں نہیں آتا کہ بہن گونزل نے ایدمند کو خط کیوں بھیجا ہے۔ کیا

Scene 5

(Enter Regan and Oswald the steward)

Regan	But are my brother's powers set forth?
Oswald	Ay, madam.
Regan	Himself in person there?
Oswald	Madam, with much ado. Your sister is the better soldier.
Regan	Lord Edmond spake not with your lord at home?
Oswald	No, madam.
Regan	What might import my sister's letters to him?
Oswald	I know not, lady.
Regan	Faith, he is posted hence on serious matter. It was great ignorance, Gloucester's eyes being out, To let him live. Where he arrives he moves All hearts against us. Edmond, I think, is gone, In pity of his misery, to dispatch His 'nighted life, moreover to descry The strength o' th' enemy.
Oswald	I must needs after, madam, with my letter.
Regan	Our troops set forth tomorrow. Stay with us. The ways are dangerous.
Oswald	I may not, madam. My lady charged my duty in this business.
Regan	Why should she write to Edmond? Might not you

یہ ممکن نہیں کہ خط اس وقت پڑھ لیا جائے اور تم اس کا مطلب ایدمند سے زبانی کہ دو؟ ایسی کیا بات ہوگی۔ کچھ تمہیں معلوم ہے کہ کیا بات ہے؟ اوسوالد میں تمہارا بڑا احسان مانو گی اگر یہ لفافہ کھول کر مجھے پڑھ لینے دو گے۔

اوسوالد:- بیگم۔ میں ایسا نہیں کر سکتا۔

ریگن:- مجھے معلوم ہے کہ بہن گونزل اپنے شوہر سے خوش نہیں ہیں۔ اس کا تو مجھے پورا یقین ہے کیونکہ جب وہ یہاں تھیں تو شریف ایدمند کی طرف آنکھوں ہی آنکھوں میں بہت کچھ لطف و توجہ ظاہر کرتی تھیں۔ اور یہ بھی میں جانتی ہوں کہ تم ان کے رازدار ہو۔

اوسوالد:- کیا حضور مجھے ایسا سمجھتی ہیں؟

ریگن:- میں خوب جانتی ہوں کہ تم ان کے رازدار ہو۔ یہ بات میں خوب سمجھے ہوئے ہوں۔ بس تم میرا یہ پیغام بہن گونزل کو پہونچا دو کہ میرا شوہر مرچکا ہے۔ مجھ سے ایدمند سے بات چیت ہو چکی ہے۔ ایدمند کا مجھ سے شادی کرنا اس سے بہتر ہوگا کہ گونزل اس سے شادی کریں۔ اگر ایدمند سے ملاقات ہو تو مہربانی کر کے یہ خط انھیں دیدینا۔ اور جب بہن گونزل تمہاری زبان سے میری کہی ہوئی باتیں سنیں تو اتنا میری طرف سے ضرور کہہ دینا کہ ذرا عقل سے کام لیں۔ اچھا خدا حافظ۔ اگر اس اندھے باغی سے رستے میں ملاقات ہو تو پھر ایدمند کیلئے یہی مناسب ہوگا کہ اس کا سر کاٹ ڈالے اور اس کا صلہ اسے ضرور دیا جائیگا۔ اچھا خدا حافظ۔

(اوسوالد چلا جاتا ہے۔)

چھٹا منظر

ڈور کے قریب دیہات کی زمین۔

گلوستر اور ایدگر آتے ہیں۔ ایدگر ایک کسان کا لباس پہنے ہے۔

گلوستر:- میں اس پہاڑی کی چوٹی پر کب پہونچوں گا؟

Transport her purposes by word? Belike—
Some things—I know not what. I'll love thee
much:

Let me unseal the letter.

Oswald
Regan

Madam, I had rather—

I know your lady does not love her husband.
I am sure of that, and at her late being here
She gave strange oeillades and most speaking
looks

To noble Edmond. I know you are of her bosom.
I, madam?

Oswald
Regan

I speak in understanding. Y' are, I know 't.
Therefore I do advise you take this note.

My lord is dead. Edmond and I have talked,
And more convenient is he for my hand
Than for your lady's. You may gather more.
If you do find him, pray you give him this,
And when your mistress hears thus much from
you,

I pray desire her call her wisdom to her.
So, fare you well.

If you do chance to hear of that blind traitor,
Preferment falls on him that cuts him off.
(Exeunt severally)

Scene 6

(Enter Edgar disguised as a peasant, with a staff, guiding the
blind Duke of Gloucester)

Gloucester When shall I come to th' top of that same hill?

ایڈگرٹ۔ آپ اسی پہاڑی پر تو اس وقت چڑھ رہے ہیں۔ دیکھئے ناکہ چڑھنے میں کس قدر مشقت اٹھانی پڑ رہی ہے۔

گلو سترٹ۔ میرے خیال میں تو زمین ہموار ہے۔

ایڈگرٹ۔ نہیں چڑھائی سخت ہے۔

گلو سترٹ۔ نہیں۔ یہ بات تو نہیں معلوم ہوتی۔

ایڈگرٹ۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ آنکھوں کی تکلیف نے آپ کے باقی حواس بھی معطل کر دیئے ہیں۔

گلو سترٹ۔ ممکن ہے ایسا ہو۔ مگر یہ کیا بات ہے کہ تمہاری آواز بدل گئی ہے اور اب تمہاری گفتگو کا مضمون پہلے سے زیادہ شائستہ ہو گیا ہے۔

ایڈگرٹ۔ آپ کو دھوکا ہوا ہے مجھ میں سوائے ان کپڑوں کے اور کچھ نہیں بدلا۔

گلو سترٹ۔ میرا خیال ہے تمہاری بول چال پہلے سے بہتر ہو گئی ہے۔

ایڈگرٹ۔ جناب عالی آگے بڑھیے۔ جو جگہ آپ چاہتے تھے وہ آگئی ہے۔

جلئیے نہیں۔ اف فوہ! کیسی خطرناک جگہ ہے۔ نیچے دیکھنے ہی سے سر چکراتا ہے۔

چیلیں اور کوئے بیچ میں اڑتے نظر آتے ہیں وہ چھوٹی تیتریوں سے بڑے معلوم نہیں

ہوتے۔ آدمی دور نیچے وہ لوگ ہیں جو چٹانوں پر سے ایک قسم کا ساگ توڑتے ہیں انکا

اندیشہ بھی کیسا خوفناک ہے ان کے قد ان کے سر سے بڑے معلوم نہیں ہوتے اور

ماہی گیر جو کناروں پر چلتے پھرنے ہیں وہ چوہے معلوم ہو رہے ہیں۔ اور وہ جہاز جو لنگر

ڈالے پڑا ہے وہ اس کشتی کے برابر جو جہاز پر ہوا کرتی ہے۔ اور کشتی ایک پیسہ برابر

معلوم ہوتی ہے۔ اور اس پیسہ برابر کشتی کو دیکھو تو وہ نظر تک نہیں آتی۔ اور موجوں

کی آواز جو کناروں کے سنگریزوں سے ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے پہونچتی بھی نہیں۔

میں تو اب نیچے کبھی بھی نہ دیکھونگا کہیں ایسا نہ ہو کہ چکرا کر آنکھوں میں اندھیرا

آجائے اور نیچے جا رہوں۔

گلو سترٹ۔ ادھر تم کھڑے ہو جاؤ اور مجھے اس مقام پر کھڑا کرو۔

Edgar	You do climb up it now. Look how we labour.
Gloucester	Methinks the ground is even.
Edgar	Horrible steep.
	Hark, do you hear the sea?
Gloucester	No, truly.
Edgar	Why, then your other senses grow imperfect By your eyes' anguish.
Gloucester	So may it be indeed.
	Methinks thy voice is altered, and thou speak'st In better phrase and matter than thou didst.
Edgar	You're much deceived. In nothing am I changed But in my garments.
Gloucester	Methinks you're better spoken.
Edgar	Come on, sir, here's the place. Stand still. How fearful And dizzy 'tis to cast one's eyes so low! The crows and choughs that wing the midway air Show scarce so gross as beetles. Halfway down Hangs one that gathers samphire, dreadful trade! Methinks he seems no bigger than his head. The fishermen that walk upon the beach Appear like mice, and yon tall anchoring barque Diminished to her cock, her cock a buoy Almost too small for sight. The murmuring surge That on th' unnumbered idle pebble chafes Cannot be heard so high. I'll look no more, Lest my brain turn and the deficient sight Topple down headlong.
Gloucester	Set me where you stand.

اید گرت۔ اپنا ہاتھ دیتے۔ اب آپ کنارے سے بالکل قریب ہیں۔ کنارہ کوئی ایک فٹ رہ گیا۔ مجھے تو کوئی ساری دنیا کی دولت بھی دے تو یہاں سے نیچے کبھی نہ کودوں۔

گلو سترت۔ میرا ہاتھ چھوڑ دو۔ اور اے عزیز۔ لے۔ یہ ایک ہیرا ہے۔ جو ایک غریب آدمی کے قبول کرنے کے لائق ہے۔ اس ہیرے کے ساتھ آسمان کی کل معبود تجھے ہمیشہ خوش اور آباد رکھیں۔ اچھا اب تم مجھ سے دور چلے جاؤ۔ اور مجھے خدا حافظ کہو۔ میں تمہارا دور چلا جانا سن لوں۔

اید گرت۔ خدائے بزرگ و مہربان آپ کو اپنی حفاظت میں رکھے۔

گلو سترت۔ میری دعا بھی تمہارے لئے یہی ہے۔

اید گرت۔ حالت ناامیدی میں میں کیوں کسی کی موت کی آرزو میں مغل ہوں۔

گلو سترت۔ زمین پر گھٹنے ٹیک کر کھڑا ہوتا ہے۔ اے طاقت اور زور والے خداؤ۔

میں اب دنیا چھوڑتا ہوں۔ اور تمہاری نظر کے سامنے اس حالت میں کہ آنکھوں کا نور جاتا رہا ہے میں صبر و تحمل کے ساتھ جان دیتا ہوں۔ میں ایسا بد نصیب نہیں رہنا چاہتا کہ تمہارا عتاب و غضب برداشت کرتا رہوں۔ کون ہے جو تم سے مقابلہ کر سکے۔ پس اے میری بے نور اور ناقابل برداشت ہستی تو اپنا تیل جلا کر اس چراغ کو گل کر دے۔ اگر اید گر جیتا ہو تو اس پر برکتیں نازل ہوں۔ اچھا مہربان اب تمہیں خدا کو سونپتا ہوں۔

اید گرت۔ بہتر ہے میں آپ کو بھی خدا کے سپرد کرتا ہوں۔

(گلو ستر کو دیتا ہے۔ مگر قریب ہی زمین پر گر پڑتا ہے)

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ انسان کا محض تخیل یا تصور اپنی جان کا خزانہ کیونکر لوٹ سکتا ہے گو اس مال کا چوری جانا بہت آسان ہے۔ اگر حقیقت میں یہ وہاں ہوتا جہاں اس وقت اپنے کو سمجھ رہا تھا تو پھر خیال اور تصور سب کچھ اب تک کے فنا ہو چکے ہوتے۔ فرمائیے آپ زندہ ہیں یا رخصت ہوئی۔ (علیحدہ) ممکن ہے دم نکل گیا

- Edgar Give me your hand. You are now within a foot
Of th' extreme verge. For all beneath the moon
Would I not leap upright.
- Gloucester Let go my hand.
Here, friend, 's another purse; in it a jewel
Well worth a poor man's taking. Fairies and
gods
Prosper it with thee! Go thou further off.
Bid me farewell, and let me hear thee going.
- Edgar Now fare ye well, good sir.
(He stands aside)
- Gloucester With all my heart.
- Edgar (aside) Why I do trifle thus with his despair
Is done to cure it.
- Gloucester (kneeling) O you mighty gods,
This world I do renounce, and in your sights
Shake patiently my great affliction off!
If I could bear it longer, and not fall
To quarrel with your great opposeless wills,
My snuff and loathèd part of nature should
Burn itself out. If Edgar live, O bless him!—
Now, fellow, fare thee well.
- Edgar Gone, sir. Farewell.
(Gloucester falls forward)
(Aside) And yet I know not how conceit may
rob
The treasury of life, when life itself
Yields to the theft. Had he been where he
thought,
By this had thought been past.—Alive or dead?
(To Gloucester) Ho, you, sir, friend; hear you,
sir? Speak.
(Aside) Thus might he pass indeed.

ہو۔ مگر نہیں زندہ ہیں۔ سانس چل رہا ہے۔ فرمائیے آپ کیسے ہیں؟
 گلو ستر:۔ دور رہو۔ مجھے مرجانے دو۔

ایڈ گرت:۔ اگر آپ کوئی ہلکا سا پر ہوتے یا ہوا ہوتے یا ہوا میں اڑتی ہوئی بڑھیا ہوتے تب بھی اتنی بلندی سے گرنے میں آپ کا پتہ نہ چلتا۔ لیکن آپ سانس لے رہے ہیں۔ آپ کا جسم سالم و سلامت ہے۔ کہیں سے خون نہیں نکل رہا ہے۔ آپ باتیں بھی کرتے ہیں اور ہر طرح سے صبح و سلامت بھی ہیں۔ آپ جس بلندی سے گرے تھے اگر دس مستول ایک پر ایک کھڑا کیا جائے تو اس بلندی کے برابر نہ ہو سکتے تھے۔ اتنی بلندی سے گر کر جان کا سلامت رہنا ایک خدائی کرشمہ معلوم ہوتا ہے۔ اور آپ اتنی بلندی سے گرنے پر بھی بات کر سکتے ہیں۔

گلو ستر:۔ مگر سوال یہ ہے کہ میں گر ابھی تھا یا نہیں؟

ایڈ گرت:۔ یہ چونے کے چٹانوں کا سلسلہ جو خشکی اور تری میں حد فاصل ہے اس کی چوٹی اتنی بلند ہے کہ چکور کی تیز آواز وہاں تک نہیں پہنچے سکتی۔ اور وہاں سے نظر دوڑائیے تو طائر نہ خود نظر آتا ہے اور نہ اسکی آواز سنائی دیتی ہے۔ ذرا اوپر دیکھئے۔

گلو ستر:۔ آنکھیں کہاں ہیں جو اوپر دیکھوں؟ کیا میری مصیبت اتنی سخت ہے کہ مرنے کے بعد بھی چین نصیب نہ ہوگا۔ کیا یہ مصیبت اتنی سخت ہے کہ ظالم کے جو رستم اور دشمن کو غارت کرنے کیلئے موت بھی نہیں آسکتی؟

ایڈ گرت:۔ مجھے اپنا بازو پکڑنے دیجئے اٹھئے۔ فرمائیے ٹانگوں کا کیا حال ہے۔ آپ کھڑے تو خاصی طرح ہو گئے۔

گلو ستر:۔ ہاں کھڑا تو میں اچھی طرح ہو گیا ہوں۔

ایڈ گرت:۔ حیرت سے حیرت ہے کہ چٹان کی چوٹی پر وہ کیا چیز تھی جو آپ سے جدا ہو گئی۔

گلو ستر:۔ ایک مفلس و محتاج فقیر تھا۔

ایڈ گرت:۔ نہیں میں تو یہاں نیچے کھڑا تھا۔ وہ چیز جو آپ سے نکل کر دور ہوئی تھی

- Yet he revives.
 (To Gloucester) What are you, sir?
 Gloucester Away, and let me die.
 Edgar Hadst thou been aught but gossamer, feathers,
 air,
 So many fathom down precipitating
 Thou'dst shivered like an egg. But thou dost
 breathe,
 Hast heavy substance, bleed'st not, speak'st, art
 sound.
 Ten masts a-length make not the altitude
 Which thou hast perpendicularly fell.
 Thy life's a miracle. Speak yet again.
 Gloucester But have I fall'n, or no?
 Edgar From the dread summit of this chalky bourn.
 Look up a-height. The shrill-gorged lark so far
 Cannot be seen or heard. Do but look up.
 Gloucester Alack, I have no eyes.
 Is wretchedness deprived that benefit
 To end itself by death? 'Twas yet some comfort
 When misery could beguile the tyrant's rage
 And frustrate his proud will.
 Edgar Give me your arm.
 Up, so. How is 't? Feel you your legs? You
 stand.
 Gloucester Too well, too well.
 Edgar This is above all strangeness.
 Upon the crown o' th' cliff what thing was that
 Which parted from you?
 Gloucester A poor unfortunate beggar.
 Edgar As I stood here below, methoughts his eyes

اسکی آنکھیں چاند کی طرح چمکتی تھیں۔ اور اس سر پر سینک ایسے بل کھائے ہوئے تھے جیسے سمندر میں موجیں بل کھاتی ہیں۔ وہ ضرور کوئی بھوت یا شیطان تھا۔ پس اے خوش نصیب حضرت جن خداؤں نے آپ کی جان بچائی ہے۔ وہ ایسے ہیں کہ جو کام انسان سے نہیں ہو سکتے۔ وہ کر سکتے ہیں۔

گلو سترے۔ ہاں اب مجھے بھی کچھ یاد پڑتا ہے۔ آج سے جتنی مصیبتیں مجھ پر پڑیں گی۔ جب تک خود وہ مصیبتیں ہار کر یہ نہ کہنے لگیں گی کہ ”بس اب مر جاؤ“ اس وقت تک میں زندہ رہوں گا۔ جس چیز کا ابھی میں نے ذکر کیا میں سمجھتا تھا کہ وہ کوئی انسان تھا۔ کیونکہ جو سنے گا وہ یہی کہے گا کہ جو مجھے یہاں تک لایا تھا۔ وہ کوئی جن یا بھوت بن گیا تھا۔

اید گرت۔ اب آپ صبر اور آزادی سے جو کچھ خیال کرنا ہے خیال کریں۔ لیجئے یہاں کون آرہا ہے؟ یہ تو بادشاہ لی ار ہیں جو جنگلی پھولوں کے ہار اور کنٹھے پہنے ہیں۔ سلامتی ہوش و حواس میں کوئی اپنی صورت ایسی نہ بنایگا۔ لی ارے۔ نہیں۔ جعلی سکے بنانے کے جرم میں تم مجھے مایوز نہیں کر سکتے۔ میں تو ملک کا بادشاہ ہوں۔

اید گرت۔ (علیحدہ) ہائے یہ صورت نظر کو کیسا زخمی کرتی ہے۔ لی ارے۔ اس لحاظ سے فطرت فن سے زیادہ کمال دکھاتی ہے۔ لو۔ یہ رقم لو، جو سپاہی کو جبراً بھرتی کرنے سے پہلے دی جاتی ہے۔ یہ آدمی تو کمان ہاتھ میں اس طرح پکڑے ہے جیسے کوئے اڑانیوالے خدمتگار کے ہاتھ میں غلیل ہو۔ ایک تیر ایسا لگا جو درزی کے گز سے دور نہ جائے۔ دیکھو وہ چوہا بھاگا جا رہا ہے۔ بس بس جانے دو۔ یہ روٹی کا ٹکڑا اور پنیر کافی ہوگا۔ لو۔ لڑنے کیلئے اپنا داستانہ پھینکتا ہوں۔ وہ تیز برچھے اور برچھیاں حاضر کرو۔ میں تو بڑے سے بڑے جن سے بھی لڑنیو تیار ہوں۔ ارے واہ میرے شکرے تو تو شکار پر خوب ہی جھپٹا۔ اچھا آگے بڑھنے کا حکم دو۔ اید گرت۔ اے حسین گل صد برگ۔

- Were two full moons. He had a thousand noses,
Horns whelked and wavèd like the enraged sea.
It was some fiend. Therefore, thou happy father,
Think that the clearest gods, who make them
honours
Of men's impossibilities, have preserved thee.
I do remember now. Henceforth I'll bear
Affliction till it do cry out itself
"Enough, enough," and die. That thing you
speak of,
I took it for a man. Often 'twould say
"The fiend, the fiend!" He led me to that place.
Bear free and patient thoughts.
(Enter King Lear mad, crowned with weeds and
flowers)
But who comes here?
The safer sense will ne'er accommodate
His master thus.
- Lear No, they cannot touch me for crying. I am the
King
himself.
- Edgar O thou side-piercing sight!
- Lear Nature's above art in that respect. There's your
press-money. That fellow handles his bow like a
crow-
keeper. Draw me a clothier's yard. Look, look, a
mouse!
Peace, peace, this piece of toasted cheese will
do 't.
There's my gauntlet. I'll prove it on a giant.
Bring up
the brown bills. O, well flown, bird, i' th' clout, i'
th'
clout! Whew! Give the word.
Sweet marjoram.
- Edgar

لی ارنہ۔ اچھا اجازت ہے۔ چلے جاؤ۔

گلو سترتہ۔ میں اس آواز کو پہچانتا ہوں۔

لی ارنہ۔ ہائیں گونزل یہ سپید داڑھی تو تو نے خوب لگائی ہے۔ انھوں نے تو کتوں

کی طرح میری خوشامد کی اور کہا کہ میری داڑھی کے بال اس وقت سے سپید تھے کہ

سیاہ بال ابھی آئے بھی نہ تھے۔ اگر میں کسی بات پر ہاں کہتا تو وہ بھی ہاں کہتے تھے۔ اور

کسی بات پر ناں کہتا تو ان کی زبان سے بھی ناں ہی نکلتا تھا۔ لیکن ان کی یہ ہاں اور ناں

میرے حق میں مفید نہ تھیں۔ جب ایک دفعہ میسہ برسا شروع ہوا کہ مجھے سر سے

پاؤں تک تر کر دے اور سرد ہوا ایسی تیز چلی کہ دانت سے دانت بجنے لگا۔ اور بادل

بھی گر جا اور میرے کہنے سے اس نے اپنی گرج بند نہ کی تو پھر مجھے انکی حقیقت کھلی

اور ان کی دلی کیفیت معلوم ہوئی۔ دور ہو۔ یہ لوگ اپنے قول کے سچے نہیں۔ وہ مجھ

سے کہا کرتے تھے کہ میں سب کچھ ہوں مگر یہ بالکل جھوٹ تھا۔ میں ایسا نہیں کہ درد

وازیت پہونچے اور اسے محسوس نہ کروں۔

گلو سترتہ۔ اس آواز کالب و لہجہ مجھے خوب یاد ہے۔ کیا یہ بادشاہ سلامت نہیں

بول رہے؟

لی ارنہ۔ ہاں میرا تو رواں رواں بادشاہ ہے اور جب میں کسی کی طرف غور سے

دیکھتا ہوں تو وہ از سر تپا لرزنے لگتا ہے۔ اچھا میں اس آدمی کی جان بخشی کرتا ہوں۔

بتا تیرا جرم کیا تھا۔ کیا تو نے زنا کیا تھا؟ خیر تو مارا نہیں جائیگا۔ زنا کاری کے جرم میں تیری

جان نہیں لی جائیگی۔ کیونکہ گلو ستر کا ولد الحرام بہ نسبت میری بیٹیوں کے اپنے باپ پر

زیادہ مہربان تھا۔ واہ واہ ارے عطار مجھے کوئی خوشبو دار چیز دے ماکہ میرے تصور میں

حسن و شیرینی پیدا ہو جائے۔ لو یہ دام موجود ہیں۔

گلو سترتہ۔ حضور مجھے اپنے دست مبارک کا بوسہ لینے دیں۔

لی ارنہ۔ پہلے ہاتھ پونچھ لوں، اس میں تو موت کی بو آرہی ہے۔

گلو سترتہ۔ اے فطرت کے خراب و خستہ دیرانے۔ یہ کائنات بھی اسی طرح

- Lear Pass.
- Gloucester I know that voice.
- Lear Ha! Goneril with a white beard? They flattered me like a dog, and told me I had the white hairs in my beard ere the black ones were there. To say "ay" and "no" to everything that I said "ay" and "no" to was no good divinity. When the rain came to wet me once, and the wind to make me chatter; when the thunder would not peace at my bidding, there I found 'em, there I smelt 'em out. Go to, they are not men o' their words. They told me I was everything; 'tis a lie, I am not ague-proof.
- Gloucester The trick of that voice I do well remember.
Is 't not the King?
- Lear Ay, every inch a king. (Gloucester kneels)
When I do stare, see how the subject quakes!
I pardon that man's life. What was thy cause?
Adultery? Thou shalt not die. Die for adultery!
No, the wren goes to 't, and the small gilded fly
Does lecher in my sight. Let copulation thrive,
For Gloucester's bastard son Was kinder to his father
than my daughters Got 'tween the lawful sheets. To 't,
luxury, pell-mell, For I lack soldiers. Behold yon
simp'ring dame, Whose face between her forks
presages snow,
That minces virtue, and does shake the head
To hear of pleasure's name. The fitchew nor the
soiled horse goes to 't With a more riotous appetite.
Down from the waist They're centaurs, though women
all above. But to the girdle do the gods inherit;
Beneath is all the fiend's. There's hell, there's
darkness, there is the sulphurous pit, burning,
scalding, stench, consumption. Fie, fie, fie; pah, pah!
Give me an ounce of civet, good apothecary, sweeten
my imagination. There's money for thee.
- Gloucester O, let me kiss that hand!
- Lear Let me wipe it first; it smells of mortality.
- Gloucester O ruined piece of nature! This great world

صرف ہوتے ہوتے کچھ نہ رہیگی۔ حضور نے مجھے پہچانا؟

لی ارنہ۔ ہاں تمہاری آنکھیں تو مجھے خوب یاد ہیں۔ تم مجھے کن آنکھوں سے کیوں دیکھ رہے ہو۔ اے اندھے خدائے عشق کیونکہ مجھے تجھ سے عشق نہیں ہوگا۔ اچھا قتل و محاربت کے یہ اشتہار پڑھو اور اس کے ایک ایک لفظ پر غور کرو۔
گلو سترتہ۔ حضور اگر اس کا ایک ایک حرف آفتاب کی مانند روشن ہوتا تب بھی مجھے نہ سوجھتا۔

ایڈ گرنہ۔ اگر بادشاہ کا یہ حال کسی سے سنتا تو یقین نہ آتا۔ مگر اب آنکھوں دیکھ رہا ہوں۔ ہائے ہائے دل کے ٹکڑے اڑے جاتے ہیں۔

لی ارنہ۔ اچھا پڑھو۔

گلو سترتہ۔ کن آنکھوں سے پڑھوں، یہ تو اندھی ہیں۔

لی ارنہ۔ اہ۔ کیا تم یہاں میرے پاس ہو۔ نہ تو تمہارے چہرہ پر آنکھیں ہیں اور نہ تمہارے کیسہ میں زر ہے۔ مگر پھر بھی تم دنیا کو دیکھ رہے ہو کہ وہ کس چال سے جارہی ہے۔

گلو سترتہ۔ جی ہاں گو دیکھا نہیں مگر محسوس کر کے افسوس کرتا ہوں۔

لی ارنہ۔ کہیں دیوانے تو نہیں ہو گئے۔ دنیا کی چال تو بغیر آنکھوں کے بھی معلوم ہو جاتی ہے۔ اگر آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں تو کانوں ہی سے دیکھ لو۔ سامنے دیکھو یہ قاضی ایک چور پر کیسا خفا ہو رہا ہے۔ کان تو رکھتے ہو، ذرا سنو تو۔ ان دونوں میں اول بدل کر کے بھلا بتاؤ تو ان میں قاضی کون ہے اور چور کون۔ تم نے دہقان کے کتے کو فقیر پر بھونکتے تو سنا ہوگا؟

گلو سترتہ۔ حضور سنا ہے۔

لی ارنہ۔ اور فقیر کو کتے سے بھاگتے ہوئے دیکھا بھی ہوگا۔ اچھا اب حکومت کے اس عظیم الشان بت کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیکھو۔ ایک کتابھی اگر حاکم ہو جائے تو اس کی اطاعت کرنی پڑتی ہے۔

- Shall so wear out to naught. Dost thou know me?
- Lear I remember thine eyes well enough. Dost thou squiny at me?
- No, do thy worst, blind Cupid, I'll not love. Read thou this challenge. Mark but the penning of it.
- Gloucester Were all thy letters suns, I could not see.
- Edgar (aside) I would not take this from report; it is, And my heart breaks at it.
- Lear (to Gloucester) Read.
- Gloucester What—with the case of eyes?
- Lear O ho, are you there with me? No eyes in your head, nor no money in your purse? Your eyes are in a heavy case, your purse in a light; yet you see how this world goes.
- Gloucester I see it feelingly.
- Lear What, art mad? A man may see how this world goes with no eyes; look with thine ears. See how yon justice rails upon yon simple thief. Hark in thine ear: change places, and handy-dandy, which is the justice, which is the thief? Thou hast seen a farmer's dog bark at a beggar?
- Gloucester Ay, sir.
- Lear An the creature run from the cur, there thou mightst behold the great image of authority. A dog's obeyed in office.

سود خوار دغا باز کو پھانسی دیدتا ہے۔ پھٹے پرانے کپڑوں میں سے برائیاں جھانکتی ہیں۔ مگر پشمینے اور قائم کے لباس میں چھپی رہتی ہیں۔

گناہ پر سونے کا ملمع چڑھا دو، پھر عدل و انصاف کا زبردست برچھا بھی بغیر گھائل کئے ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن فقیر کی گدڑی میں اگر برچھا بھونکوں گی تو وہ اپنا کام کر جائیگا۔ کسی نے کسی کا کوئی جرم نہیں کیا۔ میں تو کہتا ہوں کوئی کسی کا خطا کار نہیں۔ اگر کوئی شکایت بھی کرے تو میرے پاس وہ چیز موجود ہے جو الزام دینے والے کو اپنا استغاثہ واپس لینے پر مجبور کر دے۔ دوست شیشے کی آنکھیں بنوالو۔ اور ایک گندے خارش چالباز کی طرح کہنے لگو کہ میں وہ چیزیں بھی دیکھتا ہوں جن کو دیکھ نہیں سکتا۔ اچھا اب ذرا آپ میرے یہ موزے اتار دیں۔ زور لگاؤ۔ زور۔

اید گرت۔ (علیحدہ) عقل کی باتیں بھی ہیں اور بے عقلی کی بھی۔ دونوں ملی جلی ہیں۔ دیوانگی میں کچھ ہوش کی باتیں بھی شامل ہیں۔

لی ارت۔ تجھے اگر میری قسمت پر رونا آتا ہے تو میری آنکھیں لے لے۔ اور ان سے رو۔ میں تجھے خوب جانتا ہوں۔ تو گلو ستر ہے۔ تجھے صبر کرنا ضروری ہے۔ جب ہم دنیا میں آتے ہیں تو روتے آتے ہیں۔ رونے میں چیختے ہیں، بلبلا تے ہیں۔ دیکھ میں تجھے جانتا ہوں۔

گلو ستر۔ ہائے پیدا ہونیکا وہ دن آیا ہی کیوں تھا۔ افسوس۔ افسوس۔

لی ارت۔ دیکھ جب ہم پیدا ہوتے ہیں تو روتے اس لئے ہیں کہ ہم بیوقوفوں کے اس اکھاڑے میں کیوں اتر آئے۔ مگر یہ بات اچھی ہے اور بڑی ہی نازک چال ہے کہ مرکب سوار گھوڑوں کے نعل نمڈے سے باندھے جائیں۔ اور اس کا ثبوت اس وقت ملیگا جبکہ چپکے چپکے ان دامادوں کے سر پر پہنچ جاؤں گا۔ پھر قتل و غارت خون خرابہ کچھ نہ ہوگا۔

(ایک شریف مع چند ملازموں کے اندر آتا ہے)

شریف۔ لیجئے وہ یہاں موجود ہیں۔ انھیں گرفتار کرلو۔ حضور آپکی سب سے

Thou rascal beadle, hold thy bloody hand.
 Why dost thou lash that whore? Strip thy own
 back. Thou hotly lusts to use her in that kind
 For which thou whip'st her. The usurer hangs
 the cozener.

Through tattered clothes great vices do appear;
 Robes and furred gowns hide all. Plate sin with
 gold, And the strong lance of justice hurtless
 breaks;

Arm it in rags, a pygmy's straw does pierce it.
 None does offend, none, I say none. I'll able 'em.
 Take that of me, my friend, who have the power
 To seal th' accuser's lips. Get thee glass eyes,
 And, like a scurvy politician, seem
 To see the things thou dost not. Now, now, now,
 now! Pull off my boots. Harder, harder! So.

Edgar

(aside) O, matter and impertinency mixed—
 Reason in madness!

Lear

If thou wilt weep my fortunes, take my eyes.
 I know thee well enough: thy name is
 Gloucester.

Thou must be patient. We came crying hither.
 Thou know'st the first time that we smell the air
 We waul and cry. I will preach to thee. Mark.

Gloucester

Alack, alack the day!

Lear

(removing his crown of weeds)

When we are born, we cry that we are come
 To this great stage of fools. This' a good block.
 It were a delicate stratagem to shoe

A troop of horse with felt. I'll put 't in proof,
 And when I have stol'n upon these son-in-laws,
 Then kill, kill, kill, kill, kill, kill!

(Enter two Gentlemen)

[First] Gentleman O, here he is. Lay hand upon him. (To Lear)
 Sir,

چیتی بیٹی۔۔۔۔۔

لی ارت۔ اب کیا امید باقی رہی کیا میں قیدی ہو گیا؟ میں تو تقدیر کا قدرتی احمق ہمیشہ سے ہوں۔ دیکھوں میرے ساتھ برابر تلوار نہ کرنا۔ زر فدیہ تمہیں دیا جائیگا۔ کوئی جراح میرے لئے حاضر کیا جائے۔ میرے دماغ کی رگیں کٹ گئی ہیں۔

شریف۔ حضور جو کچھ چاہیں گے وہی حاضر کیا جائیگا۔

لی ارت۔ تنہا لڑوں گا۔ میرا کوئی مددگار نہ ہو گا۔ اکیلا تیغ آزمائی کروں گا۔ یہ رونا تو ایسا ہے کہ انسان نمک کا ڈلا بن جائے۔ کہیں آنکھوں سے بلخ کے پودوں کو پانی دیا جاسکتا ہے، یا موسم خریف کی گرد کو آنسوؤں کے چھڑکاوے سے دھلیا جاسکتا ہے؟

شریف۔ حضور علی۔

لی ارت۔ میں تو بڑی بہلوری سے لڑوں گا جیسے کوئی بنا سنورا دو لھا لڑے۔ اب میں خوش رہوں گا۔ آؤ آؤ۔ میں بلاشلہ ہوں۔ ارے میرے گرفتار کرنوالو۔ تمہیں یہ بات بھی معلوم ہے کہ میں بلاشلہ ہوں۔

شریف۔ حضور کے بلاشلہ ہونے میں کسے کلام ہے اور ہم سب خدمت کے لئے حاضر ہیں۔

لی ارت۔ تو پھر ابھی جان باقی ہے۔ مجھے پکڑنا چاہتے ہو تو دوڑنا پڑیگا۔ لو میں چلا۔

(لی ارت دوڑتا ہے۔ آدمی پیچھے پیچھے دوڑتے ہیں)

شریف۔ یہ حالت تو واقعی رحم کے قتل ہے۔ بلاشلہ تو کجا اگر ذلیل سے ذلیل آدمی بھی اس حل میں ہوتا تو وہ بھی واجب الرحم ہوتا۔ تیری ایک بیٹی ایسی ہے جو اولاد کی نافرمانی کے داغ کو فطرت سے مٹانا چاہتی ہے اور یہ داغ وہ ہے جو اس کی دونوں بہنوں نے فطرت پر لگایا ہے۔

ایڈ گرن۔ شریف۔ مرحبا۔

شریف۔ آپ سلامت رہیں۔ فرمائیے کیا چاہتے ہیں؟

ایڈ گرن۔ آپ نے سنا ہو گا کہ لڑائی ہونیوالی ہے۔

Your most dear daughter—
 Lear No rescue? What, a prisoner? I am even
 The natural fool of fortune. Use me well.
 You shall have ransom. Let me have surgeons;
 I am cut to th' brains.

[First] Gentleman You shall have anything.

Lear No seconds? All myself?
 Why, this would make a man a man of salt,
 To use his eyes for garden water-pots.
 I will die bravely, like a smug bridegroom.
 What,
 I will be jovial. Come, come, I am a king.
 Masters, know you that?

[First] Gentleman You are a royal one, and we obey you.

Lear Then there's life in 't. Come, an you get it, you
 shall get it by running. Sa, sa, sa, sa!
 (Exit running pursued by a Gentleman)

[First] Gentleman A sight most pitiful in the meanest
 wretch,
 Past speaking in a king. Thou hast a daughter
 Who redeems nature from the general curse
 Which twain have brought her to.

Edgar Hail, gentle sir.

[First] Gentleman Sir, speed you. What's your will?

Edgar Do you hear aught, sir, of a battle toward?

شریفٹ لڑائی کا ہونا ضروری ہے۔ ہر شخص جو آوازوں میں تمیز کر سکتا ہے
یہی سن رہا ہے۔

ایڈگرنٹ۔ لیکن کیا مہربانی کر کے آپ اتنا بتا سکتے ہیں کہ دوسرا لشکر کہاں ہے، کتنا
قریب؟

شریفٹ۔ قریب ہی ہے اور تیزی سے لوہر آ رہا ہے۔ اور قلب لشکر میرے
خیال میں اب آیا کا آیا ہے۔

ایڈگرنٹ۔ میں آپ کا شکر گزار ہوا اس کے سوا کوئی اور بات تو نہیں ہے؟
شریفٹ۔ گو ملکہ سلامت ایک خاص کام سے یہاں آئی ہوئی ہیں مگر لشکر کو
انہوں نے آگے بڑھنے کا حکم دیدیا۔

شریفٹ۔ شکریہ قبول فرمائیں۔ (شریف چلا جاتا ہے)
گلو سترنٹ۔ مہمان خداؤ۔ اب میری بیعت تمہاری مرضی سے پہلے اپنی جان لینے
پر مجھے مجبور نہ کریں گی۔

ایڈگرنٹ۔ حضرت خدا کو یاد کرتے رہیے۔

گلو سترنٹ۔ تم کون ہو؟

ایڈگرنٹ۔ ایک غریب و محتاج ہوں جسے تقدیر کی گردشوں نے لاچار اور مجبور کر دیا
ہے۔ اور اتنے رنج اور صدمے پہنچتے رہے ہیں کہ دوسروں کو دیکھ کر مجھ پر ترس
آتا ہے۔ اب اپنا ہاتھ مجھے دیں۔ جہاں آپ کہیں گے وہیں پہنچا دوں گا۔
گلو سترنٹ۔ بہت بہت شکریہ۔ خدا تم کو اس کا اجر نیک اور بہت دے۔
(اوسوالد آتا ہے)

اوسوالد۔ اشتہار مع انعام کے جاری ہو چکا ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تیرا
یہ بن آنکھوں کا سراپا لئے بیٹھا گیا تھا کہ میری تقدیر جاگ جائے۔ ارے ناشلا اور
نامراد باغی اب تیرے دن پورے ہوئے۔ تلوار تیرے قتل کے لئے کھینچ چکی ہے۔
گلو سترنٹ۔ (ایڈگر سے) اب دست گیری کر اور اسے جس قدر ڈرنا ممکن ہو ڈر۔

[First] Gentleman Most sure and vulgar, everyone hears
that

That can distinguish sound.

Edgar But, by your favour,
How near's the other army?

[First] Gentleman Near and on speedy foot. The main
descry

Stands in the hourly thought.

Edgar I thank you, sir. That's all.

[First] Gentleman Though that the Queen on special cause
is here,

Her army is moved on.

Edgar I thank you, sir.

(Exit Gentleman)

Gloucester You ever gentle gods, take my breath from me.

Let not my worser spirit tempt me again

To die before you please.

Edgar Well pray you, father.

Gloucester Now, good sir, what are you?

Edgar A most poor man, made tame to fortune's blows,
Who by the art of known and feeling sorrows
Am pregnant to good pity. Give me your hand,
I'll lead you to some bidding.

Gloucester (rising) Hearty thanks.

The bounty and the benison of heaven

To boot and boot.

(Enter Oswald the steward)

Oswald A proclaimed prize! Most happy!

That eyeless head of thine was first framed flesh

To raise my fortunes. Thou old unhappy traitor,

Briefly thyself remember. The sword is out

That must destroy thee.

Gloucester Now let thy friendly hand

Put strength enough to 't.

(ایڈگرٹج میں آجاتا ہے)

اوسوالد۔ ارے اکھر گنوار تو ایسے شخص کی حمایت کرتا ہے۔ جسکی گرفتاری کا حکم جاری ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی بد قسمتی کی لپیٹ میں تو بھی آجائے۔ اور اس کا ہاتھ چھوڑ دے۔

ایڈگرٹ۔ میں ہاتھ نہیں چھوڑ سکتا۔ تو قنیکہ مجھے کوئی وجہ نہ بتاؤ گے۔

اوسوالد۔ سنا ہے۔ ہاتھ چھوڑ دے بلکار۔ ورنہ یہیں تیرا سر بھی تن سے جدا کر دوں گا۔

ایڈگرٹ۔ بھلے مانس اپنا رستہ لے اور غریبوں کو بھی رستہ چلنے دے۔ اگر تم نے مجھے کچھ دیر روکے رکھا تو پھر میرا آقا میری اچھی طرح خبر لیگا۔ کہے دیتا ہوں خبردار جو اس ضعیف شخص کے قریب تو آیا۔ دور رہ۔ ورنہ تجھے یہ معلوم کرنا ہو گا کہ میرا یہ ڈنڈا مضبوط ہے یا تیرا سر۔ بات صاف کہہ رہا ہوں۔

اوسوالد۔ دور ہو پلید۔

ایڈگرٹ۔ آتو سہی۔ ایسا ٹھونکا ہو گا کہ یاد کریگا۔ (دونوں لڑتے ہیں۔ اوسوالد گر جاتا ہے)

اوسوالد۔ ارے بد معاش بے ایمان تو نے تو مجھے جان ہی سے مار دیا۔ لے لے یہ میرا بٹوا۔ اگر دنیا میں بھلائی چاہتا ہے تو میری لاش دفن کرا دینا اور میری جیب میں سے جو خط نکلے اسے ایڈمنڈ کو جواب نواب گلوستر کا خطاب رکھتا ہے دیدینا۔ ایڈمنڈ تجھے برطانوی فوج میں ملیں گے۔ اری موت تو کیسی بے موقع اور برے وقت آئی۔

(مر جاتا ہے)

ایڈگرٹ۔ بد بخت میں تجھ سے خوب واقف ہوں۔ اپنی بیگم کی مٹا لائق حرکتوں میں تو بڑے کلام کا آدمی سمجھا جاتا تھا۔ اور اس کی شیطنیت میں جہاں تک ممکن تھا تو مدد کیا کرتا تھا۔

گلوستر۔ تو کیا وہ مر گیا؟

Oswald

(to Edgar) Wherefore, bold peasant,
Durst thou support a published traitor? Hence,
Lest that th' infection of his fortune take
Like hold on thee. Let go his arm.

Edgar

'Chill not let go, sir, without vurther 'cagion.

Oswald

Let go, slave, or thou diest.

Edgar

Good gentleman, go your gate, and let poor volk
pass. An 'chud ha' been swaggered out of my
life,

'twould not ha' been so long as 'tis by a
vortnight.

Nay, come not near th' old man. Keep out, 'che
vor'

ye, or I's' try whether your costard or my baton
be the harder; I'll be plain with you.

Oswald

Out, dunghill!

Edgar

'Chill pick your teeth, sir. Come, no matter vor
your foins.

(Edgar knocks him down)

Oswald

Slave, thou hast slain me. Villain, take my
purse.

If ever thou wilt thrive, bury my body,
And give the letters which thou find'st about me
To Edmond, Earl of Gloucester. Seek him out
Upon the English party. O untimely death!
Death! (He dies)

Edgar

I know thee well—a serviceable villain,
As duteous to the vices of thy mistress
As badness would desire.

Gloucester

What, is he dead?

اید گرت حضرت آپ کچھ فکر نہ کریں۔ وہیں آرام سے بیٹھے رہیں۔ میں اس کی جامعہ تلاشی لیتا ہوں۔ اور جس خط کا اس نے ذکر کیا تھا وہ بھی اس کی جیب سے برآمد کرتا ہوں۔ ممکن ہے وہ ہمارے لئے مفید ہو۔ اوسوالد مرچکا ہے، مجھے افسوس ہے کہ کوئی اور اس کا قاتل نہوا۔ اچھا اب دیکھنا ہے کہ خط میں کیا ہے، مہر، جلد، ٹوٹ جلا، تمیز و انسانیت اس برے حل میں ہم پر معترض نہ ہو کہ ہم اپنے دشمن کے دل کی بہت معلوم کرنی چاہتے ہیں۔ جب ہم دشمن کا سینہ چاک کر نیکو تیار ہیں تو پھر اس لفظ کا چاک کرنا کیا بڑی بہت ہے۔

(خط پڑھتا ہے)

ہم میں ہم جو اقرار ہوا تھا اسے بھولنا نہیں۔ اگر تمہارے ارلوے میں فرق نہیں آیا تو تمہیں بہت وقت اور موقع حاصل رہیں گے کہ اس کا کلام تمام کر دو۔ اگر وہ فتح پا کر آیا تو پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔ پھر میں اسکی لودھی ہو گئی اور اس کا بستر میرا قید خانہ ہو گا۔ اس بستر کی گندی گرمائی سے مجھے بچاؤ۔ اور اس زحمت کے صلہ میں اس کی جگہ لو۔ دل چاہتا ہے کہ اپنے تئیں تمہاری بیوی لکھوں۔ لیکن اگر یہ نہیں تو تمہاری چاہنے والی خلامہ تو بہر کیف ہوں۔

گو نزل۔

سچ ہے عورت کے دل کا حل کسی پر نہیں کھلتا۔ دیکھنیے اپنے شوہر کے مارنے کی کیسی تدبیر کی ہے کہ جبکہ وہ مارا جائے تو میرے بھائی اید مند کو اس کی جگہ قائم کیا جائے۔ اس شخص و نپاک خط کو اس وقت مٹی کرید کر اس میں چھپائے دیتا ہوں جو قاتلوں نے اشتہاء نفس کی حدت میں لکھا ہے۔ اور جب وقت آئیگا تو نواب البانی کے سامنے جس قتل کی سازش اس خط میں بیان ہوئی ہے پیش کروں گا۔ اوسوالد کی موت اور اس کے کلاموں سے خبر دینا بھی اسی وقت مناسب ہو گا۔

گلو سترت۔ بادشاہ تو دیوانے ہو گئے۔ مگر میرے ہوش و حواس صبح سلامت ہیں جن سے میں اپنی تکلیفوں کی یاد کر کے مصیبت اٹھاتا ہوں۔ بہتر ہوتا کہ میں بھی دیوانہ

Edgar

Sit you down, father. Rest you.

(Gloucester sits)

Let's see these pockets. The letters that he speaks of

May be my friends. He's dead; I am only sorrow

He had no other deathsman. Let us see.

Leave, gentle wax, and manners; blame us not.

To know our enemies' minds we rip their hearts;

Their papers is more lawful.

(He reads the letter)

"Let our reciprocal vows be remembered. You have many opportunities to cut him off. If your will want not, time and place will be fruitfully offered.

There is nothing done if he return the conqueror; then am I the prisoner, and his bed my jail, from ~~the~~ loathed warmth whereof, deliver me, and supply the place for your labour.

Your—wife, so I would say,—affectionate servant, and for you her own for venture,

Goneril."

O indistinguished space of woman's will—

A plot upon her virtuous husband's life,

And the exchange my brother!—Here in the sands

Thee I'll rake up, the post unsanctified

Of murderous lechers, and in the mature time

With this ungracious paper strike the sight

Of the death-practised Duke. For him 'tis well

That of thy death and business I can tell.

(Exit with the body)

Gloucester

The King is mad. How stiff is my vile sense,
That I stand up and have ingenious feeling

ہو جاتا اور میرے صدمے اور آلام میرے حافظے سے دور ہو جاتے۔ اور جو آنکھیں
 اٹھائی ہیں۔ وہ خیال اور تصور کے غلط ہو جانے سے یاد نہ رہتیں۔
 اید گرت۔ حضرت مجھے اپنا ہاتھ دیں۔

(دور سے طبل و دہل کی آوازیں آتی ہیں)
 آئے بڑھے حضرت میں آپ کو اپنے ایک دوست کے ہل بٹھا دوں۔

ساقیاں منظر

فرانسیسی لشکر گاہ میں ایک خیمہ۔ بلو شاہ لی اریٹنگ پر سوتا نظر آتا ہے۔ ہلکی ہلکی موسیقی
 کی صدا آئی آرہی ہیں۔ چند شرقا اور ملازمین خدمت کیلئے حاضر ہیں۔
 کورویلیا۔ اے نیک بخت کھنت۔ میں آپکی مہربانیوں کا بدل کس طرح کر سکتی
 ہوں؟ آپ کا احسان اتارنے کیلئے تو یہ زندگی کلنی نہ ہوگی۔ اگر بدل کچھ کرونگی بھی تو وہ
 ناکافی ہوگا۔

کھنت۔ حضور کا اتنا فرمانا ہی میرے لئے کلنی صلہ ہے۔ جو کچھ مجھ سے ہو سکا وہ
 سب حضور پر ظاہر ہے۔ کسی بات میں فرو گذاشت نہیں کی۔
 کورویلیا۔ کپڑے بدل ڈالئے۔ اچھا لباس پہنیئے۔ فن کپڑوں سے ہر وقت
 گذشتہ مصائب اور صدمات یاد آتے رہتے ہوں گے، مہربانی کر کے انھیں اتار ڈالئے۔
 کھنت۔ ملکہ سلامت۔ معاف فرمائیں۔ اگر اس وقت میں نے ظاہر کر دیا کہ میں
 کون ہوں تو جو کچھ میں نے سوچا ہے اسے انجام نہ دے سکوں گا۔ اتنی مہربانی میرے
 حال پر فرمائیں کہ کسی کو علم نہ ہونے دیں میں کون ہوں۔ تو قنیکہ میں خود اس کیلئے
 آپ سے نہ کہوں۔

کورویلیا۔ میرے اچھے اور نیک کھنت جیسا فرماتے ہیں میں وہی کرونگی (طیب
 سے کہتی ہے) بلو شاہ سلامت کا مزاج اب کیسا ہے؟
 طیب۔ حضور۔ بلو شاہ سلامت ابھی تک سو رہے ہیں۔

Of my huge sorrows! Better I were distraught,
 So should my thoughts be severed from my
 griefs, (Drum afar off)
 And woes by wrong imaginations lose
 The knowledge of themselves.

(Enter Edgar)

Edgar

Give me your hand.
 Far off methinks I hear the beaten drum.
 Come, father, I'll bestow you with a friend.
 (Exit Edgar guiding Gloucester)

Scene 7

(Enter Queen Cordelia, the Earl of Kent disguised, and the
 First Gentleman)

Cordelia

O thou good Kent, how shall I live and work
 To match thy goodness? My life will be too
 short,

And every measure fail me.

Kent

To be acknowledged, madam, is o'erpaid.
 All my reports go with the modest truth,
 Nor more, nor clipped, but so.

Cordelia

Be better suited.

These weeds are memories of those worser
 hours.

I prithee put them off.

Kent

Pardon, dear madam.

Yet to be known shortens my made intent.
 My boon I make it that you know me not
 Till time and I think meet.

Cordelia

Then be 't so, my good lord.—
 How does the King?

[First] Gentleman

Madam, sleeps still.

کورویلیا۔ اے آسمان کے خداؤ۔ اس نقص کو جو فطرت مظلوم میں آیا ہے اس کو دفع کر دو۔ اور میرے اس بڑھے باپ کے دماغ میں جو فتور اس وقت ایک معصوم بچے کے مانند پیدا ہو گیا ہے اسے دور کر دو۔

طبیبت۔ اگر حکم ہو تو پوشلہ کو بیدار کر دیا جائے۔ بہت دیر سے آرام فرما رہے ہیں۔

کورویلیا۔ جیسا آپ اپنے فن کے مطابق مناسب سمجھیں وہ کریں۔ پوشلہ سلامت کو دو سرا لباس پہنا دیا؟

شریفست۔ جی ہاں حضور۔ جب وہ غافل سو رہے تھے تو ہم نے سوتے ہی میں ان کا لباس بدل دیا۔

طبیبت۔ جس وقت پوشلہ کو بیدار کیا جائے تو حضور قریب رہیں۔ مجھے اب شبہ نہیں کہ طبیعت اعتدال پر آگئی ہے۔

کورویلیا۔ بہت اچھا۔

طبیبت۔ ملکہ سلامت۔ مہربانی کر کے حضور کے قریب آجائیں۔ موسیقی کی صدائیں تیزی سے بلند ہوں۔

کورویلیا۔ پیارے باپ۔ کاش میرے لبوں میں اتنی قدرت ہوگی کہ وہ آپکو تندرست کر دیتے اور میرا یہ بوسہ ان شدید نقصانات کی تلافی کرتا جو میری دو بہنوں نے ایسے بزرگ اور مہربان باپ کو پہنچائے ہیں۔

گفت۔ مہربان اور عزیز شہزادی۔

کورویلیا۔ اری بد بخت بہنو! اگر یہ تمہارے باپ بھی نہ ہوتے تو ان کے سر کی سپید و برف سی لٹیں ایسی تھیں کہ انہیں دیکھ کر تمہیں رحم آنا چاہئے تھا کیا یہ پاک و مقدس صورت اس لائق تھی کہ سرد ہواؤں سے اسے صدمہ پہنچایا جاتا یا جب آسمان پر غضب کی کڑک ہو کر زمین پر بجلیاں گرتی تھیں اور سر پر کوئی پناہ نہ تھی تو کیا یہ پاک و معصوم چہرہ آفت کو برداشت کر لے لائق سمجھا گیا اگر دشمن کا کتا بھی جو مجھے

- Cordelia O you kind gods,
Cure this great breach in his abusèd nature;
Th' untuned and jarring senses O wind up
Of this child-changèd father!
- [First] Gentleman So please your majesty
That we may wake the King? He hath slept long.
- Cordelia Be governed by your knowledge, and proceed
I' th' sway of your own will. Is he arrayed?
- [First] Gentleman Ay, madam. In the heaviness of sleep
We put fresh garments on him.
(Enter King Lear asleep, in a chair carried by
servants)
Be by, good madam, when we do awake him.
I doubt not of his temperance.
- Cordelia O my dear father, restoration hang
Thy medicine on my lips, and let this kiss
Repair those violent harms that my two sisters
Have in thy reverence made!
- Kent Kind and dear princess!
- Cordelia Had you not been their father, these white flakes
Did challenge pity of them. Was this a face
To be opposed against the warring winds?

کٹ چکا ہوتا ایسی رات میں میرے دروازہ پر آتا تو میں اسے اپنے آتشخان کے پاس جگہ دیتی۔ مگر تم نے باپ کو یہ مصیبتیں اٹھانے دیں کہ وہ ایک ذلیل جھونپڑی کے نجس و ناپاک پھونس میں جہاں گندے جانور اور ایسے لوگ پنہا لینے جلتے ہیں جن کا گھر دھتا ہے نہ در وہاں انہیں بیٹھنا پڑا افسوس افسوس حیرت تو یہ ہے کہ ہوش و حواس اور جان تک اسی وقت ان سے کیوں نہ رخصت ہو گئی بلو شاہ بیدار ہوئے معلوم ہوتے ہیں ان سے بات کیجئے۔

طبیعت نہیں حضور بات کریں یہی موقع بہتر سے بہتر ہے۔

کورویلیا۔ شاہ ذیالہ حضور کا مزاج اب کیسا ہے۔

لی ارت۔ قبر سے باہر نکالنا مجھے تکلیف دینا ہے تم تو کوئی روح ہو جس پر خدا نے اپنی برکتیں نازل کر رکھی ہیں مگر میں تو دہکتے انگاروں پر پڑا ہوں اور میرے آنسو پگھلے ہوئے سیسے کی طرح جہاں گرتے ہیں وہیں پھونک دیتے ہیں، آگ لگا دیتے ہیں۔

کورویلیا۔ حضور مجھے پہچانتے ہیں؟

لی ارت۔ ہاں جانتا ہوں کہ تم کس کی روح ہو۔ بتاؤ دنیا سے کب رخصت ہوئی تھیں؟

کورویلیا۔ ابھی تک پورے حواس میں نہیں آئے ہیں۔

طبیعت ابھی پوری بیداری نہیں ہوئی ہے۔ تھوڑی دیر کو انہیں تنہا چھوڑ دیا جائے۔

لی ارت۔ میں کہاں تھا اور اب کہاں ہوں؟ یہ تو خاصی دن کی روشنی ہے۔ میرے ساتھ تو بڑے بڑے ظلم ہوئے ہیں۔ اگر میں کسی دوسرے پر ایسے ظلم ہوتے دیکھتا تو رحم سے مر جاتا۔ کچھ نہیں جانتا کہ کیا کہوں۔ قسم کھا کر نہیں کہہ سکتا یہ ہاتھ میرے ہیں۔ اچھا دیکھوں تو یہ ہاتھ کس کے ہیں۔ سوئی چھوٹنے سے تکلیف ہوتی ہے۔ کاش مجھے یقین کے ساتھ اپنی حالت کا علم ہوتا۔

کورویلیا۔ حضور میری طرف دیکھیں۔ اور مجھے دعا دینے کیلئے اپنے ہاتھ

Mine enemy's dog, though he had bit me, should
have stood

That night against my fire. And wast thou fain,
poor father,

To hovel thee with swine and rogues forlorn
In short and musty straw? Alack, alack,

'Tis wonder that thy life and wits at once
Had not concluded all!

(To the Gentleman) He wakes. Speak to him.

[First] Gentleman Madam, do you; 'tis fittest.

Cordelia (to Lear)

How does my royal lord? How fares your
majesty?

Lear

You do me wrong to take me out o' th' grave.
Thou art a soul in bliss, but I am bound
Upon a wheel of fire, that mine own tears
Do scald like molten lead.

Cordelia

Sir, do you know me?

Lear

You are a spirit, I know. Where did you die?

Cordelia

(to the Gentleman) Still, still far wide!

[First] Gentleman

He's scarce awake. Let him alone a
while.

Lear

Where have I been? Where am I? Fair daylight?
I am mightily abused. I should ev'n die with pity
To see another thus. I know not what to say.
I will not swear these are my hands. Let's see:
I feel this pin prick. Would I were assured
Of my condition.

Cordelia

(kneeling) O look upon me, sir,

اٹھائیں۔ نہیں، نہیں آپ میرے قدموں میں نہ کریں۔

لی ارنٹ۔ مہربانی کرو۔ مجھے نجل و نلوم نہ کرو۔ میں تو بڑا ہی بے عقل اور بڑھا آدمی ہوں۔ میری عمر اب کچھ کم نہ زیادہ پورے اسی برس کی ہے۔ اور سچی بات کرنے کی یہ ہے میں اپنے حواس میں بھی نہیں ہوں۔ لیکن دل کہتا ہے کہ تمہیں اور اس شخص کو جو تمہارے پاس کھڑا ہے مجھے پہچانا چاہئے۔ مگر کچھ شبہ سا ہوتا ہے کیونکہ مجھے علم نہیں کہ یہ کیا جگہ ہے اور میرا علاج اور خدمت کون کر رہا ہے۔ اور نہ یہ کپڑے جو اس وقت پہنے ہوں یاد آتے ہیں کہ کب پہنے تھے۔ اور نہ یہ یاد آتا ہے کہ کل شب کو میں کہاں تھا۔ دیکھو، مجھ پر کوئی ہنسے نہیں۔ اگر میرے حواس درست ہیں تو کہہ سکتا ہوں کہ یہ میری پیاری بیٹی کو رو دیا ہے۔

کورویلیا۔ جی ہاں، میں آپ کی کو رو دیا ہوں کو رو دیا۔

لی ارنٹ۔ بیٹی تو تو رو رہی ہے۔ خدا کیلئے رو نہیں۔ اگر حیرے پاس زہر ہو تو مجھے دیدے۔ میں زہر پی لوں گا۔ میں جانتا ہوں۔ کہ تجھے مجھ سے محبت نہیں کیونکہ مجھے علم ہے کہ حیری بہنوں نے مجھ پر قلم کئے ہیں۔ تجھے محبت نہ ہونگی وجہ ہو سکتی لیکن انھیں مجھ پر قلم کرنیکی کوئی وجہ نہ تھی۔

کورویلیا۔ پیارے ہلا جان۔ وجہ کچھ نہیں، وجہ کچھ نہیں۔ اس کا مطلق فکر نہ کیجئے۔

لی ارنٹ۔ کیا میں فرانس میں ہوں؟

کورویلیا۔ نہیں، اپنی سلطنت میں ہیں۔

لی ارنٹ۔ مجھے دھوکا نہ دے۔

طبییبٹ۔ ملکہ سلامت۔ آپ فکر نہ کریں۔ دیکھئے جو غصہ اور عتاب پہلے دل

میں بھرا تھا اب وہ زائل ہو گیا ہے۔ لیکن حالت ابھی تک خطرہ سے خالی نہیں۔ جو

وقت ان پر گذر چکا اگر وہ یاد لایا گیا تو احتمال ہے کہ پھر حالت بگڑ جائے۔ ان سے

فرمائیں کہ اندر جا کر آرام کریں۔ اب انھیں زیادہ تکلیف نہ دی جائے تو شک

- And hold your hands in benediction o'er me.
 You must not kneel.
 Lear Pray do not mock.
 I am a very foolish, fond old man,
 Fourscore and upward,
 Not an hour more nor less; and to deal plainly,
 I fear I am not in my perfect mind.
 Methinks I should know you, and know this
 man;
 Yet I am doubtful, for I am mainly ignorant
 What place this is; and all the skill I have
 Remembers not these garments; nor I know not
 Where I did lodge last night. Do not laugh at
 me,
 For as I am a man, I think this lady
 To be my child, Cordelia.
 Cordelia And so I am, I am.
 Lear Be your tears wet? Yes, faith. I pray, weep not.
 If you have poison for me, I will drink it.
 I know you do not love me; for your sisters
 Have, as I do remember, done me wrong.
 You have some cause; they have not.
 Cordelia No cause, no cause.
 Lear Am I in France?
 Kent In your own kingdom, sir.
 Lear Do not abuse me.
 [First] Gentleman Be comforted, good madam. The great
 rage
 You see is killed in him. Desire him to go in.
 Trouble him no more till further settling.
 Cordelia (to Lear) Will 't please your highness walk?

طبعیت بالکل درست نہ ہو۔

کورویلیا۔ اٹھ کر کچھ دور پیدل چلے۔

لی ارنہ۔ اگر تم ساتھ نہ رہیں۔ تو چلوں گا۔ مہربانی کرو۔ جو کچھ ہوا ہے اسے بھول

جاؤ۔ اور اپنا دل صاف کر لو۔ میں بڑھا ہوں۔ اور کم عقل ہوں۔

(سب چلے جاتے ہیں۔ کننت اور شریف رہ جاتا ہے)

شریف۔ کیا یہ بات صحیح ہے کہ نواب کورنوال جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے اسی

طرح مارے گئے ہیں؟

کننت۔ ہاں یقینی۔ اس میں ذرا شبہ نہیں۔

شریف۔ اب ان کی سپاہ کس کی سرکردگی میں ہے؟

کننت۔ مشہور ہے کہ نواب گلوستر کا ولد الحرام ایدمند، نواب کورنوال کی فوجوں

کی سپہ سالاری کر رہا ہے۔

شریف۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ ایدگر، گلوستر کا وہ بیٹا جسے جلاوطن کیا گیا ہے

کننت کیساتھ جرمانیہ میں مقیم ہے۔

کننت۔ کہنے کا کیا ہے؟ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ اب تو دیکھنا ہے کہ سلطنت

کی فوجیں جلد یکجا ہوتی ہیں یا نہیں؟

شریف۔ اس لڑائی کا انجام سخت خونریزی پر ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ اچھا جناب

خدا حافظ۔

کننت۔ میرا مطلب برا یا بھلا اس وقت نکلے گا جبکہ اس لڑائی کا انجام معلوم

ہوگا۔

Lear

You must bear with me. Pray you now, forget
And forgive. I am old and foolish.
(Exeunt)

LEAR: You must bear with me:
Pray you now forget, and forgive, I am old and foolish.
Exeunt all but Kent and Gentleman.

Act Four, Scene Seven

[GENTLEMAN: Holds it true sir, that the Duke of Cornwall was so slain?

KENT: Most certain sir.

GENTLEMAN: Who is conductor of his people?

KENT: As 'tis said, the bastard son of Gloucester.

GENTLEMAN: They say Edgar his banish'd son is with the Earl of Kent in Germany.

KENT: Report is changeable, 'tis time to look about, the powers of the kingdom approach apace.

GENTLEMAN: The arbitrement is like to be bloody, fare you well sir.

Exit.

KENT: My point and period will be thoroughly wrought,
Or well, or ill, as this day's battle's fought.

Exit.]

جزو خامس

پہلا منظر

ڈوور کے قریب برطانوی لشکر گاہ۔ طبل دہل پر چم و بیرق کیساتھ ایدمند، ریگن، سپاہی اور اور لوگ آتے ہیں۔

ایدمند:- جاؤ دریافت کرو کہ نواب البانی اپنے پہلے ارادہ پر قائم ہیں یا کسی کے کہنے سننے میں آکر ارادہ تبدیل کر دیا۔ وہ تو ذرا ذرا سی بات پر اپنا قصد تبدیل کرے ہیں۔

(جس شریف سے یہ بات کہی تھی وہ سنتے ہی چلا جاتا ہے)

ریگن:- معلوم ہوتا ہے کہ ہماری بہن گونزل کا آدمی کہیں اور چلا گیا۔

ایدمند:- ہاں یہ بات شبہ سے خالی نہیں۔

ریگن:- پیارے سردار تمہیں یہ بات تو معلوم ہی ہے کہ میں اب تمہارے

ساتھ کیا لطف و کرم کرنیوالی ہوں۔ مگر ایک بات پوچھتی ہوں۔ سچ بتانا جھوٹ مطلق نہو۔ کیا تمہیں بہن گونزل سے عشق ہے؟

ایدمند:- ہاں محبت ہے، عزت و آبرو کے ساتھ۔

ریگن:- میں تو سمجھتی ہوں کہ آپ اس سے ہمکنار ہو چکے ہیں اور آپ کا

تعلق اس سے اس درجہ ہو گیا ہے کہ میں تو اب آپ کو اسی کا سمجھنے لگی ہوں۔

ایدمند:- نہیں واللہ! اپنی عزت و آبرو کی قسم بیگم ایسا نہیں ہے۔

ریگن:- میرے پیارے سردار۔ میں کبھی گوار نہیں کر سکتی کہ آپ اس سے

بے تکلف ہو جائیں۔

ایدمند:- میری طرف سے تو آپ کسی بات کا خوف نہ کریں۔ البتہ اپنی بہن اور

Act 5 Scene 1

(Enter with a drummer and colours Edmond, Regan,
Gentlemen, and soldiers)

- Edmond Know of the Duke if his last purpose hold,
 Or whether since he is advised by aught
 To change the course. He's full of abdication
 And self-reproving. Bring his constant pleasure.
 (Exit one or more)
- Regan Our sister's man is certainly miscarried.
- Edmond 'Tis to be doubted, madam.
- Regan Now, sweet lord,
 You know the goodness I intend upon you.
 Tell me but truly—but then speak the truth—
 Do you not love my sister?
- Edmond In honoured love.
- Regan But have you never found my brother's way
 To the forfended place?
- Edmond No, by mine honour, madam.
- Regan I never shall endure her. Dear my lord,
 Be not familiar with her.
- Edmond Fear me not.

اس کے شوہر سے ہوشیار رہیں۔

(نواب البانی طبل اور نقاروں کے ساتھ مع گونزل اور سپاہیوں کے آتا ہے)
گونزل:- (علیحدہ) اس لڑائی میں شکست ہو جانی اس سے بہتر ہوگی کہ یہ بہن مجھ سے اور ایدمند سے چھٹ جائے۔

البانی:- عزیز بہن ریگن اس وقت تم سے خوب ملاقات ہوئی۔ ایدمند سنتا ہوں کہ بادشاہ لی ار اپنی بیٹی کے پاس پہنچ گئے ہیں۔ اور ان کے ہمراہ وہ لوگ ہیں جو ہماری سختیوں اور تشدد سے عاجز تنگ ہو کر یہاں سے چلے گئے ہیں۔ میرا حال تو یہ ہے کہ جب تک کسی معاملہ میں اپنے دل اور ایمان سے اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ معاملہ صاف اور حق بجانب ہے اس وقت تک میں کسی معاملے میں حامی و مددگار نہیں بنتا۔ اس معاملہ خاص میں مجھ پر اس بات کا اثر ضرور ہے کہ فرانس نے ہمارے ملک پر چڑھائی کی ہے۔ اور ان کے ساتھ چند لوگ ایسے ہیں کہ ہماری ہی بے انصافیوں نے انہیں ہمارا دشمن اور مخالف بنا دیا ہے۔

ایدمند:- (طنزاً) یہ بات حضور نے بالکل درست فرمائی۔
ریگن:- لیکن اس وقت ان باتوں پر گفتگو کرنے سے کیا حاصل۔
گونزل:- حاصل یہی ہے کہ ہم سب مل کر غنیم کا مقابلہ کریں۔ خانگی قصوں اور قضیوں سے اس وقت بحث نہیں ہے۔
البانی:- اچھا تو پھر جو کچھ کرنا ہے جنگ و پیکار میں جو لوگ دستگاہ رکھتے ہیں ان سے صلاح مشورہ کر کے ارادہ پختہ کرلو۔
ایدمند:- میں اسی کام کیلئے آپ کے پاس آپ کے خیمے میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔

ریگن:- بہن گونزل آپ ہمارے ساتھ چلیں۔
گونزل:- نہیں بہن، میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤنگی
ریگن:- آسائش اسی میں ہے کہ آپ ہمارے ساتھ چلیں۔

She and the Duke her husband—

(Enter with a drummer and colours the Duke of

Albany, Goneril, and soldiers)

Albany

(to Regan) Our very loving sister, well bemet.

(To Edmond)

Sir, this I heard: the King is come to his daughter,

With others whom the rigour of our state
Forced to cry out.

Regan

Why is this reasoned?

Goneril

Combine together 'gainst the enemy;

For these domestic and particular broils

Are not the question here.

Albany

Let's then determine with th' ensign of war

On our proceeding.

Regan

Sister, you'll go with us?

Goneril

No.

Regan

'Tis most convenient. Pray go with us.

گو نزل:- (علیحدہ) اچھا اب میں اس چیتان کو سمجھ گئی۔ اچھا چلتی ہوں۔
 (جب یہ جانیو ہوتے ہیں تو اید گر بھیس بدل ہوئے آتا ہے)
 اید گر:- (البانی سے) اگر حضور کسی تنگ دست اور مفلس سے بات کی ہو تو ایک
 گزارش میری ہے۔
 البانی:- ہاں کہو۔

(سب چلے جاتے ہیں۔ صرف البانی اور اید گر رہ جاتے ہیں)
 اید گر:- لڑائی شروع کرنے سے پہلے حضور اس خط کو ملاحظہ کر لیں؟۔ کو فتح
 ہو گئی تو پھر صدائے نفیر اس شخص کی طلبی میں بلند ہو جس نے حضور کو؟ پہونچایا
 ہے۔ گو میں ظاہر میں اس وقت آفت رسیدہ معلوم ہوتا ہوں میں ایک ایسا بہادر جو
 انمراو اپنے ساتھ لاؤں گا جو اس خط کے مضمون کو پورے طور پر ثابت کر دیگا۔ اگر
 آپ کو شکست ہو گئی تو پھر دنیا میں جو کچھ کاروبار تھا وہ ختم ہو جاتا ہے اور ان کل
 ارادوں اور تدبیروں کا خاتمہ ہو گا۔ دعائی ہے کہ تقدیر مہربان اور اقبال قائم رہے۔
 البانی:- ذرا ٹھیر جاؤ۔ میں یہ خط پڑھ لوں۔

اید گر:- مجھے زیادہ ٹھیر نیکی اجازت نہیں ہے۔ جس وقت حضور مجھے؟ کرنا
 چاہیں۔ نقیب کو حکم ہو۔ اس کے آواز دیتے ہی حاضر ہو جاؤں گا۔
 (اید گر چلا جاتا ہے)
 (اید مند آتا ہے)

اید مند:- غنیم نظر آنے لگا ہے۔ حضور اب اپنی فوجوں کی جنگ کیلئے کریں۔ منجر
 جب خبر لائیں گے۔ اس وقت دشمن کی تعداد اور طاقت کا صحیح اندازہ ہو سکے گا۔
 بہر کیف حضور عجلت فرمائیں۔

البانی:- ہاں وقت پر ہم لڑائی کیلئے بالکل تیار ہو جائیں گے۔
 (چلا جاتا ہے)

اید مند:- ان دونوں بہنوں سے عشق و الفت کا وعدہ کر چکا ہوں اب ان دونوں

Goneril (aside) O ho, I know the riddle! (To Regan) I will go.

(Enter Edgar disguised as a peasant)

Edgar (to Albany)

If e'er your grace had speech with man so poor,
Hear me one word.

Albany (to the others) I'll overtake you.

(Exeunt both the armies)

Speak.

Edgar Before you fight the battle, ope this letter.

If you have victory, let the trumpet sound
For him that brought it. Wretched though I
seem,

I can produce a champion that will prove
What is avouchèd there. If you miscarry,
Your business of the world hath so an end,
And machination ceases. Fortune love you.

Albany Stay till I have read the letter.

Edgar I was forbid it.

When time shall serve, let but the herald cry,
And I'll appear again.

Albany Why, fare thee well.

I will o'erlook thy paper.

(Exit Edgar)

(Enter Edmond)

Edmond The enemy's in view; draw up your powers.

(He offers Albany a paper)

Here is the guess of their true strength and
forces

By diligent discovery; but your haste
Is now urged on you.

Albany We will greet the time.

(Exit)

Edmond To both these sisters have I sworn my love,

میں ایسا رشک اور ایک دوسرے کا ایسا خوف پیدا ہو گا۔ سانپ کا کاٹا سانپ سے خوف کھائے۔ سوال یہ ہے کہ ان میں سے کسی کروں۔ جب تک دونوں جیتی ہیں یہ ممکن ہی نہیں کہ دونوں میں سے کسی سے بھی لطف اٹھا سکوں۔ ریگن بیوہ ہے۔ اگر اس سے شادی کر لیتا ہوں۔ اس کی بہن گونزل رشک و حسد، غیظ و غضب سے دیوانی ہو جائیگی۔ کا شوہر البانی زندہ بیٹھا ہے۔ اس سے شادی ہو نہیں سکتی۔ یہ جو کچھ بھی اس وقت تو مجھے نواب البانی کو سب کا سردار اور سرپرست تسلیم کر کے لڑائی میں شریک ہونا ہے۔ لڑائی ختم ہو جانے پر یہ کام گونزل کا ہو گا کہ وہ اپنے شوہر کے مارنے کی کوئی تدبیر سوچ کر اس پر کار گزار ہو۔ اس وقت بادشاہ لی ار کورویلیا پر البانی جو مہربانی کر سکے کرے۔ جہاں لڑائی ختم ہوئی یہ دونوں حراست میں آجائیں گے۔ اور پھر انھیں البانی کی یہ مہربانیاں دیکھی نصیب نہ ہو گی۔ مگر اس وقت میرا کام لڑنا ہے۔ باتیں کرنا نہیں ہے۔

دوسرا منظر

دونوں لشکر گاہوں کے درمیان ایک میدان جنگ نظر آتا ہے۔ اندر سے طبل و نفیر کی صدا آتی ہے۔ بادشاہ لی ار مع نقاروں اور پرچموں کے آتا ہے۔ لی ار اور کورویلیا اسٹیج پر سے گزرتے نظر آتے ہیں۔

ایڈگرٹ۔ حضرت یہاں درخت کے سایہ میں آرام سے بیٹھ جائیں اور دعا مانگتے رہیں کہ جو حق پر ہو وہ کامیاب ہو۔ اگر میں زندہ واپس آیا تو پھر چین و راحت نصیب ہوگی۔

گلو سترت۔ خدا تجھے خیر و برکت دے۔ (چلا جاتا ہے)

(گجر بجاتا ہے اور اندر سے بھاگنے کی آوازیں آتی ہیں)

ایڈگرٹ۔ بڑھے حضرت۔ اپنا ہاتھ دیکھئے اور یہاں سے چلئے۔ بادشاہ لی ار کو شکست ہوئی اور اس کی بیٹی کورویلیا گرفتار ہو گئی۔ ہاتھ دیکھئے اور یہاں سے چلئے۔

Each jealous of the other as the stung
 Are of the adder. Which of them shall I take?—
 Both?—one?—or neither? Neither can be
 enjoyed

If both remain alive. To take the widow
 Exasperates, makes mad, her sister Goneril,
 And hardly shall I carry out my side,
 Her husband being alive. Now then, we'll use
 His countenance for the battle, which being
 done,

Let her who would be rid of him devise
 His speedy taking off. As for the mercy
 Which he intends to Lear and to Cordelia,
 The battle done, and they within our power,
 Shall never see his pardon; for my state
 Stands on me to defend, not to debate.

(Exit)

Scene 2

(Alarum within. Enter with a drummer and colours King Lear, Queen Cordelia, and soldiers over the stage; and exeunt. Enter Edgar disguised as a peasant, guiding the blind Duke of Gloucester)

Edgar

Here, father, take the shadow of this tree
 For your good host; pray that the right may
 thrive.

If ever I return to you again
 I'll bring you comfort.

Gloucester

Grace go with you, sir.

(Exit Edgar)

(Alarum and retreat within. Enter Edgar)

Edgar

Away, old man. Give me thy hand. Away.
 King Lear hath lost, he and his daughter ta'en.
 Give me thy hand. Come on.

گلوستر:- نہیں اب میرے چلنے کی ضرورت نہیں۔ آدمی یہیں مر کر سڑ سکتا ہے۔
 اید گرت:- کیا پھر آپ کے دل میں برے خیالات آنے لگے؟ یہاں سے جانا بھی اسی طرح برداشت کیجئے جیسے کہ یہاں آنا برداشت کیا تھا۔ طبعیت کی پختگی بڑی چیز ہے۔
 بس چلئے۔
 گلوستر:- یہ سچ کہتے ہو۔

(چلا جاتا ہے)

تیسرا منظر

برطانوی لشکر گاہ ڈور کے قریب۔ اید مند نقاروں اور علم کے ساتھ آتا ہے۔ لی ار اور کور دیلیا قیدی کی حیثیت سے آتے ہیں۔ فوجی سردار اور سپاہی ساتھ ہیں۔ وغیرہ۔

اید مند:- چند فوجی سردار ان قیدیوں کے سامنے لیجائیں۔ قیدیوں پر پراختی سے رہے۔ جب تک کہ صدر سے ان کے متعلق احکام موصول ہوں۔
 کور دیلیا:- کچھ ہم ہی دنیا میں پہلے انسان نہیں ہیں جنہیں معلوم ہوا ہو کہ نیک سے نیک ارادوں کا انجام بھی بد سے بدتر حمال نصیبی ہوا کرتا ہے۔ اے بادشاہ مظلوم تیرے لئے خاص طور پر رنج و افسوس ہوتا ہے۔ میرا کیا ہے۔ میں تو تقدیر کی پیشانی کے بل اس کا قہر و عتاب بہت دیکھ چکی ہوں۔ میں تو انھیں کسی نہ کسی طرح سہ لوں گی۔ کیا میں اب ان باپ کی بیٹیوں اور اپنی بہنوں سے نہ مل سکوں گی؟

لی ار:- نہیں نہیں، ہرگز نہیں۔ چلو اب قید خانے چلنا ہے۔ اور وہاں ہم دونوں قفس میں طائروں کی طرح خوشنوائی کیا کریں گے۔ اور جب تو مجھ سے دعا مانگنے کو کہے گی تو میں تیرے قدموں میں گر کر عفو تقصیر چاہوں گا۔ بس اب ہم اسی طرح جئیں گے۔ خدا سے دعائیں مانگا کریں گے۔ گلیا کریں گے اور ان رنگین جھوٹے ملمع والی

Gloucester No further, sir. A man may rot even here.
 Edgar What, in ill thoughts again? Men must endure
 Their going hence even as their coming hither.
 Ripeness is all. Come on.

Gloucester And that's true, too.
 (Exit Edgar guiding Gloucester)

Scene 3

**(Enter in conquest with a drummer and colours Edmond;
 King Lear and Queen Cordelia as prisoners; soldiers; a
 captain)**

Edmond Some officers take them away. Good guard
 Until their greater pleasures first be known
 That are to censure them.

Cordelia (to Lear) We are not the first
 Who with best meaning have incurred the worst.
 For thee, oppressèd King, I am cast down,
 Myself could else outfrown false fortune's
 frown.
 Shall we not see these daughters and these
 sisters?

Lear No, no, no, no. Come, let's away to prison.
 We two alone will sing like birds i' th' cage.
 When thou dost ask me blessing, I'll kneel down
 And ask of thee forgiveness; so we'll live,
 And pray, and sing, and tell old tales, and laugh

تیتروں پر ہنسا کریں گے۔ ہم ایسے کام بھی کریں گے جن میں ناکام رہیں گے اور ایسے بھی جن میں کامیاب ہوں گے۔ غریبوں اسے امیروں کے دربار کی خبریں سنا کریں گے۔ اور ہم ان سے بھی باتیں کریں گے جو جیت میں رہیں گے اور ان سے بھی جو ہاریں گے۔ اور اس سے جو زنداں میں آئیگا اور اس سے بھی جو زنداں سے باہر جائیگا۔ اور اپنے ذمہ مخبری کا کام اس طرح رکھیں گے کہ گویا ہم خدائی جاسوس ہیں۔ اور زند ان ہی کی چار دیواری میں مر کر ختم ہو جائیں گے۔ اور وہاں آدمیوں کے غول کثرت سے آیا جایا کریں گے۔ جیسے چاند سمندر میں جوار بھاٹا لاتا ہے۔

ایدمند۔ ان قیدیوں کو لیجاؤ۔

لی ارٹ۔ پیاری کورویلیا ہم تو وہ جلتی قربانیاں ہیں جن پر خدا اپنے ہاتھ سے دھونیوں کیلئے خوشبودار مسالے چھڑکے گا۔ اب تو میں نے تیرا دامن پکڑ لیا ہے۔ اب جو ہمیں جدا کرنا چاہے گا اسے جہنم سے ایک جلتا چیلانا پڑیگا۔ اور جس طرح جنگل میں آگ لگا کر لومڑیوں کو ان کے بھٹ سے باہر نکالتے ہیں اسی طرح ہم دونوں کو وہ جدا کریں گے۔ رو نہیں۔ آنسو پونچھ لے۔ یہ ہمیں رلانے نہیں پائیں گے کہ آسمان سے بلائیں اتر کر انھیں گوشت پوست سمیت سب نگل جائیں گی۔ ہم انھیں پہلے فاقوں سے مرتے دیکھیں گے۔ آؤ۔ بس چلو۔ (لی ار اور کورویلیا سپاہیوں کی حراست میں قید خانے چلے جاتے ہیں۔)

ایدمند۔ کپتان۔ ادھر آؤ۔ ایک بات سنو۔ یہ پرچہ تم اپنے پاس رکھو اور ان قیدیوں کے پیچھے قید خانے جاؤ۔ ایک درجہ ہم نے تمہارا بڑھا دیا ہے۔ جو کچھ اس پرچہ میں لکھا ہے اگر وہ کام تم نے کر دیا تو پھر تمہارے لئے نیک نامی اور دولت ہی دولت ہے۔ یہ تم جانتے ہی ہو کہ انسان کا برا یا بھلا ہونا سب سے وقت اور موقع کی بات ہوتی ہے۔ جو دل میں رحم رکھتے ہیں ان کیلئے تلوار موزوں چیز نہیں۔ جس بڑے کام پر ہم تمہیں مقرر کرتے ہیں۔ اس کے پوچھنے کی ضرورت نہیں یا تو کہو کہ تم اس کام کو کر دو گے۔ یا یہ کہو کہ نہ کر سکو گے۔ اس دوسری صورت میں ہم تمہاری ترقی

At gilded butterflies, and hear poor rogues
Talk of court news, and we'll talk with them
too—

Who loses and who wins, who's in, who's out,
And take upon 's the mystery of things
As if we were God's spies; and we'll wear out
In a walled prison packs and sects of great ones
That ebb and flow by th' moon.

Edmond
Lear

(to soldiers) Take them away.

Upon such sacrifices, my Cordelia,
The gods themselves throw incense. Have I
caught thee?

He that parts us shall bring a brand from heaven
And fire us hence like foxes. Wipe thine eyes.
The goodyear shall devour them, flesh and fell,
Ere they shall make us weep. We'll see 'em
starved first. Come.

(Exeunt all but Edmond and the Captain)

Edmond

Come hither, captain. Hark.

Take thou this note. Go follow them to prison.
One step I have advanced thee; if thou dost
As this instructs thee, thou dost make thy way
To noble fortunes. Know thou this: that men
Are as the time is. To be tender-minded
Does not become a sword. Thy great
employment

Will not bear question. Either say thou'lt do 't,
Or thrive by other means.

کے لئے کوئی اور صورت نکالیں گے۔

پکتان :- جیسا ارشار ہوا ہے حکم کی تعمیل اسی طریقہ پر ہوگی۔

ایدمند :- اچھا جاؤ۔ اگر یہ کام تم نے کر لیا تو اپنے کو بڑا ہی خوش نصیب سمجھنا۔

مگر سنو۔ اس کام میں تاخیر نہیں ہونی چاہئے۔ فوراً ہو جانا چاہئے۔ اور اسی طرح کہ جیسا اس پرچہ میں تحریر ہے۔

پکتان :- حضور، گھوڑے یا بیل کی طرح گاڑی گھسیٹی یا کچا دانہ کھانا تو مجھے آتا

نہیں۔ البتہ جو کام انسان کر سکتا ہے وہ میں بجالاؤں گا۔ (چلا جاتا ہے)

(باجوں کی آواز آتی ہے۔ البانی۔ گونزل۔ ریگن۔ ایک دوسرا پکتان اور سپاہی آتے

ہیں)

البانی :- ایدمند۔ آج آپ نے بڑی مردانگی اور ہمت کے کام دکھائے ہیں اور

تقدیر بھی آپ کا ساتھ دیتی رہی ہے۔ آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر لیا ہے جو ہمارے مقابلے پر تھے۔ لیکن اب ہم انھیں آپ سے طلب کرتے ہیں تاکہ ان کے حقوق اور سلامتی جان کا خیال کر کے ان کے مقدمہ کا فیصلہ کریں۔

ایدمند :- جناب والا۔ میں نے اس بڑھے بد نصیب بادشاہ کو حراست میں لے

لیا۔ چونکہ وہ بڑی عمر کا آدمی تھا اس لئے ممکن تھا کہ عام خلقت کو اس کے ساتھ

محبت کا جوش پیدا ہوتا اور وہ اس کی حمایت پر کھڑے ہو جاتے۔ اور وہی نیزہ بردار

جنہیں ہم نے بھرتی کیا ہے اپنے نیزوں اور برچھوں سے جن پر وہ قادر ہیں خود ہماری

ہی آنکھیں پھوڑنے لگتے۔ بڑھے بادشاہ کے ساتھ میں نے فرانس کی ملکہ کو بھی مجلس

میں بٹھادیا ہے۔ وہ بھی اس خیال سے کہ کل یا کچھ دنوں بعد جب حضور عدالت

میں اجلاس کریں تو وہ دونوں آپ کے سامنے حاضر کئے جائیں۔ یہ وقت تو وہ ہے کہ

ہم پسینے میں تر ہو رہے ہیں۔ زخموں سے خون جاری ہے۔ دوست سے دوست جدا ہو

رہا ہے۔ ایسے نزاعات بھی جسمیں کسی فریق جسے تکلیف پہونچی ہے صاحب عدالت کو

مطعون کرنے میں کمی نہیں کرتا۔ کوردیلیا اور اس کے باپ کا مقدمہ اس جگہ سے بہتر

Captain
Edmond

I'll do 't, my lord.
About it, and write "happy" when thou'st done.
Mark, I say, instantly, and carry it so
As I have set it down.

(Exit the Captain)

(Flourish. Enter the Duke of Albany, Goneril,
Regan, drummer, trumpeter and soldiers)

Albany

Sir, you have showed today your valiant strain,
And fortune led you well. You have the captives
Who were the opposites of this day's strife.
I do require them of you, so to use them
As we shall find their merits and our safety
May equally determine.

Edmond

Sir, I thought it fit
To send the old and miserable King
To some retention and appointed guard,
Whose age had charms in it, whose title more,
To pluck the common bosom on his side
And turn our impressed lances in our eyes
Which do command them. With him I sent the
Queen,
My reason all the same, and they are ready
Tomorrow, or at further space, t' appear

کسی اور جگہ فیصل ہونا مناسب ہے۔
 البانی :- ایدمند سن لے کہ میں تجھے اس جنگ کا ایک اسیر سمجھتا ہوں۔ تجھے بھائی
 نہیں سمجھتا۔

ریگن :- ہم ایدمند کی عزت کرنی چاہتے ہیں۔ البانی آپ نے جو اس وقت کہا
 ہے بہتر ہو تاکہ ہماری مرضی اور خوشی اس کے متعلق پہلے دریافت کر لیتے۔ ایدمند کو
 ہم نے اپنے اختیارات تفویض کر دیئے ہیں۔ ہم نے اسے اپنی ذات اور مرتبے کا مالک
 بنا دیا ہے۔ ہمارے کل اختیارات میں اسے براہ راست دخل ہے۔ کسی واسطے اور
 درمیانی کی ضرورت نہیں۔ اسے آپ اپنا بھائی سمجھیں۔
 گونزل :- اتنی آپ سے باہر کیوں ہوئی جاتی ہو۔ تمہارے اختیارات یا مرتبہ
 دینے سے ایسا نہیں ہوا۔

ریگن :- نہیں، میں نے اپنے حقوق جو اسے عطا کئے تھے انہی کی وجہ ہے کہ وہ
 اپنے ہم چشموں میں سب سے ممتاز ہو گیا۔
 گونزل :- تمہارے حقوق کا عطا کیا جانا تو اس وقت اس کیلئے بکار آتا تھا جبکہ وہ
 تمہارا شوہر ہوتا۔

ریگن :- بے موقع ہنسی مذاق کرنی والے لوگ اچھے پیشین گو نہیں ہوا کرتے۔
 گونزل :- اچھا اچھا ہم نے بھی دیکھ لیا جس کے اشارے سے تم یہ کہہ رہی ہو
 اس نے ابھی کن آنکھوں سے تمہیں دیکھا تھا۔

ریگن :- بیگم۔ اس وقت میری طبیعت درست نہیں ہے۔ ورنہ تمہیں بات کا
 ایسا دنداں شکن جواب دیتی کہ میرا پورا غیظ و غضب اس سے ظاہر ہوتا سالار فوج
 ایدمند۔ تم ہماری کل سپاہ قیدیوں اور جس قدر مال و متاع و ہمارے باپ سے ہمیں
 پہونچا تھا ان سب کے مالک ہو۔ ان چیزوں کو جو چاہو سو کرو تمہیں ان پر پورا اختیار
 دیتے ہیں۔ ہمارا تن بدن یعنی قلعہ اور اس کی سب تمہاری ہیں۔ ساری دنیا دیکھ کر
 اس بات پر گواہ رہے کہ میں نے تمہیں اپنا اور شوہر قرار دیا۔

- Albany Where you shall hold your session.
 Sir, by your patience,
 I hold you but a subject of this war,
 Not as a brother.
- Regan That's as we list to grace him.
 Methinks our pleasure might have been
 demanded
 Ere you had spoke so far. He led our powers,
 Bore the commission of my place and person,
 The which immediacy may well stand up
 And call itself your brother.
- Goneril Not so hot.
 In his own grace he doth exalt himself
 More than in your addition.
- Regan In my rights
 By me invested, he compeers the best.
- Albany That were the most if he should husband you.
- Regan Jesters do oft prove prophets.
- Goneril Holla, holla—
 That eye that told you so looked but asquint.
- Regan Lady, I am not well, else I should answer
 From a full-flowing stomach. (To Edmond)
 General,
 Take thou my soldiers, prisoners, patrimony.
 Dispose of them, of me. The walls is thine.
 Witness the world that I create thee here
 My lord and master.

گو نزل:- کیا اس کے ساتھ مزے لوٹنے کا ارادہ ہے؟
 البانی:- ہر بات میں جاوے بجا دخل دینا تو تمہارا دین و ایمان ہو گیا ہے۔
 اید منند:- اور یہی حال آپ کا بھی ہو رہا ہے۔
 البانی:- ارے دو غلے کم ظرف ہاں ہمارا بھی یہی حال ہے۔
 ریگن:- (اید منند سے) با آواز دہل سب کو مطلع کرو کہ ہمارے جملہ اعزاز اب
 تمہارے ہو گئے ہیں۔

البانی:- ابھی صبر کرو۔ عقل کی بات سنو۔ اید منند۔ میں تمہیں ایسے جرم میں
 گرفتار کرتا ہوں۔ جس کی سزا موت ہے۔ اور تمہارے ساتھ اس جہنم کی زہریلی سانپ
 (گو نزل کی طرف اشارہ کر کے) کو بھی ماخوذ کرتا ہوں۔ ریگن، آپ کے حقوق نسبت
 یہ کہنا ہے کہ میں اپنی بیوی کے حقوق کو مد نظر رکھ کر ان کا کسی دوسرے منتقل ہونا
 منظور نہیں کرتا۔ میں تمہارے حقوق کو اپنی بیوی کے استحقاق کی پر کالعدم کرتا ہوں۔
 میری بیوی بھی اید منند سے ناجائز تعلق رکھتی ہے پس اس کا شوہر ہونے کی حیثیت سے
 تمہارے احکام مسترد کرتا ہوں۔ یہاں تک جو کچھ مجھے اپنی بیگم کی طرف سے کہنا تھا
 کہہ چکا۔

گو نزل:- واہ واہ! یہ تو بیچ میں دو سراقضیہ چھڑا۔
 البانی:- اید منند! تم ہتیار لگائے ہو۔ نفیرچی سے کہو نفیر کی آواز بلند اگر کوئی
 تمہیں تمہارے جرائم سنگین کی سزا دینے ظاہر نہ ہو تو پھر میں خود تم سے تہاڑنے کو
 تیار ہوں۔ لو۔ میں اپنا دستاںہ تمہاری طرف پھینکتا ہوں۔ میں تمہارے جرائم کی سزا
 اپنی تلوار سے تمہارا سینہ شق کر کے دوں گا۔ روٹی کا ٹکڑا توڑنا حرام ہو گا تاوقتیکہ جو
 کچھ میری زبان سے اس وقت نکلا ہے اسے سچ نہ ثابت کر دوں۔
 ریگن:- لوگو مجھے چکر آرہے ہیں۔ میں بیمار ہوں۔

گو نزل:- (علیحدہ) اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر میں دنیا میں کسی دوا کی تاثیر کی قائل نہ
 رہتی۔

Goneril	Mean you to enjoy him?
Albany	The let-alone lies not in your good will.
Edmond	Nor in thine, lord.
Albany	Half-blooded fellow, yes.
Regan	(to Edmond) Let the drum strike and prove my title thine.
Albany	Stay yet, hear reason. Edmond, I arrest thee On capital treason, and in thy attaint This gilded serpent. (To Regan) For your claim, fair sister, I bar it in the interest of my wife. 'Tis she is subcontracted to this lord, And I, her husband, contradict your banns. If you will marry, make your loves to me. My lady is bespoke.
Goneril	An interlude!
Albany	Thou art armed, Gloucester. Let the trumpet sound. If none appear to prove upon thy person Thy heinous, manifest, and many treasons, There is my pledge. (He throws down a glove) I'll make it on thy heart, Ere I taste bread, thou art in nothing less Than I have here proclaimed thee.
Regan	Sick, O sick!
Goneril	(aside) If not, I'll ne'er trust medicine.

ایدمند۔ اگر یہی ہے تو میں بھی آپ سے یکہ تنہا لڑنے کو تیار ہوں اور لیجئے میں بھی اپنا دستانہ آپ کی طرف پھینکتا ہوں۔ جو مجھے باغی اور غدار سمجھے وہ ایک خبیث کی طرح جھوٹا اور مکار ہے۔ نفیر بجوا کر اسے بلائیے جس میں میرے مقابلے کی ہمت ہو۔ چاہے وہ ہو یا آپ ہوں یا کوئی اور ہو، میں اپنی عزت اور سچائی پر پوری گواہی دینے کو تیار ہوں۔

البانی:- نفیرچی۔ ارے کوئی نفیرچی ہے؟

ایدمند:- نفیرچی، نفیرچی!

البانی:- ایدمند جو کچھ ہمت دکھانی ہو وہ اپنی ذات سے دکھاؤ۔ سپاہ جو تم نے میرے نام سے بھرتی کی تھی اسے میں برطرف کر چکا ہوں۔
ریگن:- میرا دوران سر بڑھتا جاتا ہے۔

البانی:- ریگن کا مزاج ناساز ہے۔ انھیں ہمارے خیمہ میں لیجاؤ۔ (ریگن دوسرے کے سہارے جاتی ہے)

(ایک نفیرچی آتا ہے)

نفیرچی ادھر آؤ۔ اور اپنا نفیر خوب زور سے پھونکو۔ اور لو یہ پرچہ۔ اس پر جو کچھ تحریر ہے وہ بلند سب کو پڑھ کر سنا دو۔ کپتان:- نفیر بجایا جائے۔ (ایک نفیر بجتا ہے)

نفیرچی:- (پرچہ پڑھتا ہے) اگر ہمارے لشکر میں سے کوئی شخص صاحب عزت و غیرت اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ایدمند یعنی فرضی اور مصنوعی نواب گلوستر نے الواقع باغی سرکش اور غدار ہے تو نفیر کی تیسری آواز پر وہ سب کے سامنے آئے۔ ایدمند لڑ کر اپنی صفائی دینے پر آمادہ ہے۔

ایدمند:- ہاں نفیر بجایا جائے۔ (نفیر بجتا ہے)

نفیرچی:- نفیر پھر بجاتا ہوں۔ (دوسرا نفیر بجتا ہے)

نفیر پھر بجاتا ہوں۔ (تیسرا نفیر بجتا ہے)

- Edmond (to Albany, throwing down a glove)
 There's my exchange. What in the world he is
 That names me traitor, villain-like he lies.
 Call by the trumpet. He that dares, approach;
 On him, on you—who not?—I will maintain
 My truth and honour firmly.
- Albany A herald, ho!
 (Enter a Herald)
 (To Edmond) Trust to thy single virtue, for thy
 soldiers,
 All levied in my name, have in my name
 Took their discharge.
- Regan My sickness grows upon me.
 Albany She is not well. Convey her to my tent.
 (Exit one or more with Regan)
 Come hither, herald. Let the trumpet sound,
 And read out this.
 (A trumpet sounds)
- Herald (reads) "If any man of quality or degree within
 the lists of the army will maintain upon
 Edmond,
 supposed Earl of Gloucester, that he is a
 manifold
 traitor, let him appear by the third sound of the
 trumpet.
 He is bold in his defence."
 (First trumpet)
 Again.
 (Second trumpet)
 Again.
 (Third trumpet.)

(اس نفیر کے جواب میں اور نفیروں کی آواز آتی ہے۔ نفیر کی تیسری آواز پر اید گر ہتیار لگائے آتا ہے۔ اس کے آگے آگے ایک نفیرچی ہے۔)
 البانی:- اس شخص سے دریافت کیا جائے کہ وہ نفیر بجتے ہی یہاں کس غرض سے آیا ہے۔

نفیرچی:- بتاؤ تم کون ہو۔ کیا نام ہے اور کس حیثیت کے شخص ہو اور نفیر کی آواز سن کر یہاں کس غرض سے آئے ہو؟

اید گر:- معلوم ہو کہ میرا نام دنیا سے غارت اور گم ہو گیا ہے۔ عداوت کے نیش نے اسے بے نشان کر دیا۔ اور بغاوت کے سانپ نے اسے ڈس کر اس کا کام تمام کر دیا۔ لیکن پھر بھی میں شرافت میں اپنے حریف سے کم نہیں ہوں اور اس سے تنہا لڑنی کو آیا ہوں۔

البانی:- وہ تمہارا حریف مقابل کون ہے؟

اید گر:- وہ شخص جو اپنے کو اید مند نواب گلوستر کہتا ہے۔

اید مند:- ہاں میں اید مند نواب گلوستر ہوں۔ اس سے تمہیں کیا کہنا ہے؟

اید گر:- بس یہی کہ تلوار نیام سے نکالو۔ اگر میری تقدیر سے کسی کے دل کو

آزار پہونچے تو پھر تیرا ہی بازو تیرے ساتھ انصاف کرے۔ رہا میں تو میری عزت و

ناموس اور جن باتوں کا میں نے عہد کیا ہے اور میرے فن سپہ گری کا مقتضا ہے کہ میں

تجھ سے لڑوں۔ باوجود تیری طاقت، تیری جوانی اور تیرے مرتبہ اور عزت کے اور

باوجود اس کے کہ اس وقت تو لڑائی میں ایک فاتح کی حیثیت رکھتا ہے۔ نئی نئی دولت

اور عزت تجھے نصیب ہوئی ہے۔ م اور باوجودیکہ تو صاحب ہمت و صولت ہے میں

با آواز بلند کہتا ہوں کہ تو باغی اور دغا باز ہے۔ تو نے اپنے خداؤں سے اپنے بھائی اور

باپ سے دغا کی ہے۔ اور تو نے شہزادہ البانی کے قتل کے لئے سازش کی جو نہایت نیک

اور شریف شہزادہ ہے۔ تو سر سے لیکر خاک پاتک ایک نجس و ناپاک چنگبرے زہر

بھرے مینڈک کی طرح خائن و غدار ہے۔ اگر تو نے ان باتوں سے انکار کیا تو پھر میری

- Trumpet answers within. Enter Edgar, armed
- Albany (to the Herald) Ask him his purposes, why he appears Upon this call o' th' trumpet.
- Herald (to Edgar) What are you?
Your name, your quality, and why you answer
This present summons?
- Edgar Know, my name is lost,
By treason's tooth bare-gnawn and canker-bit.
Yet am I noble as the adversary
I come to cope.
- Albany Which is that adversary?
- Edgar What's he that speaks for Edmond, Earl of Gloucester?
- Edmond Himself. What sayst thou to him?
- Edgar Draw thy sword,
That if my speech offend a noble heart
Thy arm may do thee justice. Here is mine.
(He draws his sword)
Behold, it is the privilege of mine honour,
My oath, and my profession. I protest,
Maugre thy strength, place, youth, and
eminence,
Despite thy victor-sword and fire-new fortune,
Thy valour and thy heart, thou art a traitor,
False to thy gods, thy brother, and thy father,
Conspirant 'gainst this high illustrious prince,
And from th' extremest upward of thy head
To the descent and dust below thy foot
A most toad-spotted traitor. Say thou no,

یہ تلوار اور میرا یہ بازو اور میرا جوش ایمان آمادہ ہے کہ تیرے دل میں زخم پہنچا کر تجھ پر تیرا مجرم ہونا آسانی سے ثابت کردوں اور میں صاف کہتا ہوں کہ تو کاذب ہے، جھوٹا ہے۔

ایدمند۔ عقل کہتی ہے کہ میں تیرا نام دریافت کروں، لیکن چونکہ تیرا ظاہر وجیہ اور تیرا انداز جنگ جو ہے۔ اور اپنے لب و لہجہ سے بھی تو شریف معلوم ہوتا ہے۔ ممکن تھا کہ قوانین شہسوری کی بنا پر میں تجھ سے لڑنے کو ملتوی کر دیتا لیکن دغا اور غداری کا الزام جو تو نے مجھ پر لگایا ہے۔ اس الزام کو الٹا تیرے منہ پر مارتا ہوں۔ اور تیرا یہ جہنمی کذب و افتراء خود تیرے دل کے ٹکڑے اڑا بیگا۔ تیرے یہ تیرو خدنگ میرے پاس سے گزرتے ہیں مگر وہ مجھے زخمی نہیں کرتے آ۔ اب میری تلوار تیرے ان الزاموں کا کام تمام کر کے ہمیشہ کو انھیں ٹھنڈا کئے دیتی ہے۔ نفیر بجائے جائیں۔

(گجر بجاتا ہے۔ دونوں لڑتے ہیں۔ ایدمند گر جاتا ہے)

البانی۔ اسے مرنے نہ دو۔ یہ مرے نہیں (ہمیں ابھی مقدمہ کر کے اس کے متعلق کل امور تحقیق کرنے ہیں۔)

گونزل۔ یہ سب چالبازی تھی۔ ایدمند قوانین "شہسوری" کی رو سے تمہارا فرض نہ تھا کہ تم ایک ایسے شخص سے تیغ آزمائی کرتے جس کا کسی کو کچھ حال معلوم نہیں۔ تم اس حریف سے مغلوب نہیں ہوئے ہو۔ تمہیں محض دھوکا اور فریب دیا گیا ہے۔

البانی۔ عورت چپ رہ۔ ورنہ اسی کاغذ سے تیرا منہ بند کردوں گا۔ ایدمند جس نام سے بدتر دنیا میں کوئی نام نہیں، اس خط کو پکڑ اور اس میں اپنی خباثت کو پڑھ۔ گونزل چھیننے کی کوشش نہ کر۔ تو تو اس کے مضمون سے خوب واقف ہے۔

(البانی خط ایدمند کو دیدیتا ہے)

گونزل۔ اچھا اگر ہم تے کوئی خط لکھا بھی تو قوانین ملک ہمارے ہیں، تمہارے

This sword, this arm, and my best spirits are
bent

To prove upon thy heart, whereto I speak,
Thou liest.

Edmond

In wisdom I should ask thy name,
But since thy outside looks so fair and warlike,
And that thy tongue some say of breeding
breathes,

What safe and nicely I might well demand
By rule of knighthood I disdain and spurn.
Back do I toss those treasons to thy head,
With the hell-hated lie o'erwhelm thy heart,
Which, for they yet glance by and scarcely
bruise,

This sword of mine shall give them instant way
Where they shall rest for ever. Trumpets, speak!
(Alarums. They fight. Edmond is vanquished)

Albany

Save him, save him!

Goneril

This is practice, Gloucester.

By th' law of arms thou wast not bound to
answer

An unknown opposite. Thou art not vanquished,
But cozened and beguiled.

Albany

Shut your mouth, dame,
Or with this paper shall I stopple it.
(To Edmond)

Hold, sir, thou worse than any name: read thine
own evil.

(To Goneril) No tearing, lady. I perceive you
know it.

Goneril

Say if I do, the laws are mine, not thine.

نہیں ہیں۔ مجھے کون گرفتار کر سکتا ہے۔ (چلی جاتی ہے)
 البانی:- کیسی پاجیانہ حرکت ہے۔ ایدمند تجھے اس خط کا حال معلوم ہے؟
 ایدمند:- مجھ سے نہ پوچھئے کہ میں کس کس حال سے واقف ہوں۔
 البانی:- گونزل کی خبر رکھو، وہ نہایت غصب ناک عورت ہے۔ اس کی طبیعت
 کو ٹھنڈا کرو۔

ایدمند:- آپ نے مجھ پر کس بات کا الزام رکھا ہے؟ میں نے کیا جرم کیا ہے؟ جو
 کچھ میں نے کیا ہے اس سے بھی زیادہ مذموم حرکتیں روز بروز افشا ہوتی جائیں گی۔
 زمانہ سب آشکار کر دے گا۔ یہ سب گذر چکا ہے اور اس کے ساتھ میں بھی گذر چکا
 ہوں۔ مگر یہ بتا کہ تو کون ہے جس نے خوش قسمتی سے مجھ پر غلبہ پایا ہے اگر تو شریف
 ہے تو میں نے تیرا قصور معاف کیا۔

ایدگر:- میں بھی تجھے معاف کرتا ہوں۔ سن کہ میری رگوں میں بھی وہی خون
 ہے جو تیری رگوں میں ہے۔ اور جتنا خون مجھ میں تجھ سے بہتر ہے اتنا ہی تو میرے
 درپے آزار رہا۔ میرا نام ایدگر ہے اور میں تیرے ہی باپ کا بیٹا ہوں۔ ہمارے وہ کام
 جو موجب عیش و نشاط ہوتے ہیں وہی تباہی کے آلے ہو جاتے ہیں۔ اور سیاہ کاریوں کا
 ارتکاب جس سے وہ تجھے دنیا میں لایا تھا اسی نے اس کی آنکھوں کا نور زائل کر دیا۔
 ایدمند:- جو کچھ کہہ رہے ہو سب سچ ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ گردش ایام کا
 وزنی چرخ میرے پسینے قریب آتا جاتا ہے۔ آ۔ میں حاضر ہوں۔

البانی:- میں پہلے ہی سمجھ رہا تھا کہ تمہارا یہ انداز کہہ رہا ہے کہ تم شریف اور
 شاہی خاندان سے ہو۔ آؤ میں تم سے بغل گیر ہونا چاہتا ہوں۔ اگر کبھی مجھے تم سے یا
 تمہارے باپ سے عداوت یا نفرت ہوئی ہو تو خدا میرا کلیجہ شق کر دے۔

ایدگر:- لائق اور نیک شہزادے البانی مجھے آپ کے فرمانے کا پورا یقین ہے۔
 البانی:- یہ تو بتاؤ کہ تم اتنے دنوں کہاں روپوش رہے۔ اور تمہیں اپنے باپ کی
 مصیبتوں کا حال کیونکر معلوم ہوا؟

Who can arraign me for 't?

(Exit)

Albany

Most monstrous!—

O, know'st thou this paper?

Edmond

Ask me not what I know.

Albany

Go after her. She's desperate. Govern her.

(Exit one or more)

Edmond

What you have charged me with, that have I done,

And more, much more. The time will bring it out.

'Tis past, and so am I. (To Edgar) But what art thou,

That hast this fortune on me? If thou'rt noble, I do forgive thee.

Edgar

Let's exchange charity.

I am no less in blood than thou art, Edmond.

If more, the more thou'st wronged me.

(He takes off his helmet)

My name is Edgar, and thy father's son.

The gods are just, and of our pleasant vices
Make instruments to plague us.

The dark and vicious place where thee he got
Cost him his eyes.

Edmond

Thou'st spoken right. 'Tis true.

The wheel is come full circle. I am here.

Albany

(to Edgar) Methought thy very gait did prophesy
A royal nobleness. I must embrace thee.

Let sorrow split my heart if ever I

Did hate thee or thy father.

Edgar

Worthy prince, I know 't.

Albany

Where have you hid yourself?

How have you known the miseries of your
father?

اید گرت۔ حضور۔ باپ کی تیمارداری اور خدمت کرنے سے کل حال کھلتا رہا مختصر حال سنئے۔ جب بیان کروں گا تو کلیجہ منہ کو آنے لگے گا۔ دل کے ٹکڑے اڑنے لگیں گے۔ جب میرے قتل کا اشتہار دیا گیا ہے اور لوگ مجھے قتل کرنے کیلئے گشت لگانے لگے تو جان کے خوف سے میں بھاگا۔ جان ایسی عزیز تھی کہ ہر ساعت مرنے کی تکلیف اٹھانی ایک ہی بار مرجانے سے بہتر معلوم ہوئی۔ کہیں سے پھٹے پرانے سڑے کپڑے پہن کر میں نے پاگل کا بھیس اختیار کیا اور اپنی صورت ایسی بنائی کہ کتے تک اس سے نفرت کریں۔ غرض اس بھیس میں میرا ملنا اپنے باپ سے ہوا۔ میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں سے خون جاری ہے اور دونوں دیدے پھوٹ گئے ہیں۔ اب میں ان کا ہاتھ پکڑ کر ان کا رہنما بنا۔ ان کے لئے بھیگ مانگی۔ ناامیدی سے انھیں بچاتا رہا۔ لیکن کبھی انھیں یہ نہ بتایا کہ میں کون ہوں۔ اپنے سفر کے کل حالات از اول تا آخر ان سے کہے۔ مگر ان کا دل جو پہلے ہی ٹوٹ چکا تھا ان مصیبتوں کا تاب نہ لاسکا۔ اور اب ان پر دو شدید جذبات کا اثر یعنی ایک طرف خوشی اور دوسری طرف رنج و الم ایسا طاری ہوا کہ ان کے دل کی حرکت بند ہو گئی۔ لیکن صورت سے معلوم ہوتا تھا مسکراتے ہوئے مرے ہیں۔

اید مند۔ تمھاری یہ تقریر سکر تو مجھے بھی رونا آگیا۔ ممکن ہے کہ میرا یہ رونا میرے حق میں بھلا ہو۔ مگر کہے جاؤ کہ آگے کیا ہوا۔ تمھاری صورت سے معلوم ہوتا ہے کہ آگے بھی تم کچھ کہنے والے تھے۔

البانی۔ اگر آگے کچھ کہنے والے تھے اور وہ اس سے بھی بڑھ کر کوئی غم کی کہانی ہے تو وہ مت کہو۔ کیونکہ اب تک جو کچھ تم نے کہا وہی مجھے تحلیل کئے ڈالتا ہے۔

اید گرت۔ باپ کی موت ایسے لوگوں کیلئے جو رنج کا آنا پسند نہیں کرتے مصیبتوں میں ایک طرح کا وقفہ تھا کیونکہ اس سے بھی بڑھ کر ایک واقعہ پیش جس نے رنج اور صدموں کی انتہا نہ رکھی۔ باپ کی موت پر میں زور زور سے روتا اور چیختا تھا کہ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص جس نے مجھے حالت دیوانگی اور افلاس کی سخت آفت

Edgar

By nursing them, my lord. List a brief tale,
 And when 'tis told, O that my heart would burst!
 The bloody proclamation to escape
 That followed me so near—O, our lives'
 sweetness,
 That we the pain of death would hourly die
 Rather than die at once!—taught me to shift
 Into a madman's rags, t' assume a semblance
 That very dogs disdained; and in this habit
 Met I my father with his bleeding rings,
 Their precious stones new-lost; became his
 guide,
 Led him, begged for him, saved him from
 despair;
 Never—O fault!—revealed myself unto him
 Until some half hour past, when I was armed.
 Not sure, though hoping, of this good success,
 I asked his blessing, and from first to last
 Told him our pilgrimage; but his flawed heart—
 Alack, too weak the conflict to support—
 'Twixt two extremes of passion, joy and grief,
 Burst smilingly.

Edmond

This speech of yours hath moved me,
 And shall perchance do good. But speak you
 on—

Albany

You look as you had something more to say.
 If there be more, more woeful, hold it in,
 For I am almost ready to dissolve,
 Hearing of this.

(Enter a Gentleman with a bloody knife)

میں مبتلا دیکھا تھا اور اب تک وہ مجھ سے دور دور رہتا تھا۔ یہ معلوم کر کے کہ میں کون ہوں اور کس کے لئے زار و قطار روتا ہوں۔ میرے قریب آیا اور اپنے مضبوط بازو میری گردن میں ڈال دیئے۔ اور اس قدر زور زور سے رویا کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ جائے گا۔ میرے باپ کی لاش سے وہ لپٹ گیا اور بادشاہ لی ار کے پردرد اور واجب الرحم حالات بیان کرنے لگا۔ یہ حالات اس درجہ پر غم تھے کہ ایسے کبھی نہ سنے تھے۔ جوں جوں غم کی داستان آگے کہتا تھا بیان میں زور اور قوت بڑھتی جاتی تھی۔ اور خوف ہوتا تھا کہ کہیں اس کے دل کی رگیں نہ پھٹ جائیں۔ اس اثنا میں دو مرتبہ نفیر کے بجنے کی آواز میں نے سنی اور میں اسے اسی حالت نیم بیہوشی میں چھوڑ کر ادھر چلا آیا۔

البانی:- یہ کون تھا؟

اید گرت:- یہ کھنت تھا۔ وہی کھنت جسے بادشاہ لی ار نے حالت عتاب میں جلا وطن کر دیا تھا۔ مگر یہ بھیس بدل کر آیا اور اسی بادشاہ کی جو دشمن ہو گیا تھا خدمت کرنے لگا اور ایسی خدمت کی کہ ایک غلام بھی اپنے آقا کی نہ کریگا۔
(ایک شریف ہاتھ میں خون آلودہ خنجر لئے آتا ہے)

شریف:- مدد کیجئے۔ مدد!

اید گرت:- کس بات کی مدد چاہتے ہو؟

البانی:- زبان سے کچھ پھوٹو تو۔

اید گرت:- یہ خون آلودہ خنجر تمہارے پاس کیسا ہے؟

شریف:- یہ گرم ہے اور اس سے بھاپ اٹھ رہی ہے۔ میں نے یہ خنجر اس کے سینے سے نکالا ہے۔ افسوس وہ مر گئی۔

البانی:- کون مر گیا؟ کچھ بتاؤ بھی۔

شریف:- حضور کی بیگم صاحبہ گذر گئیں۔ انھوں نے اپنی بہن ریگن کو زہر دیا تھا، چنانچہ مرتے وقت انھوں نے اس بات کا اقبال کیا۔

[EDGAR: This would have seem'd a period
 To such as love not sorrow, but another
 To amplify too much, would make much more,
 And top extremity.
 Whilst I was big in clamour, came there in a man,
 Who having seen me in my worst estate,
 Shunn'd my abhorr'd society, but then finding
 Who 'twas that so endur'd, with his strong arms
 He fasten'd on my neck and bellow'd out,
 As he'd burst heaven, threw him on my father,
 Told the most piteous tale of Lear and him,
 That ever ear receiv'd, which in recounting
 His grief grew puissant and the strings of life,
 Began to crack, twice then the trumpets sounded,
 And there I left him tranc'd.]

ALBANY: But who was this?

EDGAR: Kent sir, the banish'd Kent, who in disguise,
 Follow'd his enemy king and did him service
 Improper for a slave.]

Enter a Gentleman, with a bloody knife.

136-A

137

Gentleman Help, help, O help!

Edgar What kind of help?

Albany Speak, man.

Edgar What means this bloody knife?

Gentleman 'Tis hot, it smokes.

It came even from the heart of—O, she's dead!

Albany Who dead? Speak, man.

Gentleman Your lady, sir, your lady; and her sister
 By her is poisoned. She confesses it.

اید مندہ۔ میں نے تو ان دونوں سے شادی کا وعدہ کیا تھا۔ اب تینوں کی ایک دم شادی ہوئی جاتی ہے۔

اید گرت۔ لیجئے وہ گنت خود ہی آرہے ہیں۔

الہانی۔ ان دونوں کو یہاں لایا جائے۔ چاہے زندہ ہوں یا مردہ۔ یہ خدائی انصاف ہے جس نے ہمارے تن بدن پر ریشہ ڈال رکھا ہے۔ یہ رحم نہیں، خدا کا قہر ہے۔ (شریف چلا جاتا ہے)

(گنت آتا ہے)

گنت۔ میں اپنے آقا اور مالک کے سلام کو حاضر ہوا ہوں۔ کیا وہ یہاں نہیں ہیں؟

الہانی۔ ہاں واللہ بادشاہ سلامت کو تو ہم سب بھول ہی گئے۔ اید مندہ بادشاہ اور کورویلیا کہاں ہیں؟

(گوزل اور ریگن کی لاشیں لائی جاتی ہیں)

گنت آپ یہ حال دیکھ رہے ہیں؟

گنت۔ افسوس! یہ کیا ہوا؟

اید مندہ۔ دونوں کو مجھ سے عشق تھا اور یہی وجہ ہوئی کہ ایک نے دوسری کو زہر دیدیا۔ اور پھر وہ خود بھی ہلاک ہو گئی۔ ان مردوں کے چہروں کو ڈھک دو۔

مجھے اب سانس مشکل سے آرہا ہے۔ باوجودیکہ میری طبیعت بد واقع ہوئی ہے مگر اس وقت کوئی نیکی کرنی چاہتا ہوں۔ فوراً محل کو آدمی بھیجا جائے بہت جلدی کرنی چاہئے۔ کیونکہ میں تحریری حکم لی ار اور کورویلیا کے کاوے چکا ہوں۔ تاخیر مطلق نہ ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے حکم کی۔؟

الہانی۔ لوگو۔ دوڑو، دوڑو۔

اید گرت۔ حضور ہم کدھر دوڑیں۔ یہ کام کس کے اختیار سے ہوا ہے؟ کیلئے کوئی علامت تو ہمیں دیں۔

Edmond I was contracted to them both; all three
Now marry in an instant.

Edgar Here comes Kent.
(Enter the Earl of Kent as himself)

Albany Produce the bodies, be they alive or dead.
(Goneril's and Regan's bodies brought out)
This judgement of the heavens, that makes us
tremble,
Touches us not with pity.—O, is this he?
(To Kent) The time will not allow the
compliment
Which very manners urges.

Kent I am come
To bid my king and master aye good night.
Is he not here?

Albany Great thing of us forgot!—
Speak, Edmond; where's the King, and where's
Cordelia?—
Seest thou this object, Kent?

Kent Alack, why thus?

Edmond Yet Edmond was beloved.
The one the other poisoned for my sake,
And after slew herself.
I pant for life. Some good I mean to do,
Despite of mine own nature. Quickly send,
Be brief in it, to th' castle; for my writ
Is on the life of Lear and on Cordelia.
Nay, send in time.

Albany Run, run, O run!

Edgar To who, my lord?—Who has the office? Send
Thy token of reprieve.

ایدمند۔ ہاں یہ خیال ٹھیک ہے۔ لو۔ میری یہ تلوار لیجاؤ اور وہاں؟ ہوا سے میری یہ تلوار دکھانا۔

البانی۔ اگر جان عزیز ہے تو جلدی کرو۔

ایدمند۔ اس کپتان کے پاس میری طرف سے اور البانی کی بیگم سے اس بات کا حکم ہے کہ کورویلیا کو قید خانہ میں پھانسی دیدی جائے۔ یہ کیا جائے کہ حالت ناامیدی میں اس نے خود ایسا کیا ہے۔

البانی۔ خدا اسے اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ایدمند کو کوئی یہاں سے لے جائے۔

(ایدمند کو لوگ اٹھا کر لیجاتے ہیں۔ بادشاہ لی ار مردہ کورویلیا کو اپنے ہاتھوں میں اٹھائے لاتا ہے۔ ایڈگر ایک کپتان اور اور لوگ ساتھ ہیں۔)

لی ار۔ لوگو روؤ۔ پیو، آہ و فغاں بلند کرو۔ اگر میرے پاس تم اور زبانیں ہوتیں تو اتنا روتا اور چیختا کہ یہ گنبد پھر شق ہو جاتا۔ ہائے ایسی گنی کہ پھر نہ آئیگی۔ مجھے اور جیتے کی پہچان ہے۔ کوئی آہے سانس چلتا ہو اور آئینہ پر غبار نظر آئے۔ اگر ایسا ہوا تو وہ زندہ ہے۔

کفنت۔ ہائے کیا یہی انجام ہونیوالا تھا۔

ایڈگر۔ کیا تقدیر میں یہی ہولناک شکل دیکھنی لکھی تھی۔

البانی۔ سب گر پڑو اور مرجاؤ۔

لی ار۔ دیکھو یہ پر حرکت کرتا ہے۔ وہ تو زندہ ہے۔ ہائے کاش اگر وہ جیتی ہوتی تو جتنے صدمے اب اسے اٹھائے تھے وہ سب دور ہو جاتا۔

کفنت۔ اے میرے نیک دل آقا۔ (لی ار کے قدموں میں گرتا ہے)

لی ار۔ مہربانی کرو۔ مجھ سے دور رہو۔

ایڈگر۔ شاہا! یہ نواب کفنت ہیں۔ حضور کے بڑے وفادار دوست۔

لی ار۔ تم سب پر لعنت ہو۔ تم سب قاتل ہو، باغی ہو، غدار ہو۔ پیاری کورویلیا

Edmond Well thought on! Take my sword. The captain,
Give it the captain.

Edgar Haste thee for thy life.
(Exit the Gentleman)

Edmond (to Albany) He hath commission from thy wife
and me
To hang Cordelia in the prison, and
To lay the blame upon her own despair,
That she fordid herself.

Albany The gods defend her!—Bear him hence a while.
(Exeunt some with Edmond)
(Enter King Lear with Queen Cordelia in his
arms, followed by the Gentleman)

Lear Howl, howl, howl, howl! O, you are men of
stones.
Had I your tongues and eyes, I'd use them so
That heaven's vault should crack. She's gone for
ever.
I know when one is dead and when one lives.
She's dead as earth.
(He lays her down) Lend me a looking-glass.
If that her breath will mist or stain the stone,
Why, then she lives.

Kent Is this the promised end?

Edgar Or image of that horror?

Albany Fall and cease.

Lear This feather stirs. She lives. If it be so,
It is a chance which does redeem all sorrows
That ever I have felt.

Kent (kneeling) O, my good master!

Lear Prithee, away.

Edgar 'Tis noble Kent, your friend.

Lear A plague upon you, murderers, traitors all.

کچھ دن تو اور جی لیتی۔ ہائے وہ تو ہمیشہ کیلئے چلی گئی۔ کیا کہتی ہے؟ تیری آواز تو ہمیشہ سے نرم و نازک تھی، جو عورتوں کی؟ کبھی جاتی ہے۔ میں تو اس موذی کو ہلاک کر دیا جو تجھے پھانسی؟۔

کپتان:- یہ بالکل درست ہے۔ لی ار نے اس آدمی کو قتل کر دیا۔

لی ار:- کیا میں نے اسے جان سے نہیں مار ڈالا۔ وہ دن بھی میں نے دیکھے ہیں جبکہ میری یہ شمشیر خمدار سب کو سلا دیتی تھی۔ مگر اب بڑھا ہوں۔ صدموں نے ڈھا دیا ہے۔ تم کون ہو؟ میری نظر کمزور ہے۔ اور اس وقت آنکھوں میں آنسو بھرے ہیں۔ ان سے اور بھی کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ تم خود ہی بتاؤ کہ کون ہو؟

گنفت:- اگر تقدیر کو اس ہلت پر ناز ہو کہ دو آدمی ایسے تھے جن سے اسے محبت بھی تھی اور نفرت بھی تو ان میں سے ایک میں ہوں۔

لی ار:- میری نظر بہت کمزور ہے۔ کیا تم گنفت نہیں ہو؟

گنفت:- حضور، میں گنفت ہوں۔ وہی آپ کا خدمت گزار یعنی کا ئیں۔

لی ار:- میں سب کے سامنے کہتا ہوں کہ یہ بڑا ہی اچھا آدمی ہے۔ تلوار کا ہاتھ بڑا سچا لگاتا ہے اور بار بار لگاتا ہے۔ مگر وہ تو مر گیا۔ مٹی ہو گیا۔

گنفت:- نہیں آقا، میں وہی ہوں جس نے اس وقت سے کہ آپ کی حالت میں

فرق آیا اور مصیبتوں کا آپ کو سامنا ہوا کسی حل میں بھی آپ کا ساتھ نہ چھوڑا۔

لی ار:- اچھا ہوا تم آگئے، تمہارا آنا مبارک ہے۔

گنفت:- کسی کا آنا بھی مبارک نہیں۔ ہر طرف اندھیرا اور غم چھلایا ہے۔ حضور کی

دونوں بڑی بیٹیوں نے اپنی جانیں تلف کر دیں اور بری طرح تلف کیں۔ اب ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔

لی ار:- ہاں میرا بھی ایسا ہی خیال ہے۔

البانی:- بادشاہ کو خبر نہیں ہے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں اور اس وقت انکو بتانا کہ

آپ کون ہیں بیکار ہے۔

I might have saved her; now she's gone for ever.—

Cordelia, Cordelia: stay a little. Ha?

What is 't thou sayst?—Her voice was ever soft, Gentle, and low, an excellent thing in woman.— I killed the slave that was a-hanging thee.

Gentleman

'Tis true, my lords, he did.

Lear

Did I not, fellow?

I have seen the day with my good biting falchion I would have made them skip. I am old now, And these same crosses spoil me. (To Kent) Who are you?

Kent

Mine eyes are not o' th' best, I'll tell you straight. If fortune brag of two she loved and hated, One of them we behold.

Lear

This' a dull sight.

Are you not Kent?

Kent

The same, your servant Kent.

Where is your servant Caius?

Lear

He's a good fellow, I can tell you that.

He'll strike, and quickly too. He's dead and rotten.

Kent

No, my good lord, I am the very man—

Lear

I'll see that straight.

Kent

Nor no man else. All's cheerless, dark, and deadly.

Your eldest daughters have fordone themselves, And desperately are dead.

Lear

Ay, so think I:

Albany

He knows not what he says; and vain is it That we present us to him.

(Enter a Messenger)

اید گرت۔ بالکل درست فرمایا۔ اب ان سے کچھ کہنا یا ان کو کچھ بتانا بالکل فضول ہے۔ (ایک کپتان آتا ہے)
کپتان۔ اید مند مر گیا۔

الہائی۔ اس کا مرنا ایک خفیف بات ہے۔ سلطنت برطانیہ کے شرفا اور عمائد آپ سب کو یہ بات معلوم ہے کہ اس تباہ حال بادشاہ کے اطمینان کیلئے جب تک وہ زندہ ہیں ہم سلطنت سے مستعفی ہوتے ہیں۔ اور ہم اپنے جملہ اختیارات شہی ان کے حوالے کرتے ہیں۔ (اید گر اور گنت سے کہتا) آپ دونوں کے حقوق بحال کئے جاتے ہیں۔ اور آپ کی جاگیریں آپ کو دی جاتی ہیں۔ اور ساتھ ہی اس کے علاوہ آپ دونوں کو وہ اعزاز و اکرام بخشا جاتا ہے جسکے حقیقت میں آپ لائق و مستحق ہیں۔ بادشاہ کے تمام دوست اور احباب اپنی نیکیوں کا ثمرہ پائیں گے۔

لی ار۔ ہائے میرے اس پیارے مسخرے کو بھی کسی نے پھانسی دیدی ہائے ہائے اب اس میں جان کہاں باقی ہے افسوس، کتے گھوڑے اور چوہے میں تو جان ہو اور تجھ میں سانس نہ ہو۔ ہائے اب تو پھر نہ آئیگی ہرگز نہ آئیگی۔ ذرا مہربانی کر کے یہاں کا بوتام کھول دو آپ کا شکریہ یہ بھی آپ نے دیکھا اس کے چہرے کو دیکھتے رہئے اس کے لبوں کو دیکھئے ہاں ہاں وہیں دیکھئے وہیں۔

(لی ار مر جاتا ہے)

اید گرت۔ بادشاہ کو غش آگیا ہے بادشاہ سلامت، بادشاہ سلامت۔

گنت۔ اے دل ٹوٹ جا، غارت ہو جا۔

اید گرت۔ حضور اوپر دیکھیں۔

گنت۔ اب اس کی روح کو نہ ستاؤ دنیا سے گزر جانے دو بادشاہ نے اتنی مصیبتیں اٹھائی ہیں کہ اگر اب پھر کوئی دنیا کے ظالم شکنجہ پر انہیں کھینچتا چاہیگا تو وہ اہل سے نفرت کریں گے۔

اید گرت۔ بادشاہ لی ار فی الحقیقت دنیا سے چل بے۔

Edgar Very bootless.
 Captain (to Albany) Edmond is dead, my lord.
 Albany That's but a trifle here.—
 You lords and noble friends, know our intent.
 What comfort to this great decay may come
 Shall be applied; for us, we will resign
 During the life of this old majesty
 To him our absolute power;
 (To Edgar and Kent) you to your rights,
 With boot and such addition as your honours
 Have more than merited. All friends shall taste
 The wages of their virtue, and all foes
 The cup of their deservings.—O see, see!
 Lear And my poor fool is hanged. No, no, no life?
 Why should a dog, a horse, a rat have life,
 And thou no breath at all? Thou'lt come no
 more.
 Never, never, never, never, never.
 (To Kent) Pray you, undo this button. Thank
 you, sir.
 Do you see this? Look on her. Look, her lips.
 Look there, look there.
 (He dies)
 Edgar He faints. (To Lear) My lord, my lord!
 Kent (to Lear) Break, heart, I prithee break.
 Edgar (to Lear) Look up, my lord.
 Kent Vex not his ghost. O, let him pass. He hates him
 That would upon the rack of this tough world
 Stretch him out longer.
 Edgar He is gone indeed.

گفت۔ تعجب تو یہ ہے کہ اتنی مصیبتیں اب تک کیونکر جھیلائے پہلے ہی کیوں نہ

جان دیدی۔

البانی:- یہ مردے یہاں سے اٹھاؤ خداؤ تمہارا ہی کام ہے کہ ہم سب غم و الم میں مبتلا ہوں (ایدگر اور گفت سے کہتا ہے) آپ دونوں مجھے جان و دل سے عزیز ہیں اس سلطنت میں حکومت اور جو زخم اس سلطنت کو پہنچے ہیں انہیں مندمل کیجئے۔

گفت۔ مجھے تو حضور ایک سفر درپیش ہے تھوڑے دن میں میں اسے اختیار کرنا ضروری ہے آقا مجھے بلا رہے ہیں اور میں ان کے پاس جانے سے انکار نہیں کر سکتا۔

البانی:- اس برے وقت کا بار ہمیں اٹھانا ہے جو کچھ دل میں ہے وہی کہنا نہ یہ کہ جو کچھ کہنا چاہئے وہ زبان پر لانا ہے جن کی عمریں زیادہ ہوئیں انہوں نے زیادہ تکلیفیں اٹھائیں ہم جو جوان ہیں نہ اتنی مصیبتیں دیکھیں گے نہ اتنے دن جیئیں گے۔

(موت کا باجا بجاتا ہے اور سب چلے جاتے ہیں)

- Kent The wonder is he hath endured so long.
 He but usurped his life.
- Albany Bear them from hence. Our present business
 Is general woe.
 (To Edgar and Kent) Friends of my soul, you
 twain
 Rule in this realm, and the gored state sustain.
- Kent I have a journey, sir, shortly to go:
 My master calls me; I must not say no.
- Edgar The weight of this sad time we must obey,
 Speak what we feel, not what we ought to say.
 The oldest hath borne most. We that are young
 Shall never see so much, nor live so long.
 (Exeunt with a dead march, carrying the bodies)

فہرست کتب

150/-	مشکور حسین یاد	۱۔ بات کی اونچی ذات
75/-	منیر احمد شیخ	۲۔ لمحے کی بات
225/-	یونس جاوید	۳۔ اندھیرا اجالا
90/-	ڈپٹی نذیر احمد	۴۔ توبۃ النصوح
60/-	حضرت خواجہ حسن نظامی	۵۔ بیگمات کے آنسو
100/-	مولانا عبدالحلیم شرر	۶۔ فردوس بریں
125/-	مرزا ہادی رسوا	۷۔ امراؤ جان ادا
150/-	چودھری محمد حسین قسمت	۸۔ مشاہیر کا اسلوب مزاح
120/-	اسد اسلم شیخ	۹۔ گھوم لیا پاکستان
120/-	مترجم: اختر وقار عظیم	۱۰۔ سچے دوست بہادر دشمن
160/-	شیکسپیر مترجم: فراق گورکھپوری	۱۱۔ ہیملٹ (مع انگریزی)
160/-	" مترجم: عنایت اللہ دہلوی	۱۲۔ کنگ لیر (مع انگریزی)
160/-	" مترجم: عنایت اللہ دہلوی	۱۳۔ اوتھیلو (مع انگریزی)
120/-	" مترجم: ارشد رازی	۱۴۔ میکتھ (مع انگریزی)
150/-	"	۱۵۔ ونڈر ٹیلز (مع انگریزی)
60/-	" مترجم: فراق گورکھپوری	۱۶۔ ہیملٹ

برائے اے لیول:

75/-	صبغہ فاروق	۱۔ امراؤ جان ادا
		تنقید، تجزیہ، فرہنگ

اظہار سہن